

اِنَّ سَمْنَ الشَّرْعِ لِحِكْمَةٌ وَاِنَّ سَمْنَ لِبِنِ السَّحَابِ

آئینہ حیات سید انام

31

موسوم بہ

کائنات کا نام

مصنف

سید عنایت علی مسرور انہونی،

باہتمام سید توسل حسین منجی

یوسف ایڈیٹر انارک یا پریس و فزٹی اباد لٹریچر میں جھپکا

بار اول ایک ہزار

قیمت پورے پیرس

DATA RECORDED

٤٤
١٩٤٥٩٩١١
٥٣٨
٢٣٣٨



از: جناب شوکت بھٹا نودی،



تخیلات اور واقعات کے درمیان جو کھلا ہوا اختلاف موجود ہے اسی نے مورخ اور شاعر کو ایک دوسرے کی ضد بنایا ہے۔ شاعر دنیا کے تخیل کا بادشاہ ہے اور مورخ واقعات عالم کا ذمہ دار۔ شاعر دنیا کے تمام واقعات سے خالی الذہن رہ کر اپنے تخیلات میں گم رہنا مقصد حیات جانتا ہے اور مورخ اسی اعتبار سے شاعر کی زندگی کو بے معنی سمجھتا ہے۔ شاعر کی اصطلاح میں ذمہ داری نام ہے مادیت کا اور مورخ کے نزدیک شاعر ایک ایسی غیر ذمہ دار جنس کو کہتے ہیں جس کا عدم اور وجود دونوں یکساں ہوں۔ مختصر یہ کہ اس اجتماع ضدین کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ شاعر ایک خط مستقیم ہے اور مورخ دوسرا خط مستقیم اور یہ دونوں متوازی خطوط مستقیم ہیں جنکی تعریف ہی یہ ہے کہ انکو خواہ کتنا ہی بڑھایا جائے لیکن یہ ایک دوسرے سے کبھی نہیں مل سکتے۔

شاعر اور مورخ کے متعلق جو نظریہ ہم نے ابھی قائم کیا ہے اسکی تائید کیلئے نہیں بلکہ اس سے اختلاف کے لئے آج ہم نے قلم اٹھایا ہے اور اس نظریہ کے غلط ہونے کا ثبوت پیش کرنے کیلئے ہم حاضر ہوئے ہیں آج ہکو ثابت کرنا ہے کہ شاعر مورخ اور مورخ شاعر ہو سکتا ہے اور یہ دونوں متوازی خطوط مستقیم ایک مرکز پر آکر مل سکتے ہیں پناچہ آپ دیکھ لیجئے کہ دو مرکز جہاں یہ متوازی خطوط مستقیم مل رہے ہیں جناب مسرور انونودی

کی ذات ہے اور ہمارے اس دعوے کی دلیل کارنامہ اسلام ہے جو آج آپ کے پیش نظر ہے۔
 کارنامہ اسلام دراصل اسلام کی ایک مکمل اور جامع تاریخ ہے جس کو جناب
 مسرور انہونی نے اپنی شاعرانہ قدرت کے ماتحت نظم کی صورت میں پیش کر نیے بعد یہ ثابت
 کر دیا ہے کہ ایک بالکمال شاعر ایک بالکمال مورخ بن کر بھی دکھا سکتا ہے اور اس اجتماع
 ضدین کے باوجود تاریخ اپنی جگہ پر تاریخ رہتی ہے اور شعریت اپنی تمام لطافتوں کے ساتھ
 شعریت۔ نہ روایت و توفیق کی فکر تاریخ نویسی میں خلل انداز ہوتی ہے اور نہ تاریخ کا ایسا
 خشک مضمون لطافت شعری کو بے رنگ و بد مزہ بنانے کا باعث ہوتا ہے دراصل یہ
 شاعری کا اعجاز ہے کہ وہ تاریخ کے ایسے خشک ٹھوس اور غیر لطیف مضمون کو بھی اپنے ذہن
 میں جگہ دے سکتی ہے اور میں تو اس کو شاعر مورخ یا مورخ شاعر کا معجزہ کی حد تک کمال
 کہتا ہوں گا کہ وہ ان دو متضاد علوم کو بیک جنبش قلم اس طرح شیر و شکر بنا کر پیش کرے کہ
 تاریخ شعر بن جائے اور شعر تاریخ یہاں تک کہ دونوں کو علیحدہ بھی نہ کیا جاسکے اور دونوں
 خصوصیات اس طرح نمایاں بھی ہوں کہ انکو ڈھونڈنے کی ضرورت نہ پڑے۔

ب

اس لئے نہیں کہ میں بزرگ محترم جناب مسرور انہونی کی ایک گرانقدر تصنیف پر
 مقدمہ لکھ رہا ہوں بلکہ بطور اظہار واقعہ مجھ کو یہ بھی کہنا چاہیے کہ جناب مسرور انہونی نے
 کارنامہ اسلام نظم کرنے میں جس وقت نظری سے کام لیا ہے وہ جگہ جگہ بلکہ ہر جگہ نمایاں
 ہے۔ واقعات وہی ہیں جو ہم اور آپ سب جانتے ہیں فرق صرف اس قدر ہے کہ اسی
 تاریخ اسلام کو ایک بالکمال شاعر نے دلنشین طریقہ پر دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے
 اب یہ کام بچید آسان نظر آئے گا لیکن اس وقت کا تصور فرمائے جب مصنف کو ایک طرف
 تو یہ فکر تھی کہ تاریخ میں تحریف کا شائبہ بھی پیدا نہ ہو دوسری طرف یہ احتیاط کہ لطافت
 شعری مجروح نہ ہو پھر سب سے بڑی بات یہ کہ مصنف نے اسی مذہب کی تاریخ پیش

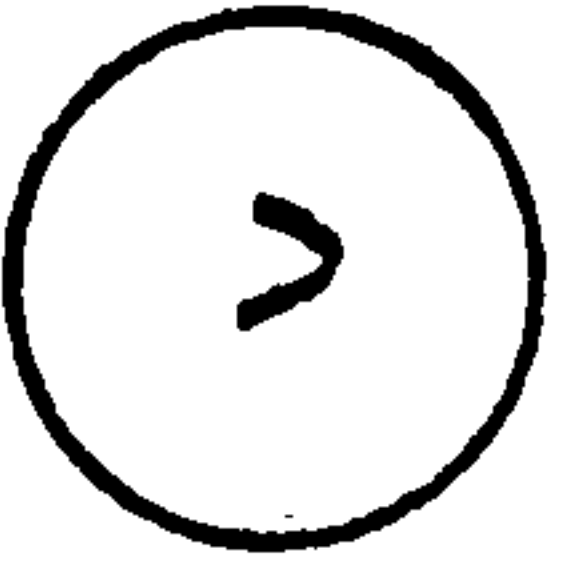
کی ہے جکا وہ خود پیر ہے لہذا احترام عقائد بھی ہر وقت پیش نظر تھا مختصر یہ کہ مصنف اس تصنیف کے وقت ایک ایسی گچھٹنڈی پر گامزن تھا جو پل صراط کی طرح بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز کمی جاسکتی ہے اور اس دشوار گزار راستہ کو اس نے جن استقلال اور سلامت روی کے ساتھ طے کیا ہے اس کا زندہ ثبوت کا نامہ اسلام کا ہر ورق اور ہر ورق کی ہر سطر ہے۔

اگر یہ کوئی محض تاریخ یا محض شعر و شاعری کی کتاب ہوتی تو اس کو زیادہ سے زیادہ وہ درجہ دیا جاسکتا تھا جو کسی بہتر سے بہتر تاریخ یا کسی بہتر سے بہتر شاعرانہ تصنیف کو حاصل ہو سکتا ہے مگر میری نظروں میں اس کتاب کی وقعت اس لئے بہت زیادہ ہے کہ اس میں شاعر نے تاریخ نویسی کی ہے اور مورخ نے شاعری اور یہ دونوں خصوصیات باوجود انتہائی دشواریوں کے جس سبک اور غیر محسوس طریقہ پر اس تصنیف میں باہر آمیز کر دی گئی ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مورخ ایک باکمال شاعر اور شاعر ایک مستند مورخ بھی ہو سکتا ہے حالانکہ موجودہ دور میں یہ بہت کم دیکھا گیا ہے کہ یہ دونوں خصوصیات ایک مرکز پر لائی جاسکیں۔ اب عرب کا وہ دور نہیں رہا جب شاعر ہمیشہ ایک مورخ کے بہادر مجاہدین کے اجداد کے کارنامے پر جوش اشعار میں انکو سناتے تھے اور مجاہدین شاعر کی اسی جاودہ بیانی سے مسحور ہو کر تلواروں سے کھیلتے ہوئے نظر آتے تھے اب تو شاعری نام ہے اس گفتگو کا جو طالب اپنے مطلوب سے کرے اور شعر ایک ذریعہ بکرہ گیا ہے جذبات کی ترجمانی کا اور بس۔

اگر آپ کا نامہ اسلام میں ان شاعرانہ کمالات کی جستجو کریں گے کہ کہیں معشوق کی زلف گرہ گیر میں عاشق کا دل ناشاد مچھنسا ہوا نظر آئے، یا میناج میں زندانِ بلا نوشی کے ہاتھ ہوں اور زاہد عبا پوش کی پگڑھی، یا سیاہ کے دام میں

ج

کوئی دلیل بھنسی ہوئی ملجائے، یا مطلوب کے تیر نظر میں طالب کے دل اور جگر کتاب سینہ کی طرح چھدے ہوئے نظر آجائیں تو آپ کو سخت مایوسی ہوگی اس لئے کہ تصنیف ان شاعرانہ خصوصیات سے بالکل غیر متعلق ہے البتہ اس میں آپ کو یہ نظر آئے گا کہ فدایان اسلام نے اپنے خدا اور اپنے رسول کے نام پر کس کس طرح سرفروشاں کی ہیں۔ آپ جس اسلام کے نام لیا ہیں وہ کین جانباڑوں کے خون سے سینچا گیا ہے اور آج جو لہلہاتا ہوا اسلام آپ کے پیش نظر ہے اس کی بنیاد و بنیو مستحکم کرنے کے لئے آپ کے بزرگوں نے اپنا خون پانی بنا کر کیونکر بہایا ہے۔ اس مقدس تصنیف میں آپ دنیا کے برگزیدہ بزرگوں کے وہ کارنامے ملاحظہ فرمائیں گے جنہوں نے اسلام کو اسلام بنا دیا اور جن کی بدولت آج آپ اقوام عالم کے سامنے ایک سرفراز قوم کی حیثیت رکھتے ہیں اس تصنیف سے آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کیا ہیں اور کیا بنے ہوئے ہیں مختصر یہ کہ اس میں آپ تخیلات اور توہمات کی جستجو نہ کریں بلکہ واقعات تلاش کریں اور اپنے جیتے جاگتے مذہب کے جیتے جاگتے حالات سے آگاہی حاصل کریں۔



جناب مسرور انہونی نے جس و نشین اور عام فہم انداز بیان کے ساتھ تاریخ اسلام پیش کی ہے اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھنے کے بعد ہر شخص نہایت آسانی کے ساتھ کر سکتا ہے مگر میں بطور نمونہ چند مناظر یہاں بھی دکھانا چاہتا ہوں۔ اسلام سے قبل جبکہ دنیا میں خدا سے واحد کا نام لینے والا کوئی نظر نہ آتا تھا ہر طرف الجاد و بیدنی کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں بت پرستی ہر شخص کا شمار ہو رہی تھی تو عرضی کے ماتحت خوزیری کا بازار گرم تھا اس وقت کا نقشہ پیش کرتے ہوئے ایک مورخ شاعر نے

اپنے کو مصور بھی ثابت کیا ہے ملاحظہ ہو۔

جب ظلمت گناہ سے عالم سیاہ تھا ہر فرد اس جہان کا گم کردہ راہ تھا
بادی تھا کوئی اور نہ کوئی دیں پناہ تھا مردم ہر ایک صورت مردم گیاہ تھا
باطل پرستیوں کا زمانے میں تھا چلن

برپا تھے چار سمت فسادات ما و من

یہ تو عرب کے دور ہجرت کا ایک عام منظر ہے جس کو ہر شاعر اس سے زیادہ خوبصورت
اور موثر الفاظ کے ساتھ پیش کر سکتا ہے مگر میں آپ کو وہ مناظر بھی دکھانا چاہتا
ہوں جہاں ناظم کو بحیثیت ایک مورخ کے واقعات کی صحت کا بھی خیال تھا اور
بحیثیت ایک شاعر کے عروضی پابندیوں کی فکر تھی اور ساتھ ہی ساتھ عقائد کا
احترام بھی پیش نظر تھا۔ غزوہ بدر شروع ہوا چاہتا ہے اس وقت کی حالت
کو صفحہ ۱۲۵ و ۱۲۶ میں یوں نظم کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

اب وقت آیا تھا ہوں نبرد آزمایا ضرور اسلام کفر باطل و حق ظلمت اور نور
منظر یہ پیش چشم تھا سجدے میں تھو حضور لب پر دعائے فتح تھی دل بسکہ ناصبر
کہتے تھے اے خدا اگر اسلام مٹ گیا

تو جان لے جہاں سے ترانام مٹ گیا

آئے جو بقیار نظر شاہ مرسلین بوجہ رو کے کہنے لگے! فخر عالمین
وعدہ دفا کرے گا خدا اپنا بالیقین رنجیدہ اسقدر ہیں عبث آفتاب دیں

یہ کہہ رہے تھے آگیا وقت سعید فتح

وحی الہ بن گئی پیغام عید فتح

اب پاس بالکل آگے اعدائے خیرہ سر بولے یہ انکو دیکھو کے سلطان خسرو بہ

س

تم لوگ پیش قدمیاں کرنا نہ بھول کر رب کریم دے گا قیامت میں ظفر

البتہ یہ خیال رہے اسے محکماہیں

تیروں سے روکو آئیں سرورِ پیر جو ملحدی

اس وقت نرنگہ کا تھا عالمِ محیب تر بوکر ادھر تھے ناز کا پالا پ ادھر

غیباً ادھر جھلٹ ادھر پادہ جب گر ناموں کے خون کا تیش لب خنجر عمر

گیا اگر امتحانگہ ایماں تھی رزنگاہ

جس میں بدل شریک تھے سب پیروانِ شاہ

صفحہ ۱۲۷ میں مقابلہ کفار و مسلمین کی حالت کی لیں تصویر کھینچی ہے

جو وقت عتبہ نے کیا حمزہ پہ بڑھ کے دار اک ضرب تیغ میں لیا حمزہ نے اسکو مار

سہمت علی بڑھا جو ولید ستم شکار مقتول ہو کے پہنچا وہ ملوں بھی سوئے مار

ششیدہ ہوا عبیدہ کی جانب جو تیغ زن

کہ بھنت نے جناب کا زخمی کیکسا بن

یہ دیکھتے ہی پہنچے جناب ابوزراب اک ضرب میں لعین کو بھیجا پئے عذاب

جب قتل اسکو کر چکے وہ فخر شیخ و شتاب لائے عبیدہ کو بھی اٹھا و دش پر شتاب

یوں دم کے دم میں پہنچے وہ تینوں سولے جہیم

حمزہ نے اک کو روک دیکھی نے کیا دو تسم

بعد اگلے صف سے نکلا عبیدہ بن سعید ڈوبا ہوا تھا سرب آہن میں یہ پلید

سہنگی کھلی ہوئی تھیں فقط اسکی بہر وید باقی تمام عضو پہ تھی پوشش حدید

آیا تو اس طرح ہو آتے ہی ہم کلام

اسے دشمنوں سے ابوکرش میرا نام

یہ سنکے نکلے صف سے زبیر کو کسیر
 برپھی لعین کی آنکھ میں ماری وہ تاک کر
 آپہنچا پشت زریں سے وہ نور زمین پر
 گرتے ہی تن سے جان حزیں نے کیا سفر
 ماری تھا سوئے نار گیا ایک وار میں
 ارمان فستح لیکے دل بے قرار میں

غزوہ خیبر کے ذکر میں فرماتے ہیں سہ
 ابن ابی تھا جو رئیس المنا فقہیں
 اور باطناً تھا دشمن سلطانِ مسلیں
 بھڑکایا اُسے خیبر لوں کو زراہ کیں
 حتیٰ کہ اسکے کہنے میں آئے وہ سب لعین

قرب و جوار میں جو تھے کفار بد کسیر

باندھی آنکھوں نے بھی معاً امداد پر کمر

پہنچی جو گوش سید عالم میں یہ خبر
 خیبر کے لوگ حملہ کرینگے مدینہ پر
 ہیں دس ہزار آدمی آمادہ سفر
 سامان جنگ کا بھی مہیا ہے خوب تر

یہ سنتے ہی رسولِ خدا فخر عالمیں

نکلے معاً مدینہ سے با فوج مسلیمیں

چودہ سو آدمی تھے شہ دیں کے ہمسفر
 خیبر میں پہنچی آمد شہ کی جو نہیں خبر
 ہشیار خیبری ہوئے خطرے سے پیشتر
 پہنچے نہ تھے وہاں ابھی شاہنشہ لبشر

قلعوں میں سب نے بھیج دیے اہل و عیال

رکھ آئے پھر حناظننا اسباب اور آل

خیبر میں سات قلعے تھے محفوظ و بخیر
 بھیجے وہاں جو اہل و عیال اور مال زر
 رہتے تھے لوگ مو حفاظت میں مسیر
 ہنگام کار بھی نہیں ہوتے تھے بے خبر

کرتے تھے گشت رات کر جا رہے اوزن سوز

پھرتے تھے گرد قلعوں کو دہنیں بھی پروار

یہ چند مناظر پیش کرنے سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میں اس کتاب کے مطالعہ سے پہلے ہی اس کتاب کے دیکھنے والوں کو مقدمہ ہی میں یہ اندازہ کرا دوں کہ تاریخ نگاری کے ساتھ شاعری اور شاعری کے ساتھ تاریخ نگاری کس قدر مشکل کام ہے مگر آپ مندرجہ بالا بند ملاحظہ فرمائے کہ یہ ایک مکمل واضح اور بالتفصیل تاریخ ہے یا نہیں پھر تاریخ کے ایک ایک واقعہ کے ساتھ شاعر کہیں بھی نظم کرنے میں عاجز نظر آتا ہے؟ میں تو اس کو جناب مسرور انہونی کا کمال نہیں بلکہ اسی مقدس کتاب کی ایک برکت سمجھتا ہوں کہ مسرور صاحب نے اس کامیابی کے ساتھ اتنی بڑی جامع کتاب شروع سے آخر تک ایک ہی طاقت سے تصنیف فرمائی ہے اور کہیں بھی یہ نہیں ہونے پایا ہے کہ کوئی واقعہ نظم نہ ہو سکے کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا ہو یا کہیں بھی اہل عرب کے ناموں ہی کی وجہ سے کسی شعر میں کوئی ثقالت پیدا ہوئی ہو۔

ط

اس مقدس اور قابل صد احترام تاریخ اسلام پر ضرورت اسکی تھی کہ کوئی مستند مورخ اور باکمال شاعر مقدمہ لکھتا لیکن یہ سعادت میرے حصہ میں تھی کوئی اور کیونکر یہ فخر حاصل کر سکتا تھا بہر حال میں اپنی قسمت پر نازاں ہوں کہ مجھ کو ایک ایسی پاک کتاب پر مقدمہ لکھنے کا موقع ملا جس میں میرے آقائے نادر صلعم اور بزرگان اسلام کے کارنامے ہیں کیا بعید ہے کہ محض یہ سعادت میری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

مکن ہے کہ کارنامہ اسلام کے متعلق میں نے جو کچھ لکھا ہے اس کا تعلق میری خوش اعتقادی سے ہو کہ مجھ کو اس کتاب میں محاسن ہی محاسن نظر آئے اور میں نے معائب کا ذکر تک نہیں کیا یقیناً یہ کوئی الہامی صحیفہ نہیں ہے بلکہ ایک

انسانی نتیجہ فکر ہے اس میں خامیاں بھی ہونگی اور ضرور ہونگی لیکن ان خامیوں کو وہی تلاش کر سکتا ہے جو اس کتاب کی خوبیوں سے مسحور نہ ہو گیا ہو میں تو اسکے محاسن سے ایسا مسحور ہوا ہوں کہ معائب کا مجھکو ہوش ہی نہیں۔ میں اس کی تائید میں خود جناب مسرور انونوی کا ایک شعر پیش کرتا ہوں۔

مسرور کا کلام کلام خدا نہیں
اسمیں عیوب ہونگے نہیں شاعرانہ کیا؟

حقوق

شوکت تھانوی

ادٹیر سرنچ و شباب



یافتہ

سرنچ پرنس لکھنؤ

۲۔ مارچ ۱۹۳۲ء





بخدمت ناظرین باکین

معزز ناظرین! جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات میں کوئی ایسی کتاب جو مسدس جیسی پسندیدہ نظم میں ہو۔ میری نظر سے نہیں گذری۔ اس کئی کو محسوس کرتے ہوئے مجھے یہ خیال ہوا کہ جناب ممدوح کے حالات زندگی کو مسدس میں نظم کروں مگر درحقیقت یہ خدمت جلیلہ نہایت اہم تھی اور اسکا انجام دنیا کوئی آسان امر نہ تھا۔ شوکت صاحب تھانوی نے ایسے واقعات تاریخی کو نظم کرنے میں جن جن مشکلات کا احساس فرمایا ہے وہ سب اس منزل کے قطع کرنے میں ہر ہر قدم پر میرے ساتھ رہی ہیں۔ اور میری بالکل وہی حالت رہی ہے جیسا کہ امیر مینائی فرماتے ہیں۔

چلا جو دشت محبت میں چال سوزن کی

قدم قدم پہ مجھے ڈوبنے کو چاہئے

اب رہا یہ امر کہ ان مشکلات پیش آمدہ کے باوجود میں اپنے ارادے میں کیونکر کامیاب

ہوا یہ امر نہ میرے کمال، شاعری کی دلیل ہے نہ تاریخ دانی کی نہ میرا عزم بالجزم نہیں

قابل ستائش ہے نہ میری مستقل مزاجی منراوار داد بلکہ یہ سراسر قادر جل و عملی کا
 کرم نامتناہی ہے۔ جس نے اس کی تصنیف کی مجھے ہمت دی۔ مشکلات تصنیف
 کو برداشت کرنے کے لئے قوی جسگر دیا اور ہر ایسے موقع پر جہاں میری فکر قاصر
 ہو جاتی تھی۔ جہاں میرے حواس گم ہو جاتے تھے جہاں میرے سامنے ناکامی کا منظر
 آجاتا تھا میری مدد کرتا رہا۔ ورنہ اتنی بڑی خدمت جلیلہ اور میں۔ مجھ سے پہلے
 بڑے بڑے شاعر گذر گئے اور اس دور میں بھی موجود ہیں جنکے مقابلے میں میری استعداد
 علی۔ میری تاریخ دانی میرا نکتہ شاعری کوئی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے اس خدمت عالی
 کی انجام دہی کا غم کیوں نہ فرمایا کیا وہ اسکو انجام نہیں دے سکتے تھے۔ نہیں دیکھتے تھے
 اور ضرور دیکھتے تھے اور زمانہ حال کے شعرائے بالکمال بھی دیکھتے ہیں۔ مگر خدائے پاک
 جس سے جو خدمت لینا چاہتا ہے اسی کے دل میں اسکا ارادہ پیدا کرتا ہے جب وہ شخص
 اسکی انجام دہی کا ارادہ کر لیتا ہے تو پھر اس لحاظ سے کہ بندہ اضعف، بلا اسکی ہمت
 افزائی اور تائید کے اس خدمت کو جو دراصل اسکی طرف سے ایک مفوضہ خدمت ہے،
 انجام نہیں دیکھتا۔ ہمت افزائی کرتا ہے مستقل مزاجی عطا فرماتا ہے اور مشکلات
 پیش آمدہ میں اسکی کافی تائید کرتا ہے۔ اسوقت وہ بندہ ناچیز اس خدمت کو انجام دیکھتا
 اس کتاب کی تصنیف کا دراصل اسی نے میرے دل میں ارادہ پیدا کیا اور ارادے
 کی تخلیق کے بعد اسی نے ہر موقع پر میری مدد کی۔ اس وقت یہ خدمت جلیلہ بول نہا
 دے سکا

ت

ایں سنادت بزور بازو نیست

تانه بخش خدا نے کشندہ

اس موقع پر یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مجھ میں کیا خصوصیت تھی جو اس نے مجھے تو اس

خدمت عالی کے لئے منتخب فرمایا۔ اسکا واحد جواب یہی ہے کہ مجھ میں کوئی تختہ
 نہ تھی مگر وہ قادر و توانا یہ دکھانا چاہتا تھا کہ میں جب چاہتا ہوں تو اپنے ایسے بندے
 سے بھی وہ خدمت لے سکتا ہوں۔ جسکی انجام وہی کا وہ اہل نہیں ہے۔ اس خدمت
 جلیلہ کی انجام وہی پر میں نازاں نہیں ہوں بلکہ اس قادر مطلق کا شکر گزار ہوں کہ
 جسکی قدرت کاملہ نے مجھ سے یہ کام لیا اور میں اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوا۔ کتاب
 ہذا کی تصنیف کے سلسلے میں یہ ممکن نہیں کہ ادبی یا تاریخی غلطیاں مجھ سے وقوع میں
 نہ آئی ہوں کیونکہ تصنیف انسانی صحیفہ آسمانی نہیں ہوا کرتی اگر دوران مطالعہ میں
 کہیں ایسے مواقع پیش آجائیں تو مجھے آگاہ فرمایا جائے انشاء اللہ اشاعت آئندہ میں
 اسکی اصلاح ہو جائے گی۔ اب میں زیادہ سماع خراشی نہیں کرنا چاہتا۔ اپنے شیوق اسٹا
 جناب ڈاکٹر بالکرشن صاحب قمر لکھنوی اپنے محسن برادر سید عابد حسین صاحب سنی
 اپنے سچے کرم فرما شوکت صاحب تھانوی کا خصوصاً و نیز اپنے تمامی محسنین و معاونین
 کا عموماً شکر یہ ادا کرتے ہوئے اور اپنے مایہ ناز برادر زادہ خجستہ سیر سید محمد سلیم تھانوی
 سلمہ اللہ الاکبر مالک سر بنچ برنلس کو دعائے ترقی عمر و اقبال دیتے ہوئے اپنے عرض حال
 کو ختم کرتا ہوں فقط والسلام۔

لک

سماع خراشی
 سراپا قصور سرور

بشیرت گنج لکھنؤ
 ۲۳ مارچ ۱۹۳۲ء

فہرست واقعات کارنامہ اسلام

صفحہ نمبر	واقعات	صفحہ نمبر	واقعات	صفحہ نمبر
۳۲	حضرت کا بہرہ ہلال خدیجہ شام کی طرف جانا	۱۶	۱	زمانہ جاہلیت
۳۳	کاروان کا مقام نسطور پر پہنچنا	۱۷	۲	بیان ولادت
۲۹	خدیجہ کا حضرت کے ساتھ نکاح	۱۸	۳	بیان رضاعت
۴۱	تعمیر مسجد حرام	۱۹	۴	شقت صدر
۴۳	نزول وحی	۲۰	۵	حضرت کا ماں کے ساتھ مدینہ جانا
۴۷	تبلیغ اسلام بہ طریق مخفی	۲۱	۶	حضرت کا تربیت جد میں آنا
۴۷	حکم تبلیغ علانیہ	۲۲	۷	حضرت کا تربیت ابوطالب میں لانا
۴۸	تبلیغ علانیہ پر کفار کا برتاؤ	۲۳	۸	حضرت کا ابوطالب کے ہمراہ شام کی طرف جانا
۵۹	اصحاب کی استقامت دینی	۲۴	۹	کاروان کا مقام بحیرہ پر پہنچنا
۶۶	ہجرت اصحاب بجانب حبش	۲۵	۱۰	جنگ قریش و بنی ہوازن
۷۰	ہجرت حضرت ابراہیمؑ	۲۶	۱۱	سیاحت یمن و اظہار معجزات
۷۱	صفارہ انسداد بیت پرستی	۲۷	۱۲	اظہار آثار نبوت
۷۶	حضرت حمزہ کا قبول اسلام	۲۸	۱۳	قحط کا اہل مکہ پر اثر
۷۷	اسلام حضرت حمزہ پر کفار کی پستی	۲۹	۱۴	بنی خدیجہ کا خواب
۷۷	حضرت عمرؓ کا قبول اسلام	۳۰	۱۵	ندیجہ کا عزم تجارت

ل

صفحہ نمبر	واقعات	صفحہ نمبر	واقعات	صفحہ نمبر
۹۳	آل حنیفہ کی بے التفاتی	۴۶	۸۳	۳۱
۹۳	مفروق کا معذورانہ جواب	۴۷	۸۴	۳۲
۹۴	فراس اور آنحضرت کی گفتگو	۴۸	۸۵	۳۳
۹۴	کفار کی خصوصیت ایذا رسانی	۴۹	۸۶	۳۴
۹۵	آنحضرت کی پیشینگوئی	۵۰	۸۷	۳۵
۹۶	پیشینگوئی کا صادق آنا	۵۱	۸۸	۳۶
۹۶	ابو جہل کا اشتہار قتل اور کفار کا سکوت	۵۲	۸۸	۳۷
۹۶	چاہ راہ	۵۳	۸۸	۳۸
۹۶	چاہ کن را چاہ	۵۴	۸۸	۳۹
۹۷	ابو جہل پر سنگباری	۵۵	۸۹	۴۰
۹۷	آنحضرت کا ابو جہل کے ساتھ برتاؤ	۵۶	۹۰	۴۱
۹۸	ابو جہل کی احسان فراموشی	۵۷	۹۱	۴۲
۹۸	کفار کا آنحضرت سے تمسخر	۵۸	۹۱	۴۳
۹۹	چھ مدنیوں کا قبول اسلام	۵۹	۹۲	۴۴
۹۹	ذکر معراج شریف	۶۰		
۱۰۰	بارہ مدنیوں کا قبول اسلام	۶۱	۹۳	۴۵
۱۰۰	حضرت مصعبؓ اور تعلیم و تبلیغ	۶۲		
				۴۶

۴

نمبر شمار	واقعات	نمبر شمار	واقعات	نمبر شمار
۶۳	حضرت مصعب کی کامیابی	۱۰۰	۶۶	۱۱۲
۶۴	سعد معاذ کا معہ قبیلہ قبول اسلام	۱۰۰	۶۸	۱۱۳
۶۵	بہتر مدنیوں کا قبول اسلام اور انکی	۱۰۱	۶۹	۱۱۵
	استدعا		۸۰	۱۱۵
۶۶	مدینہ چلنے کے مسئلے پر گفتگو	۱۰۱	۸۱	۱۱۶
۶۷	دوازوہ نقیب کا تقرر	۱۰۱	۸۲	۱۱۶
۶۸	حکم ہجرت بسبت مدینہ	۱۰۲	۸۳	۱۱۸
۶۹	اصحاب کا مدینے جانا	۱۰۲	۸۴	۱۱۹
۷۰	ہجرت اصحاب پر کفار کا	۱۰۲	۸۵	۱۱۹
	تدابیر مدافعت سوچنا		۸۶	۱۱۹
۷۱	ابو جہل اور شورہ قتل آنحضرت	۱۰۳	۸۷	۱۲۳
۷۲	جبریل کا شورے کی خبر دینا	۱۰۳	۸۸	۱۲۵
	اور حکم ہجرت لانا		۸۹	۱۲۵
۷۳	طیاری ہجرت تیاری	۱۰۴	۹۰	۱۲۶
۷۴	ہجرت	۱۰۴	۹۱	۱۲۶
۷۵	سراقہ کا تعاقب کرنا اور اس کا	۱۰۹	۹۲	۱۲۶
	خمیازہ اٹھانا		۹۳	۱۲۶
۷۶	ابو معبد و ام معبد کا قبول اسلام	۱۱۲	۹۴	۱۲۸



تاریخ	واقعات	تاریخ	واقعات	تاریخ
۱۶۲	پیشینگوئیوں کا پورا ہونا	۱۲۶	غزوہ بنی قینقاع	۱۲۶
۱۶۳	عمر سے بعد وود کا قتل ہونا	۱۲۸	غزوہ سولیت	۱۲۸
۱۶۴	غزوہ بنی قریظہ	۱۲۹	حفصہ زینب و ام کلثوم کا نکاح	۱۲۹
۱۶۴	شامہ کا قبول اسلام بی جویریہ کا	۱۳۰	حضرت حسن کی لاوت فرضیت زکوٰۃ	۱۳۰
۱۶۵	عقد حکم پر دہ وقوعہ افک	۱۳۱	غزوہ احد	۱۳۱
۱۶۸	صلح حدیبیہ	۱۳۱	ذکر شہادت حضرت حمزہ	۱۳۱
۱۶۹	ادائے عمرہ	۱۳۲	ابن خلف کا قتل	۱۳۲
۱۵۰	کفار کا حالات مسلمین کی حکمتاثر ہونا	۱۳۳	شہدائے مراتب	۱۳۳
۱۵۱	حضرت خالد و عمرو بن العاص بن	۱۳۴	غزوہ حمرہ و الاسد	۱۳۴
۱۶۶	طلحہ کا قبول اسلام	۱۳۵	سریہ ربيع	۱۳۵
۱۵۲	ترسیل نامجات بہمت سلاطین	۱۳۶	غزوہ بدر ثانی	۱۳۶
۱۵۲	غزوہ خیبر	۱۳۶	ام سلمہ کا نکاح حکم تیمم کا آنا نماز	۱۳۶
۱۵۲	محب کا قتل ہونا	۱۳۸	خوف کا پڑھا جانا	۱۳۸
۱۵۵	آنحضرت کو زہر دیا جانا	۱۳۸	شراب کی حرمت حضرت حسین کی لاوت	۱۳۸
۱۵۶	حضرت صفیہ سے حضرت کا عقد	۱۳۹	حضرت زینب بنت اسد کی رحلت	۱۳۹
۱۵۶	حکم حرمت متعہ و لحم و حضرت میمونہ	۱۳۹	سریہ بصرہ	۱۳۹
۱۹۲	کا عقد	۱۴۰	غزوہ بنی نضیر	۱۴۰
۱۵۸	سریہ بنی خزاعہ	۱۴۱	غزوہ احزاب یا غزوہ خندق	۱۴۱
۱۵۹	سریہ موتہ	۱۴۲	حضرت جابر کا دعوت کرنا	۱۴۲
۱۶۰	غزوہ مکہ	۱۴۳	حضرت کی پیشینگوئیاں	۱۴۳

صفحہ نمبر	واقعات	صفحہ نمبر	واقعات	صفحہ نمبر	
۲۵۵	خاندانِ حارث کا قبولِ اسلام	۱۶۸	۲۳۵	۱۶۱	ابوسفیان کا قبولِ اسلام
۲۵۴	نجران کی طرف دعوتِ نامتہ اسلام	۱۶۹	۲۳۰	۱۶۲	کفار مکہ کا قبولِ اسلام
	کا جانا اور بعدِ محبت بسیار خزیہ دینا		۲۳۱	۱۶۳	غزوہٴ حنین
۲۵۸	وفود کی بکثرت آمد	۱۸۰	۲۳۵	۱۶۴	غزوہٴ طائف
۲۵۸	حج الوداع	۱۸۱	۲۳۶	۱۶۵	قلعہ طائف کا خود بخود فتح ہو جانا
۲۶۱	وفات سرور کائنات	۱۸۲			دخاندانِ ہوازن کا ایمان لانا
۲۶۸	زارین مزارِ آنحضرت کی شان	۱۸۳	۲۳۶	۱۶۶	بنی ثقیف کا قبولِ اسلام
۲۶۸	زارین مزار کے آنحضرت	۱۸۳	۲۳۶	۱۶۷	فتح مکہ و طائف سے راہِ مالک کا کھل جانا
	شبیع ہونگے		۲۳۷	۱۶۸	غزوہٴ تبوک
۲۶۸	ذکر معجزات سرور کائنات	۱۸۵	۲۳۹	۱۶۹	حضرت خالد کا قلعہ اکیدر پر حملہ
۲۸۱	حسن صورت و سیرت آنحضرت	۱۸۶	۲۵۰	۱۷۰	اکیدر کا معاہدہ رعایا قبولِ اسلام
۲۸۱	ازواجِ آنحضرت کے نام	۱۸۷	۲۵۱	۱۷۱	سریہ انجدار یا داوی الریل
۲۸۲	پسران و دخترانِ آنحضرت	۱۸۸	۲۵۳	۱۷۲	بخاشی کی رحلت - عدی کا قبولِ اسلام
	کے نام				سید ضرار کا انہدام - حج کی فرضیت
۲۸۲	حضراتِ حسنین اور جنابِ زینب	۱۸۹	۲۵۳	۱۷۳	ابوبکر و علیؓ کا مکہ جانا
	سے نسلِ آنحضرت جاری ہے		۲۵۲	۱۷۴	کفار کو حقانیتِ اسلام کا یقین آنا
۲۸۲	مناجاتِ بخاتمہ کتاب	۱۹۰	۲۵۳	۱۷۵	آمد و فود
			۲۵۴	۱۷۶	سیلہ کذاب
			۲۵۴	۱۷۷	اسود بنی

ی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ



جب ظلمت گناہ سے عالم سیاہ تھا ہر فرد اس جہان کا گم کردہ راہ تھا
 ہادی تھا کوئی اور نہ کوئی دیں پناہ تھا مردم ہر ایک صورت مردم گیاہ تھا
 باطل پرستیوں کا زمانے میں تھا چلن
 برپا تھے چار سمت فسادات ما و من
 چلتی تھی بات بات پہ تلوار ہر طرف خوزیزیوں پہ لوگ تھے طیار ہر طرف
 ناحق تھے نقد جان کے خریدار ہر طرف دختر کشی کا گرم تھا بازار ہر طرف
 انساں تھے صورتاً پہ بہائم صفات تھے
 بی رحمیوں سے قاطع تار حیات تھے
 دعویٰ تھا ان کو مجھ سا نہیں کوئی بشر میں ہوں و جید عصر زمانے پہ مفتخر
 پر نخوت و غرور سے تھے کا سہ ہائے سر شیطان بھی گریز کرے جن کو دیکھ کر
 جو فرد انہیں کا تھا وہ شیطان کا جسد تھا
 شداد سے شدید سے سب سے اشد تھا

زمانہ جاہلیت

دینِ خدا کے پاک سے بیزار تھے وہ لوگ خود ساختہ صنم کے پرستار تھے وہ لوگ

پلے سرے کے زانی و بدکار تھے وہ لوگ اوباش و بدقار و بد اطوار تھے وہ لوگ

حد سے زیادہ

جامع ہر اک تھا جملہ زمیمہ صفات کا

باقی نہیں تھا عیب کوئی کائنات کا

یوں یہ بلائے عام ہر اک فی نسب میں تھی لیکن خصوصیات سے اہل عرب میں تھی

خوش قد و خوش جمال میں ہر غنچہ لب میں تھی کس کس کو میں بتاؤں غرض یہ کہ سب میں تھی

اک تھا قبیلہ بنی ہاشم بچا ہوا

اسکے بھی کچھ ہی لوگوں نے فضلِ خدا ہوا

وہ نور جو جبینِ صفی میں تھا جلوہ گر جس نے کیا تھا شہیت کو عالم پہ مفتخر

وجہ نجاتِ نوحِ بنی تھا جو سبرِ جونا میں ہوا تھا ابراہیم کی سپر

وہ نور پھر سپرِ ذبیحِ خدا ہوا

بعد انکے انکی نسل کا عزتِ فزا ہوا

ورجہ بدرجہ آیا جو وہ ان کی آل میں پہنچا جبینِ ہاشم نیکو خصال میں

آیا جو عجبِ مطلبِ باکمال میں افزائشیں کیں آپ کے جاہِ حلال میں

عبداللہ کی جبین میں جو وہ جلوہ گر ہوا

حسنِ آن کا درمیانِ عرب مشتہر ہوا

شہرہ ہوا جو حسنِ دلِ آرا کا چار سو مشتاقِ وصل ہو گئیں خوبانِ ماہِ رو

بنِ ٹھن کے بے حیائی سے آجاتیں دو بدو خواہش تھی التفات کریں وہ خجستہ خو

لیکن خدا کے پاک بچہ تار ہا انھیں

رعبت پر اک فرشتہ ڈرا تار ہا انھیں

جب سمت تکدہ کبھی جاتے تھے آنجناب بت قدرت خدا سے معا کرتے تھے خطاب
چلد و ہمارے پاس سے بعد اللہ تم شتاب نور اسکا تم میں ہو جو کر گیا ہمیں خراب
ہم سر کے بل گریگے وہ جو وقت آئے گا
نام خدا کا آتے ہی ڈنکا بجائے گا

اک دن پدر سے کہنے لگے وہ نکو سیر اک نور میری پشت سے ہوتا ہے جلوہ گر
ہوتا ہے دو حصص میں وہ تقسیم پیشتر پھر سمت شرق و غربک جاتا ہے لے لے پدر
پھر مل کے میرے سر پہ وہ چکر لگاتا ہے
پھر سمت چرخ جا کے سوئے پشت آتا ہے

فرمایا بیٹھ جاتا ہوں میں جب زمین پر فوراً سلام بھیجتی ہے مجھ پہ وہ پدر
ہوتا ہے نخل خشک کے نیچے اگر گذر جب تک بڑھوں نہ آگے وہ رہتا ہو سبز تر
بولے یہ عبدِ مطلب بر گزیدہ خو
حائل ہے نورِ خاتمِ پیغمبراں کا تو

کتبِ سماویہ نے دی جو وقت یہ خبر کھولا نجوم نے جو نہیں یہ ستر مستر
دیگا انھیں کو خالقِ دارین وہ لیسر جو سارے مذہبوں کو مٹائیگا سر بسر
دشمن سب انکے کافرِ خونخوار ہو گئے
ہر طرح قتل کرنے پہ طیار ہو گئے

اک بار کا ہے ذکر کہ شتر ہو و شام آئے بغزیم قتلِ ابوئے شہِ انام
کے کے پاس ہی کیا اک یہہ میں قیام رہتے تھے فکرِ قتل میں سرگرم صبح و شام
لیکن وہاں نہ رہنے سے مطلب نہ حل ہوا
آخر کو غمِ جانبِ دشت و حبلِ ہوا

اک دن گئے شکار کو وہ آسماں جناب دوڑے یہود دیکھ کے تنہا انھیں مشتاب

بولے ہم اتنے دن تھے جکے لئے خراب آج اسکی جستجو میں کیا حق نے کامیاب

اب اس کے قتل سے نہ کوئی ورگزر کرو

خارا شگاف تیغ کی نذر اس کا سر کرو

یہ کہہ کے بہر قتل بڑھے جب وہ روسیہ آئی فلک سے بہر مدد غیب کی سپاہ

چورنگ سب کو کر چکی جب لی فلک کی راہ خوش خوش گئے مکان پدشاہ و دیں پشاہ

پہنچا اسکے گرد نہ اعدائے بدخصال

فضل خدا سے بچ گئے ہر طرح بال بال حصور

اس وقت تھے جناب وہب بھی شکار میں جب آگئے تھے حضرت والا حصار میں

دوڑے ہی تھے مدد کریں ہم کارزار میں کچھ لوگ آئے شکل مسلح سوار میں

آتے ہی ان لعینوں کو سپاہ کر دیا

جاری لوگادشت میں فوارہ کر دیا

ششدر ہوئے جناب وہب دیکھ کر یہ حال گھر ساتھ ساتھ آئے یہ کرتے ہوئے خیال

دامادی میں ملے جو مجھے یہ نیکو خصال دختر کو بھی ملے مری یہ فضل یہ کمال

یہ سوچتے ہی بیوی کو اپنی کیا رواں

ظہراؤ جا کے نسبت شادی معاواہاں

پہنچیں جو زوجہ وہب زہری انکے گھر کی گفتگو تقریر نسبت یہ پیر اثر

تھے خاندان و صورت و سیرت سے باخبر سنتے ہی خواجہ نے کہا بخشا تمہیں سپر

جب چاہو عقد کرو تمہیں اختیار ہے

مجھ کو نہ کوئی عذر نہ جلد نہ عار ہے

کارنامہ اسلام

وہ مشرودہ لیکے خدمت شوہر میں پہنچیں جب سنتے ہی باغ باغ ہوئے حضرت وہب
کی ہر عقد ساعت و تاریخ منتخب خواجہ کو مطلع کیا فوراً بعد طرب
بیٹے کو لیکے آئے حضرت نکاح ہو
ہم کو بھی دو جہان کی حاصل فلاح ہو

حسب اطلب گئے جو جناب وہب کے گھر پہنچے جو نہیں سپر کا ہوا عقد پیشتر
لائے ہو کو ساتھ اسی شب مکان پر دیکھا جن عورتوں نے وہ بولیں بہہ گ
اسے پیو دو لہا ہے اگر مسر نمرود
واشد یہ دو لہن بھی ہے بدر جہاں فرود

خلوت کرے میں پہنچا جو وہ نوشتہ حسین بیوی کو دیکھ سمجھا اتر آئی حور عین
جدم ہوا قران مہ و نیر میں وہ نور جو تھا غصے سے زینت وہ جس
پشت پدر سے آیا وہ ماور کے رحم میں
اور برکتیں وہ لایا جو آئیں نہ قسم میں

جو وقت ماں کے رحم میں اخل ہوا وہ نور بہت آسماں پہ فرحت شادی کا تھا نور
مشغول جشن عام تھے قدسی بعد سرور ہتھی نغمہ سنج باغ جنا میں ہر ایک حور
ہر سمت زور شور تھا عیش و نشاط کا
ہر بزم میں تھا دورے انبساط کا

پھیلا تھا پہلے قحط جہاں کی سمات میں بارش کا سد باب تھا اربع جہات میں
جو تھا وہ غم رسیدہ تھا اس کائنات میں پر آ کے شہ نے کار گہ بے ثبات میں
بین قدم سے دہر کو آباد کر دیا
حرام نصیب خلق کا دل شاد کر دیا

روح الامین کو پہنچا اسی شب یہ حکم رب کعبے کی سقف پر علم سبز کر نصب

زاں بعد وہر میں یہ ندا کر بعد طرب آتا ہے تاجدار عجم خسرو عرب

سب اسکا اتباع سجدہ اتم کرو

سب اس کے روبرو تسلیم خم کرو

یہ قرۃ سنی کے روتا تھا ابلتیں زار زار سراپا تپھروں پہ پٹکتا تھا بار بار

کتا تھا اب میں ہونگا مقرر ذلیل و خوار کوئی نہیں کرے گا مری راہ اختیار

آتے ہی بت پرستی جہاں سے مٹائے گا

نام خدائے پاک کا سکہ بٹھائے گا

جو جاندار کر نہیں سکتے تھے گفتگو اس شب میں وہ بھی ہو گئے گویا خوش گلو

خوش ہو کے کہتے پھرتے تھے دنیا میں چار سوا آیا ہے ماں کے رحم میں وہ شاہ نیک خو

ظلمت میں دے گا کام جو ہر منیر کا شمع

ہو گا اماں دہندہ صغیر و کبیر کا

اہل کتاب میں جو تھے علام نامور آپس میں دے رہے تھو وہ سب اس طرح خبر

ہر سہ کتب میں جسکی ولادت ہے مشتر آدم سے تا بنی علیے جو ہے سب پہ مفتخر

نور اس کا ماں کے رحم میں اس رات آگیا ہم

فخر رسل وہ ناہی بدعات آگیا

باقی تھے جب ولادت حضرت میں تین ماہ والد نے لی مشیت حق سے عدم کی راہ

منشائے ایزدی تھا کہ وہ شاہ دین پناہ رکھے ربوبیت پہ ہماری سدا نگاہ

عالم میں قدرداں ہو یتیم و سیر کا

فریاد رس ہو وہر کے برنا و سپیر کا

کارنامہ اسلام حکم

یوں کر رہی ہیں حضرت بی آمنہ بیاں جب آئے میرے رحم میں سلطان دو جہاں
 چھ ماہ تک ہوا نہ مجھے حل کا گماں بعد اسکے آیا خواب میں اک شخص ناگماں
 اس بات کا لا بولا کچھ اپنے حل کی سجدہ کو خبر ہوئی اپنی ذات
 تو بار بار بار شہر بحر و بر ہوئی

نہ ماہ بعد خواب میں آیا وہ پھر نظر فرمایا مجھ سے! والدہ سید البشر
 اب آرہا ہے وقت ولادت قریب تر جو وقت آئیں وہر میں شاہ خوش سیر
 موسم کرنا ان کو مجھ کے نام سے
 شہرت فلک پہ پائیں گے احمد کے نام سے

فرما رہی ہیں آمنہ کامل الصفات جب میر جان جاں کی ولادت کی آئی رات
 رویا میں آئی مجھ کو نظر اک عجیب بات اک نور مجھ سے نکلا منور کن جہات
 اسکی ضیا سے بڑھ گیا اتنا نظر کا نور
 مکے سے میں نے دیکھ لے شام کے تصور

کہتی ہیں زوجہ ابی العاص بکوسیر میں اتفاقہ گئی تھی آمنہ کے گھر
 آیا جو وقت مولد سلطان بحر و بر تاکے فلک کے سائے جھکائے زمین پر
 گویا کہ شوق دید سے سب بے قرار تھے
 شمع جہاں مصطفوی پر نشار تھے

فرما رہی ہیں مادر سلطان دو جہاں آیا جو وقت مولد شاہنشہ زماں
 اک صوت خوفناک مٹنی میں نے ناگماں ممکن تھا فریاد خوف سے ہوتی میں نیماں
 مرغ سفید باں معاً آیا اک نظر
 بازوئے جو اس نے شکم پر گیا وہ ڈر

کارنامہ اسلام تھی

پھر اسے اختیار کی اک صورت حسین جام شراب خلدے تھے وہ نازنین
مجھ سے کہا کہ پی اسے اے ام شاہ دیں آسودہ ہو کے میں نے کیا نوش اسے جو نہیں
مل کر شکم وہ کرنے لگا اس طرح کلام
اللہ جلوہ گر ہو اب اے سید انام

چمکا پھر اس جہاں میں وہ آفتاب دیں خود پھیلی جسکی ارض سے تا چرخ ہفتیں
آئے قدم اسکے جو نہیں بر سبز زمیں سجدے میں سر جھکا کے رکھی خاک پر جبین
پھر بولا بخشدے مری امت کو اے خدا
یارت بہ بی امتی سنتی فتی بر ملا

بعد اس کے اس نے ہاتھ اٹھائے سونے سما فوراً ہی آیا کہ اک ابر سفید کا
جو نہیں اٹھا کے اس کو سونے چرخ لے گیا آئی ہمارے کان میں فوراً ہی یہ صدا
اسکو پھراؤ دہر کی اربع سات میں
پہچان لے ہر ایک اسے کائنات میں

جب سیر کر کے آیا فلک سے زمین پر اور سے ہوئے تھا سر سے ردا کے سفید تر
بعد اس کے اور لگے ابر آیا اک نظر اس سے بڑا تھا ڈر گئی میں اس کو دیکھ کر
آئی اس ابر سے مرے کانوں میں یہ صدا
ساری خصوصیات رسل کیں اسے عطا

بعد اس کے تین شخص بزرگ اور خوب رو اک خوان لائے پیارے محمد کے دو بدو
محدود تھا سفید حدوں سے وہ چار سو بولے حدود دہر ہوں یہ اے خجستہ خو

جو ہو پسند اس کو کریں منتجب جناب
وسط جہان پہ رکھ دیا دست اپنے شباب

پھر آئی یہ ندامت کا نہیں خوشگوار کعبہ کیا محمد ذیشان نے اختیار
 ہلاکے پھر لباس پہنایا بعد وقار ظاہر کئے پھر آپ پہ اسرار ہیشمار
 آنکھوں کے درمیاں کا بوسہ لیا جو نہیں
 فرمایا خوش ہوں آپ ویا علم مرسلین
 اس دم ہراس و خوف مسلط تھے قلب پر کہتی تھی میں زبان اعزہ گئیں کب مہر
 سنتی تھی نقل و حرکت آئینگان مگر اک شخص بھی مکان میں آتا نہ تھا نظر
 کچھ دیر بعد آیا پھر اک مرد باکمال
 سیرت میں خوش سیر تھا تو صورت میں شہال
 فرمایا ثرہ ہو تجھے اے ابن نیک نام تو میری نسل اول و آخر کا ہے امام
 سینے سے پھر لگایا با شفقت تمام دیکر دعائیں جب گیا وہ برکت الیام
 دل سے ہمارے جاتا رہا وہ ہراس پھر
 قائم ہوئے بجا ہوئے ہوش و حواس پھر
 بارہ ربیع اولیٰ کو ہنگام صبح پیر آیا جو وہ مجسمہ رحمت قدیر
 صلوٰۃ سلو کا ہوا شور عرش گیر آنکھوں کی سر ہوئی دفعہ سیر
 گنگورے چار وہ گرے کسریٰ کے قطر کے
 ہیبت سے بند لب ہوئے شاہان عصر کے
 شیطان کا تخت اٹا گیا بت سر کے بل گرے کعبے کے سارے لات و منات پہل گرے
 غزنی یوق و نصر بانگ پہل گرے حیراں تھے بت پرست یہ کیوں محل گرے
 بیٹھے بھائے کہتے تھے کیا متہ آگیا
 سمجھے نہیں کہ بت شکن دہر آگیا

روئے زمیں پہ آیا جو وہ شاہِ خوشخطاب کعبہ تھا بتکدوں میں زمانے کے انتخاب

ساجد ہوا مقامِ براہیم پر شتاب جو ہے خصوصیت سے زبس برکت انتساب

کی عرض شکر ہے ترا اے رب ذوالکرم

لوٹ بتاں سے پاک ہوئے آج جا کے ہم

جدم گیا وہ سجدہ رب الانام میں خواجہ طواف کرتے تھے بیت الحرام میں

گذرا خیال یہ دل صدق الیتام میں آیا ہے کون گیتی فرخ نظام میں

فرط خوشی سے کعبہ جو مسرور ہو گیا

سج و ملالِ لوٹ بتاں دور ہو گیا

یہ سوچ کر مکاں کو روانہ ہوئے حضور دیکھا تو آمنہ کی جبین پر نہ تھا وہ نور

پوچھا وہ نور کیا ہوا غیرت فزائے حور فوراً جواب دے کہ ہوں از بسکہ ناصبہ

بولیں کہ وضع حل کیا میں نے ایجناب

فرمایا حاملہ تھی تو بچے کو لاشتاب

بولیں ابھی نہ دیکھ سکیں گے اسے جناب یہ سن کے حد سے بڑھ گیا خواجہ کا اضطراب

غصے میں آگے اپنے اسدم کیا خطاب لازو و تر مال ہے تاخیر کا خراب

دیکھ آپ کو ہلاک کرونگا میں یا سب تھے

آخر دکھاتی کیوں نہیں کیا ہو گیا سب تھے

بی آمنہ نے ڈر کے جو جبرہ بستادیا چاہا جو نہیں جناب نے ہو میرا داخلہ

خنجر لے ہوئے معاک شخص آگیا کہنے لگا ابھی اس ارادے سے باز آ

جب تک ملک نہ دیکھیں حبیب الہ کو

تو کیسے دیکھ سکتا ہے اس دیں پناہ کو

فرماتی ہیں جناب صفیہ نکوسیر تشریف لائے وہر میں جب شاہ بحدو بہ
نور رخ جناب تھا غالب چراغ پر رکھے جو نہیں قدم چک اٹھا تمام گھر

سارا مکان آمنہ پر نور ہو گیا

یا یوں کہو کہ غیرت صد طور ہو گیا

توحید حق کو پہلے کیا آپ نے بیاں بعد اس کے شہ نے اپنی نبوت بھی کی عیاں
جب میں نے چاہا غسل دوں فوراً اسی ماں آواز آئی ہاتھ غیبی کی ناگہاں

آگاہ ان کی شان سے شاید کہ تو نہیں

طاہر ہیں یہ ضرورت غسل و وضو نہیں

فرماتی ہیں صفیہ ذی رتبہ و شعور ختم شدہ و ناف بریدہ بھی تھے حضور
مابین کتف مہر نبوت کا تھا ظہور یعنی لکھا تھا کلمہ طیب سجڑ نور

تا جانے خلق خاتم پیغمبراں ہیں یہ

بعد از خدا بزرگ تر بر تراں ہیں یہ

تشریف لائے وہر میں جب شاہ انور جاں ہر سو ندا میں دیتے تھے اس دم فرشتگان
ہوں اہل عرش و فرش بعد عیش شاداں آئے ہیں خسرو و جہاں شاہ مرسلان

عالم میں جن کا رحمت عالم خطاب ہے

مفتوح جن کے فیض سے رحمت کا باب ہے

شیطان جب یہ مژدہ فرحت رساں سنا کی عرض عالمین میں میں بھی ہوں اے خدا
مجھ پر ہوئی ہے کونسی اب تک تری عطا کیونکر میں جانوں رحمت عالم ہیں مصطفیٰ

حکم آیا قدسیاں معذب کو یہ شتاب

تا حشر اس لعین پہ بھی کرنا نہ اب عذاب

کارنامہ اسلام

گھر گھر ہوئی ولادت حضرت جومشتر سنتے ہی ثوبیہ بھی گئی بولاب کے گھر
کنے لگی کہ اے مرے آقائے نامور پیدا ہوا ہے آپکے بھائی کے گھر پسر

مسرور اس قدر ہوا سنتے ہی بولاب

آزاد کر دیا اسے فوراً بصد طرب

فرماتے ہیں یہ حضرت عباس خوشخطاب اک شب بولاب نظر آیا میان خواب

میں نے کہا ہے کیا تری حالت بتا شباب بولا ہراک دو شبے کو ہوتا ہے کم عذاب

اس دن ہوئے تھے مولد احمد سے شاد ہم

اللہ اسکے صدقے میں کرتا ہے کچھ کرم

اک ہفتہ آپ نے پیابی آمنہ کا شیر پھر ثوبیہ کا اختر قسمت ہوا شیر

پھر بی حلیمہ سعدیہ کا بخت تا بگیمہ کے کو لایا تھی طلب کو دک صغیر

خواجہ نے دیدیا معاً اس نو نہال کو

لیکر چلیں وہ آمنہ بی بی کے لال کو

فرماتی ہیں حلیمہ خوش بخت و خوش سیر بیٹھے مری سواری پہ جب سید البشر

یمن قدم سے تیزی گام آئی اس قدر حیرت میں آئے قافلے والے بھی دیکھ کر

سب کہہ رہے تھے پہلے نہ تھی اتنی تیز گام

کیا ہو گیا کہ آج ہوئی یہ صبا خرام

پہنچے مکان بی بی حلیمہ پہ جب حضور فاقہ کشی کے کرب سے ہراک تھا ناصبہ

فیض قدم سے ہوئی فوراً بلا وہ دور ہر شخص شادماں تھا مسرت کا تھا وفور

جو جانور تھا آپ کا طیار ہو گیا

ثابت جو لاغری سے تھا ستیار ہو گیا

فرماتی ہیں جناب حلیمہ بنو سیر بچپن ہی سے حضور تھے عادل کچھ اس قدر
پستان چپ کو منہ نہ لگاتے تھے بھول کر اپنے رضاعی بھائی کے حق سے تھے باخبر

طفلی ہی سے عدالت حضرت کا تقاؤہ شور

نوشیرواں نے شرم سے لی راہ کنج گور

چھ ماہ کے ہوئے جو وہ سلطان ذکھشم چلنے لگے بفضل خداوند ذی الکریم
نہ ماہ کے ہوئے جو نہیں وہ سید ام کرنے لگے کلام بھی کیا کیا کروں رقم

حب پوچھتے تھے کون ہو؟ کہتے شہ بشر

سخت و دلیر تر ہوں میں عبد اللہ کا پسر

بول و براز کپڑے پہ کرتے نہ تھے جناب کھلتا جو ستر آکے ملک ڈھانکتے شتاب
روتے ہوئے جو دیکھتے شہ کو باضطراب کرتے تھے باتیں آپ سے نجم اور ماہتاب

کہتے تھے اشک کا گرا اک قطرہ بھی اگر

جل جائیگی جہاں کی نباتات سبز تر

گدرے جو عمر سرد و زیجاہ کے دو سال بولے حلیمہ دائی سے اے ام خوشخصال

بیکار گھر پہ رہنے کا ہے کاہلی مال صحرا کا اذن دیکھئے تاول رہے بجال

ہمراہ بھائیوں کے چراؤں گامین گو سفند

صحرا نوردی خانہ نشینی سے ہے پسند

اصرار سے حلیمہ نے مانی جوشہ کی بات صحرا کو روز جانے لگے فخر کائنات

اک روز دوپہر بھتی کہ زمرہ نکوصفات ترسیدہ آیا۔ ماں سے کہا! اُم نیکذات

دو شخصوں نے کیا ہے محمد کا سینہ چاک

مجھ کو یقین ہے کہ ہوئے ہونگے وہ ہلاک

مشق

زمرہ نے کوہ کا جو بالآخر دیا نشاں
دانی حلیمہ سعدیہ پہنچیں معاً وہاں
پایا جو زندہ آپ کو فرمایا جانِ حباں
گذرا ہے تجھ پہ واقعہ کیا جلد کر بیان
جب سے سنا ہے دگر مرے اضطراب ہے
لرزاں طپاں بصورت برق سحاب ہے

فرمایا آنجناب نے اے ام نیک نام
میں بحرِیاں چراتا تھا صحرا میں شاد کام
ناگہ وہ مرو آئے نظر برکت الیتام
پہلے مجھے وہ لائے یہاں با صد احترام
بعد اس کے سینہ چاک کیا اک نے پیشتر
اور دوسرے نے دل کو نکالا بلا ضرر

اب پارہ سیاہ کیا پہلے اس سے دور
پھر اس کو دھویا اس نے بعد حکمت و شعور
پھر بھروی اس میں اس نے کوئی شے شکل نوز
بعد اس کے ہم کلام ہوا وہ بعد سرور
ہو شوقِ صدر تجھ کو مبارک شہ زماں
خالق نے دیکھ کیے شیاطین وی اماں

پھروں کو رکھ کے سینے میں اس کے مقام پر
وہ چاک سی دیا جو تھا سینے کا پر وہ دور
اب دور میں مجھے نہیں پہنچا کوئی ضرر
فضلِ خدا بنا پئے سینہ مداسپر
اے ام خوشخماں میں ہوں لبکہ شاد کام

غمگیں نہوں جناب نہیں غم کا یہ مقام
یہ سن کے فکر مند ہوئیں وہ خوشسیر
شوہر پہ انکشاف کیا اس کا پیشتر
بعد اس کے بولیں وہ جو منجم ہے باخبر
پہلے آج پیارے محمد کو اس کے گھر

پوچھوں گی سینہ چاک ہوا انھا کیوں جناب
وہ کون تھے کہ جن سے ہوا اس کا ارتباب

لے کر چلے حضور کو آخر ابو ذویب پہنچے جہاں پہ رہتا تھا وہ مدعی غیب
جب ماجرے کو سن چکا وہ ملحد پر عیب بولا میں راست کہتا ہوں بے اشتباہ و ریب

جھٹلائے گا جو دین کو ہمارے وہی ہے یہ
جلد اس کو قتل کرو کہ ختم النبی ہے یہ

غرمایا بی حلیمہ نے بد بخت خیرہ سے گر جانتی تھی کہ ہے تو اتنا بد گھوسہ
تا حشر بھول کر بھی نہ آتی میں تیرے گھر ان بد سنگالیوں کا تو پا جائے گا مشر

یہ کہہ کے بی حلیمہ نے شہ کو اٹھا لیا
گھر کا وہاں سے اپنے معار استا لیا

گھر جاتے ہی حلیمہ کو شوہر نے وہی صلاح منظور ہوا اگر تمہیں دارین کی صلاح
کے کو جاؤ چھوڑ دو فوراً ہی یہ نواح دیکھو یہاں نہ رہنا ہے ان کا پر اقتباس

پہنچا اگر نصیب عدو ان کو کچھ ضرر
شرمندگی اٹھاؤ گی خواجہ سے کس قدر

یہ سنتے ہی معار و مکہ کی اختیار ہمراہ چلے وہ خسرو ذی جاہ و اقتدار
رستے میں یہ ندا ہوئی رسوم چند بار اب خیر کے رہیں نہ بنی سعد امیدوار

جسجا مقیم ہوگا یہ طفل نکوسیر
وہ جاہراک مقام سے ہوگی سعید تر

القعدہ باب مکہ پہ پہنچیں وہ خوش سیر دیکھا کہ جمع ہے وہاں اک جرگہ بشر
قالب تھی حاجت بشری بی حلیمہ پر حضرت سے بولیں بیٹیہیں اے مر کسیر

حاجت کو رفع کر کے میں آجاؤں گی ابھی
تجھ کو حضور خواجہ میں پہنچاؤں گی ابھی

یہاں گھر سے
گھر والے کا منہ
بہو خاتا ہے

جو نہیں حلیمہ دائی وہاں سے ہوئیں رواں صوت مہیب کانیں اک آئی ناگماں
گہرا کے آئیں دیکھا نہیں وہ جانِ جاں ہر اک سے پوچھنے لگیں بولو گیا کہاں

وہ میرا نورِ عین محمدؐ نکو سیر

جبکی حیات پر ہے مری زلیست منحصر

یہ سن کے جب وہ بولے نہیں ہنکو کچھ خبر غم سے حلیمہ ہو گئیں خود رقتہ سر بسر
روزِ رو کے زار زار یہ کہتی تھیں در بند ڈھونڈھے سے گر لانا مرا پارہ جگر

گر کر اسی پہاڑ سے دید ونگی اپنی جاں

بے اسکے میری زلیست بے سو ورائیگاں

حد سے جب انتظار شبہ میں ہوا بڑوں چاہا حلیمہ دائی نے میں کوہ سے گردوں
اک پیر مرد آیا کہا میں بھی تو سنوں کیوں جان دے رہی ہے باحالت زبوں

بولیں حلیمہ کھویا محمدؐ نورِ عین

کیونکر نہ جان دوں مجھے آتا نہیں ہے چین

یہ حال سن کے کعبے کے اندر گیا وہ پیر جا کر کہی ہبل سے وہ رواد قلب گیر
بولاسروشِ غیب وہ ہے دلبر تدریہ کبکی مجال اسکو کرے قتل یا اسیر

وہ مطمئن رہیں کہ ہے امن و امان وہ

محفوظ ہر طرح ہے شرانس جاں سے وہ

نزدِ حلیمہ پہنچا معا وہ کرم اساس کہنے لگا ابھی میں گیا تھا ہبل کے پاس

آنے کہا ہے۔ انکا محافظ ہے ربنا س لازم نہیں ہے تگو ہوا س طرح بدعواس

اک روز پھر ملو گی تم اس نورِ عین سے

پھر زندگی گزارو گی راحت سے چین سے

کارنامہ اسلام

دل کا

فتکوں سے اسکی کم ہوا انکا اضطراب پنہیں حضور خواجہ میں باحالت خراب
جب سرگزشت عرض کی بادیدہ پر آب خواجہ کو طیش آگیا اٹھے بہ بیچ و تاب

سمجھے قریش والوں نے شاید چھپایا ہے

ٹھیکے بٹھکے دل کو ہمارے دکھایا ہے

آئے ہی اس خیال کے نکلے بغیظ و طیش آذادی گھر و نہ چو نہیں آئے سب قریش
کی عرض آپ آئے ہیں کیوں لے امیر حبش فرمایا کھو گیا مرا سامان فرح و عیش

اسکی تلاش میں میں چلا ہوں مکان سے

تم سب مرے معین بنو دل ہے جان سے

یہ سنتے ہی ہر اک ہوا ہمراہ آنجناب کچھ دور پہنچے تھے کہ ہوا غیب سے خطاب

اے عبد مطلب! نہ کر اس درجہ اضطراب ہو آدمی تہامہ کی جانب رواں شتاب

تجھ کو وہیں ملے گا ترا پارہ جگر

اندیشہ - فکر - رنج - الم دل سے دور کر

یہ سن کے آپ سوئے تہامہ ہوئے رواں اک آدمی کو لیچے ہمراہ و ہمتاں

رستے میں آئے بن نوفل بھی ناگہاں جب پہنچے اس مقام پہ وہ خواجہ زماں

دیکھا کہ سر بسجود ہیں زیر شجر حضور

دل میں الم کی جا ہوا مسکن گزیں سرور

فارغ ہوئے جو سجدے سے سلطان بجزوبہ خواجہ نے پوچھا کس کے ہو تم پارہ جگر

فرمایا اپنے میں ہوں عبد اللہ کا پسر اور عبد مطلب ہیں مرے جد نامور

یہ کلمہ سنکے شہ کو گلے سے لگالیا

شفقت سے اپنی گو میں فوراً اٹھالیا

کارنامہ اسلام

پھر لائے آپ پیارے محمدؐ کو جو نہیں گھر دوڑیں حلیمہ دور ہی سے شہ کو دیکھ کر

مادر کے پاس پہنچے جو سلطان بجز ربیبی آمنہ نے فرط خوشی سے لٹا یا زر

بعد اسکے بی حلیمہ کو دیکر بہت سا مال

رخصت کیا گئیں سوے خانہ وہ شاد حال

جب آئے شہ بہ تربیت ام خوشخصال گردنِ دوں نہ دیکھ سکا ان کو شاد حال

تھا فکر افتراق میں غلطاں وہ بدسگال حتی کہ ماں کے دل میں یہ پیدا ہوا خیال

جا کر مدینے بل لوں ہر اک رشتہ دار سے

واقف پسر بھی ہو مرے اہل تبار سے

جب ہر اذن خواجہ پہ کھولا سفر کا راز خواجہ نے سنتے ہی کیا یکجا سفر کا ساز

جب وقت کوچ آیا تو بولے شہ حجاز رکھنا خیال بیٹے کا خاتون پاک باز

بیٹیوں سے بھی سوا ہے یہ نور نظر عزیز

جتنا ہے یہ عزیز نہیں دل جگر عزیز

جب اذن دیکے لوٹدی کے ہمراہ کیا رواں مادر کے ساتھ ساتھ چلے شاہ انس جاں

پہنچیں جو نہیں مدینے میں وہ مریم ازماں ملنے کو آئیں خوش حلقہ قارب کی بیبیاں

جس جس نے دیکھا آمنہ بی بی کے لال کو

دل سے بھلایا شمس و قمر کے جمال کو

ٹھہرے تھے جب مدینے میں سلطان بجز ربیبی اک روز سمت چاہ ہوا آپ کا گذر

نوٹا ہی اک یہودی لے حضرت کو دیکھ کر ہمراہیوں سے بولا ادھر کیجیے نظر

یہ طفل نہ جمال جو پیش نگاہ ہے

ختم الرسل ہے اور حبیب الہ ہے

حضرت ماں کے
ساتھ مدینے جانا

بی آمنہ کے کان میں پہنچی جو یہ خبر سوجا پسر کو پہنچے بساوا کوئی ضرر
 فوراً ہی ساتھ لیکے وہاں سے کیا سفر لیکن ہوئیں وہ راہ میں بیمار اس قدر

ابو پہنچتے ہی کیا دنیا سے انتقال
 گویا ہوئیں فدائے پسر وہ نکو خصال

اس واقعے سے آپ کو صدمہ بہت ہوا پر ضبط اور صبر سے کام اپنے لیا
 ہمرہ اسی کنیز کے آخر شہ ہوا مکے کو آئے خواجہ سے سب ماجرا کہا

حضرت کا پریت
 جس میں آنا

خواجہ نے سن کے اتنی کی دلجوئی جناب
 قلب سزئی سے ہونے لگا دور اضطراب

جب آئے شہ بہ تربیت جد محتدم شدت سے قحط کی تھا ہراک مورو الم
 ناگہ اسی زمانے میں اک مرو محتشم رویا میں آئے ضیف بولا انکو شیم

خوش قد اور صبیح ہے جو تجھ میں خوب رو

پوتا ہے اسکے ایک یتیم اور نیک خو

کنا یہ اس سے ہو کے وہ فوراً ہی پاک و صاف پوتے کر لیکے جائے کرے کعبے کا طوان
 ہمراہ اسکے ہوں کبھی عصاة و ذلیعات میں راست کہ رہا ہوں سر مو نہیں خلا

کوہ ابو قبیس پہ جدم وہ خوش سیر

دست دعا اٹھایگا برسے گا ابر تر

یہ سن کے سوچا رہا پہلے وہ خوش اس پھر پہنچا عبد مطلب ذی شرف کے پاس
 کہنے لگا حضور میں تھا قحط سے اداس ناگاہ آیا خواب میں اک بہترین ناس

جو کچھ کہ اسنے مجھ سے کہا ہے میان خواب

کتا ہوں صاف صاف سنین من عن جناب

کارنامہ اسلام

یہ کہہ کے کرچکا جو بیاں ماجرائے خواب لقمیل حکم سنتے ہی خواجہ نے کی شتاب
باشندگان مکہ سے جا کر کیا خطاب کہے کہ غسل کر کے چلیں جلد شیخ و شتاب

آتا ہوں میں بھی اپنے قمر کو لئے ہوئے

بہر وسیلہ نور نظر کو لئے ہوئے

یہ حکم دے کے خواجہ پھر آئے سوئے مکاں فوراً اٹھا کے دوش پہ شہ کو ہوئے ٹراں
پہنچے جو باب کعبہ پہ تھے جمع مردماں آخر سببوں کے ساتھ اٹھے خواجہ زماں

کہے کے گرد پہنے کیا عجز سے طواف

پھر بوقبیس پہنچے دعا کو وہ ذلیعاف

وقت دعا تھے دوش پہ سلطانِ مرسلین خواجہ نے رو کے عرض کی اے رب عالمین

بٹھیا ہے میرے دوش پہ جو طفل نازنین جبکا وجود سارے جہاں سے ہے بہترین

برکت سے اسکی بارش باراں ہو اس قدر

روئیدہ ہوں زمیں پہ تباہاتِ سبتر

مصروف تھے دعا ہی میں خواجہ بعد ادب پانی لگا برسنے اسی دم بحکم رب

یہ دیکھتے ہی ہو گئے مسرور سب عرب ہونے لگے تار شہِ دین پہ سب کے سب

خواجہ کے دل میں بڑھ گیا شہ کا وقار اور

کرنے لگے جناب کا اب لاڈ پیار اور

خواجہ کی جا پہ بیٹھ نہ سکتا تھا کوئی پر جب چاہتے تھے بیٹھتے تھے شاہِ بحر و بر

گر اس جگہ سے شہ کو اٹھاتا کوئی بشر فرماتے اسکے رتبے کی تمکو نہیں خبر

تا باں ہیں اسکے بشرے سے انوارِ سوری

سجنتی ہے اس کو حق نے دو عالم پہ برتری

کوئی جگانہ سکتا تھا خواجہ کو وقت خواب ہراک کو ڈرتھا ہوں نہ کہیں مور و عتاب
 لیکن جناب ختم رسل شاہ خوشخطاب جس وقت چاہتے تھے جگا دیتے تھے شتاب
 آتی نہ تھی جہیں پہ بھی ان کی شکن کبھی
 ناخوش کئے نہ جاتے تھے شاہ ز من کبھی

اک سال زیر تربیت جب محترم شاہ رسل کی زندگی گذری بعد نعم
 لیکن جو عمر طبی کو پہنچے وہ محتشم سمجھے کہ خیر باد کہیں گے جہاں کو ہم
 ہراک پسر کو اپنے کیا پیشتر طلب
 جب آگے وہ سب تو یہ بولے شہ عرب

اب آ رہا ہے وقت مری موت کا قریب میں بھی ہوں مثل اوروں کے اک بندہ غریب
 ہے میری تربیت میں یہ اللہ کا حبیب کرتے ہیں جسکی قدر زمانے کے خوش نصیب

کون اس کا بار اٹھائیگا بولے ہمارے بعد

کون اس پر رحم کھائیگا بولے ہمارے بعد

پسران خواجہ میں تھا بڑا سب سے لہب سنتے ہی اس کلام کے اٹھا بعد ادب
 کہنے لگا کفیل میں انکا بنوں گا اب میرے سپرد ان کو کریں خواجہ عرب
 فرمایا سنگدل ہے تو کیا بار اٹھائے گا
 دولت کرے گا صرف مگر دل دکھائے گا

بعد اس کے آئے حضرت حمزہ نکو سیر بولے کفیل ان کے بنیں گے ہم اے پیر
 فرمایا لا دل ہے تو رکھتا نہیں پسر کب طرح اس کا بار اٹھائے گا غور کر

بار ثمر کو شاخ ضرور اٹھائے گی

جو خود ہی بے ثمر ہو وہ کیونکر اٹھائے گی

بعد انکے آئے حضرت عباس ذوقار بولے جو حکم ہو تو اٹھاؤں میں ان کا بار
فرمایا تو ہے سب سے غریب اور عیال دار فکر معاش تجھ پہ سدا رہتی ہے سوار

موقع ملے گا تجھ کو کہاں آنا اسے پسر
کینے کو دیکھتے ہوئے اسکی بھی لے خبر

خواجہ یونہی ہر ایک کو دیتے رہے جواب آخر میں آئے جب ابو طالب کرم مآب
بولے سپرد میرے کریں ان کو آنجناب فرمایا تیری ذات ہے شایان انتخاب
تو نرم دل ہے اس پہ کرے گا کرم ضرور

دل سے ہمارے اس کا نکالے گا غم ضرور

پھر پوچھا آنجناب سے اے پارہ جگر رہنا پسند کرتے ہو تم کس چچا کے گھر
یہ سن کے اپنے کیا غور اس پہ پیشتر پھر ہاتھ رکھ دیا ابو طالب کے دوش پر

یہ دیکھتے ہی خواجہ کو آنا ہوا ضرور

بے غم گئے جہان سے اللہ کے حضور

تدفین خواجہ سے جو فراغت ہوئی حصول رہنے لگے چچا کے گھر اللہ کے رسول

داغ فراق جد سے دل گر چہ تھا ملول پر عم مہربان نے با لطاف با اصول

حضرت کے دل سے دور کیا یوں ملال کو

مشکل تھا بار پانا الم زان خیال کو

بٹیوں سے بڑھ کے چاہتے تھے عم خوشخصال جب تک نہ کھانا کھاتے رسول فرجال

ہرگز کسی کی بھوک کا کرتے نہ تھے خیال خواجہ کی طرح رکھتے تھے ہر لحظہ دیکھ بھال

کھانا کھلاتے آپ کو گھر بھر سے پیشتر

کھا چکے تھے جب آپ تو کھاتا تمام گھر

کھاتے تھے جن ظروف میں کھانا شہاں کھاتے انھیں میں برکتہ افراد خاندان
برکت کچھ اتنی ہوتی تھی کھانے کے درمیان کھانا نہ ختم ہوتا تھا گھر میں کسی زمان
کیا کچھ مکاں میں رحمت حق کا نزول تھا
جب سے مقیم حضرت حق کا رسول تھا

اس وقت گرچہ طفل تھے سلطان بکر و بر پر جاگتے ہی دھوتے تھے منہ ہاتھ پیشتر
پھر کہتے کوئی لائق طاعت نہیں مگر رب بزرگ تر مرار بزرگ تر

یکتا و لا شریک و قوی و قدیر ہے

اسکی کوئی نظیر نہیں بے نظیر ہے

ہوتا لگاؤ گر کبھی امر پر عیب سے تبنیہ ہوتی آپ کو فوراً ہی غیب سے
طفلی کے کار ملے تھے سب کا شہیب سے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں بری ہے وہ رب سے

کیونکہ وہ شروع سے ستودہ صفات ہو

جو آگے چل کے ہادی کل کائنات ہو

اک روز آپ تھے ابو طالب کے ہمسفر دیکھا چچا ہیں تشنہ مرے حد سے بیشتر
میٹھے بایں لحاظ جو نہیں شاہ حبر و بر حضرت کا بیٹھ جانا تھا۔ غیرت وہ شکر

خالق نے آب سرد کا چشمہ رواں کیا

اور یوں فزوں و قار شہ و وہاں کیا

نوشیرواں نے پائی اسی سال میں وفات گذرا جہاں سے حاتم طائی سائیک فٹ ات
باعث یہ تھا کہ آگیا تھا وہ بکو صفات عدل و سخا تھے جسکے عناصر کے خاصات

اب کام اسکا تھا نہ ضرورت اسی کی تھی

مشتاق خلق عدل و سخاے بنی کی تھی

طفلی کا جب گزر گیا یوں عہدِ خوشگوار بارہ برس کے ہو گئے وہ شاہِ زیو قار
عازمِ بسبتِ شام ہوئے عمِ نامدار مقصود تھا کہ چھٹیریں تجارت کا کار بار

جاتے ہوئے چچا کو جو دیکھا جناب نے
چاروں طرف سے گھیر لیا اضطراب نے

کہنے لگے جناب شہنشاہِ بحر و بر جاتے ہیں آنجناب مجھے کس پہ چھوڑ کر
یہ سنتے ہی وہ روئے ہمیشگی ابر تر کہنے لگے جدا نہ کروں گا تجھے پسر

شہر و دیار چھوٹیں مگر تو نہ چھوٹے گا
خوش و تبار چھوٹیں مگر تو نہ چھوٹے گا

یہ کہہ کے آنجناب کو ہمراہ لے لیا مان ہوئے اگرچہ اعزہ واقربا
کہنا نہیں سنا ابوطالب نے ایک کا حتیٰ کہ قافلہ وہ وہاں سے رواں ہوا

جسدم چچا کے ساتھ چلے شاہِ خوشخواب
سایہ فگن تھا فرق پہ اک لگے سحاب

عاجز جو کسں رہ سے ہوئے عازمانِ شام پہنچے وہاں جانپہ بھیرا کا تھا قبام
پشینگیوں کا وہ رکھتا تھا علمِ تام دروازے پر تھا منتظر خسرو انام

دیکھا جو تاجروں کا وہاں آیا کارواں
فرطِ سرور سے ہوا وہ بسکہ شادمان

دیکھا کہ اک سواری پہ بیٹھے ہیں دو بشر سایہ فگن ہے سر پہ سحابِ سفید تر
ہر سمت سے سلامی ہیں سارے شجرِ حیر سمجھا اسی سواری پہ ہیں شاہِ بحر و بر

جائے بھیرا پہ جو نہیں پہنچا وہ قافلہ
حضرتِ نبی اترے اور وہیں ترا وہ قافلہ

حضرت ابوطالب
کے ہمراہ
کرپٹ جانا

کارواں کا تھا
بھیرا پہنچا

یوں لکھ رہا ہے صاحب تاریخ نامدار اس جا پہ آپ کا تھا اک عرصہ سے انتظار
گزرے تھے اس سے پہلے جو عباد ذلیقار راز آمد حضور کا تھا اپنے آشکار

کتب سادیہ سے ملی تھی انھیں خبر

آئیں گے اس مقام پہ سلطان بکرو ب

اک صومعہ بنا کے وہاں پر کیا قیام مشتاق دید سرورِ عالم رہے مدام
پر بخت میں نہیں تھا کہ ہوں فائز المرام آہی گیا حیات کا ہنگام اختتام

بعد انکے جب مقیم بجا وہاں ہوا ^{بمصلحت} _{۱۵۱۱} ^{۱۵۱۱} _{۱۵۱۱} ^{۱۵۱۱} _{۱۵۱۱}
اسکو بھی اشتیاق شہ انس جاں ہوا

رہتا تھا انتظار شہ دیں میں روز و شب کتا تھا یارب آئیں گے کب سید عرب
کب میروں سے جائیگا یہ رنج یہ تعب آخر دعا پہنچ ہی گئی اسکی نزدرب

مطلوب کھنچ کے جذب محبت سے آگیا

دل پر سحاب شادی و بخت کا چھا گیا

ٹھہرے درخت خشک کے نیچے جو آنجناب نمین قدم سے ہوا سر سبز وہ شتاب
جا کر سر شجر ہوا جب سایہ کن سحاب بولا بھیرا زیر شجر ہیں وہ خوشنشاط

کتا تھا کیونکر آئے وہ وقت سعید تر

رونق فرا حبیب خدا ہوں ہمارے گھر

آیا یہ سوچ کر سوئے تبار با اثر بولا پس سلام وہ مرد نکوسیر
مہاں گر آپلوگ ہوں میرے مکان پر احسان بشمار سے جھک جائے میرا سر

مہانی بھیرا کی ہر ایک نے قبول

حیرت زدہ مگر ہوئے ہمراہی رسول

کہتے تھے اس سے قبل بھی ہم آئے چند بار ہم سے کلام کرنا بھی تھا اس کو ناگوار

کیا ہے کہ آج کرتا ہے دعوت بصد وقار باعث کچھ اس کا ہوتا نہیں ہمیں آشکار

اک عرصہ تک رہے اسی تشویش میں مگر

ظاہر ہوا کسی پہ نہ وہ مستتر

اتنے میں آئے چند جہودان بدگسر رکھتے تھے جو تہیہ قتل شہ بشر

کتب سماویہ سے ملی تھی انھیں خبر مہاں وہ آج ہونگے مکان بھیرا پہ

گھر پہ ہوئے بھیرا کے پس وہ بھی میہاں

آخر میں مدعاے دلی بھی کیا بیاں

بولا بھیرا ان سے تمہیں ہو گیا ہے کیا ختم الرسل گران کو بنا کے گا کبریا

کسکی مجال ہے کہ جو دکھ دلیکے ذرا ان کا محافظ اور نگہبان ہے خدا

یہ سن کے وہ خبیث ہوئے بسکہ شرمسار

غیرت سے گھر کی راہ کی ہراک نے اختیار

پھر تو کیا بھیرا نے کھانے کا انتظام فارغ ہوا جو اس سے وہ مرد خوش انصاف

کی عرض میہانوں سے طیار ہے طعام یہ سنتے ہی رواں ہوئے سب زمان شام

بستر پہ صرف رہ گئے سلطان بکروبر

یا ان کے کہنے سے ابوطالب کو سیر

سفرے پہ جا کے بیٹھ چکے جب وہ میہاں دیکھا بھیرا نے تو شہ ویں نہ تھے وہاں

بولا وہ میہانوں سے با چشم خونچکاں کیا ایسا بھی ہے تم میں کوئی اہل کارواں

جس نے کہ میہانی مری کی نہیں قبول

بولے محمدؐ اور ابوطالب کو اصول

جدم سنا بھیرانے اُن سب کا یہ سخن کہنے لگا گر آئے نہ شاہنشاہِ زمن
بیکار ہوگی میری یہ سب سبھی جان شکن لے آئے انکو جا کے کوئی بہر زوالمن

حارث یہ سنکے پہنچے سوئے شاہ دو جہاں

جاتے ہی اشتیاق بھیرا کیا بیاں

آخر چچا کے ساتھ چلے شاہ بجز و بر سایہ فگن تھا سر پہ وہ ابر سفید تر
راوی ہے اس کا خود وہ فقیر نکو سیر اس کرو فرسے پہنچے جو اسکے مکان پر

پاس ادب سے اٹھا وہ تعظیم کیلئے

فوراً ہی سر جھکا دیا تسلیم کیلئے

نازاں تھا اپنے دل میں بعد فخر و اعتلا . کتا تھا گر زباں بنے ہر موے تن مرا
مکن نہیں کہ گرسکوں میں شکر کبریا مجھے گناہ نگار پہ اور یہ کرم کیا

تشریف لائیں میرے یہاں شاہ انس جاں

لاریب اسنے مجھ پہ کیا فضل بے کراں

فارغ ہوا تو اضع سلطانِ دیں سے جب سفرے پہ اسنے شہ کو بٹھایا بعد ادب
دونوں چچا بھی بیٹھے قریب شہ عرب فارغ ہوا بٹھاکے تو فوراً بعد طرب

دُھلو ائے ہاتھ اپنے ہراک میہان کے

کھانے لگائے سامنے تو قیروشان کے

بعد اسکے اسنے کھانے کا جب ذنُ بدیا ہر میہان کھانے میں مصروف ہو گیا
فارغ ہوئے جو کھا کے وہ سب اہل قافلا جائے قیام کا لیا ہراک نے راستا

جانے لگے جو نہیں ابو طالب نکو سیر

ہمراہ انکے اٹھے شہنشاہِ بجز و بر

فورا اشارے سے ابوطالب کو روک کر کہنے لگا وہ راہب خوش بخت و خوش سیر

یہ کون ہم رہی میں تمھاری ہیں دو خبر فرمایا اپنے ہے مرے بھائی کا پس

پوچھا کہ کیا حیات نہیں ان کے والدین

فرمایا ہاں یتیم ہے یہ میرا نور عین

پھر دیکے لات و عزیزی کا حضرت کو واسطا طالب تھا کچھ سوالوں کے فوری جواب کا

فرمایا آنجناب نے اے مرد بے ریا ابن دونوں سے نہیں مراد دشمن کوئی سوا

توحید میرے قلوب دل میں ہے موجزن

تو مجھ کو دے تو واسطہ رت ذوالمنن

پھر اسے دیکے واسطہ رب والجلال پیغمبر خدا سے بہت سے کئے سوال

پایا معاً ہر اک کا جواب اسے بے مثال سن سن کے جسکو ہو گیا از بسکہ وہ نہال

کہتا تھا دل میں واقعی ختم الرسل ہیں یہ

جسکا تھا منتظر وہی ہادی کل ہیں یہ

پھر دست بستہ عرض کی اے شاہ خوش خطاب مہربوت اپنی دکھائی مجھے جناب

بولے برہنگی سے مجھے آتا ہے حجاب پر جب مصر ہوئے ابوطالب کرم آب

مہربوت اس کو دکھائی حضور نے

تسکین پائی اس کے دل ناصبور نے

پھر اسے شہ کی مہربوت کو چوم کر تسلیم کی رسالت سلطان بحر و بر

بعد اسکے بولا عم نبی سے وہ خوش سیر اب انکو لیکے جاؤ مکاں اپنے جلد تر

دشمن ہیں انکے سارے جہودان بدخصال

گر انکابیں چلا تو حیات انکی ہے محال

یہ سنکے بیچا اپنے بصر ہی میں وہ مال برکت سے شہ کی نفع وہیں پر ہوا کمال
اس کام سے ہوئے جو نہیں فارغ وہ خوشخصال حضرت کو لیکے آئے مکاں برق کی مثال

پہنچے مکانہ حبیب ابوطالب بنو سیر
اس وقت انکے دل سے گیا دشمنوں کا ڈر

آکر ہوئے مقیم مکاں جب وہ خوش سیر تیرہ برس سے عمر تھی زائد کسی قدر جنگ قریش
آپنچا جو نہیں ماہِ محرم بزرگ تر اہل قریش و آلِ ہواذن ہمہ گیر دینی ہواذن
دوبارہ جنگ ہوئے باہم کیا قتال
آیا نہ ان کو حرمت مہ کا ذرا خیال

جنگ دوم میں پہنچے تھے محبوب کروگار منجانب قریش بہ میدانِ کارزار
دونوں طرف تیر و نکی ہونے لگی جو مار تیر آپ اٹھا کے قوم کے لاتے تھے بار بار
برکت سے آنجناب کی غالب رہے قریش
آخر میں صلح ہو گئی لوٹ آئے ہر دو جیش

جب سترہ برس کے ہوئے شاہِ بحر و بر لیکر چچا سے اذن میں کا کیا سفر سیاحت میں
صادر میان رہ ہوئے اعجازِ بیشتر جو وقت واپس آئے شہ میں مکانپر و اظہارِ معجزات
وہ عم جنکے ساتھ گئے تھے شہ جہاں
بے پوچھے معجزات کو کرنے لگے بیاں

جب عمر آنجناب کا سال آیا بیسواں ہونے لگے ملائکہ مدوح پر عیاں
اک دن کہا چچا سے کہ اے عم مہرباں آج آئے تین شخص مرے پاس بے گماں
شفقت سے مجھ کو دیکھ کے بولے یہ ہے وہی
لیکن وہ وقت دور ہے جب ہوگا یہ نبی

کارنامہ اسلام

پھر چوتھے روز بولے کہ اے عم خوشخصال اک شخص آج آیا مرے پاس ذی کمال
ہاتھ اسنے آتے ہی دیا میرے شکم میں ڈال فوراً ہی پھر لیا آسے اس حسن سے نکال

جس سے بجائے رنج کے مجھ کو ہوا سرور

بولے چچا کہ سایہ جن تجھ پہ ہے ضرور

آیا جو یہ خیال تو عزم بزرگوار کاہن کے پاس لگئے شہ کو بصد وقار

کہنے لگے بتا اے کہانت کے بازدار سایہ ہے جب کا اپنے وہ ہے کون بدشعار

کاہن نے غور کر کے کہا اے نکو خصال

انپر کسی کا سایہ ہو کسی ہے یہ مجال

ہر دو جہاں افضل و اکل ہے انکی ذات یہ وہ ہیں خجکی ذات پہ نازاں ہے کائنات

شیطان کے دوسوں سے انھیں کیا تعلقاً تو عنقریب دیکھے گا ان کی ترقیات

پھیلے گی ان کے دین کی تئویر فرش پر

تجھے گا انکا نیر تقدیر عرش پر

اس واقعے کے بعد شہنشاہ دو جہاں صحراؤں میں چراتے رہے جا کے بکریاں

ہوتا رہا وہاں پہ بھی دیدار قدسیاں ہوتے رہے وہاں پہ بھی آثار سب عیاں

چوبیس سال تک شہ دین کا رہا یہ طور

بعد اسکے آیا قحط کا ملک عرب میں دور

کے میں جو بڑے سے بڑا مالدار تھا اسپر بھی بھوت فاقہ کشی کا سوار تھا

معمولی مالداروں کا کس میں شمار تھا جو شخص تھا وہ موت کا امیدوار تھا

تھا تنگ دست قحط سے اس درجہ ہر بشر

ہر لحظہ حیات گذرتا تھا سخت تر

قحط کا ایک

چراغ

ان روزوں بی خدیجہ جو تھیں بسکہ بالدار حسن و جمال و فضل میں یکتا کے روزگار
عالی نسب گھرانوں میں گھر جٹا تھا شمار خواہاں تھے جن سے عقد کے ارباب یوقار

دیکھا تھا ایک خواب انھوں نے عجیب تر

جب بیوہ ہو چکی تھیں وہ بی بی خوش سیر

دیکھا تھا چاند آگیا میرے کنار میں جس کا کہ نور پھیل گیا روزگار میں
تعبیر اسکی پوچھی ہر اک سو دیار میں آخر کسی کو پایا نہ جب اس جوار میں

نزد بھیرا بھیجے کئی مرد معتبر

جا کر کہا جنھوں نے وہ خواب عجیب تر

سن کر کہا بھیرا نے امدان خوشخصال ہاشم کے خاندان میں ز فضل و الجلال
پیدا ہوا ہے ایک بشر صاحب کمال عالم سے حسن صورت و سیرت میں بے مثال

اسم شریف اسکا محمد ہے بالیقین

رب الصلے کرے گا اسے ختم مرسلین

جا کر کہو خدیجہ سے اے ملکہ انام اس شاہ دین سے عقد ترا ہوگا لا کلام
یہ سنتے ہی ہوئے وہ وہاں سے صبا خرام آ کر کہا وہ سب سخن صدق الیتام

اس روز سے جناب خدیجہ کا تھا یہ حال

کہہ دل میں یا و حق گئے محبوب کا خیال

ان روزوں جب تھا قحط سے ہر ایک خستہ حال آیا دل جناب خدیجہ میں یہ خیال
اسال سوے شام اگر جاے میرا مال نفع کثیر پاؤں بالطفان ذوالجلال

پر کوئی مسرہ کے سوا مرد معتبر

ایسا نہ تھا کہ کرتی جسے اس کا ہمسفر

بی خدیجہ کا
خواب

خدیجہ کا
عزم تجارت

کارنامہ اسلام

صادق۔ امین کے میں مشہور تھے جناب فرما کے آپ ہی کو خدیجہ نے انتخاب
بھیجا پیام خدمتِ عالی میں یہ شتاب ہیں آپ صادق اور امانت میں لاجواب

جز آپ کے نہیں کوئی شخص ایسا معتبر

ہمراہ میرہ جو کرے شام کا سفر

یہ سنکے جب چچا سے ہوئے آپ اذن خواہ کھینچی چچا نے فرطِ محبت سے سرد آہ

فرمایا جانِ عم خطرناک ہے وہ راہ ایذا سے راہ ماں کر گئی ترا بتاہ

پر عاتکہ مصر ہوئیں بھائی سے اس قدر

مجبوراً ان کو دینی پڑی رحمتِ سفر

پھر عاتکہ کے ساتھ معاً سید عرب پہنچے جو نزو قصر خدیجہ بصدِ طرب

آئے مکان سے لینے کو خدام با ادب لاکر بٹھایا مسند عزت پہ شہ کو جب

توریت لیکے پہنچیں خدیجہ معاً وہاں

حلیہ سے ملتی پائی جو شکل شہ زماں

پھر کیا تھا دیکھتے ہی ہوئیں وہ زبسکہ شاد برسوں کے بعد ان کی بر آئی ولی مراد

پہلے سے بھی وقار شہ وہاں ہوا زیاد کہتی تھیں شکر ہے ترا اے خالق عباد

تیرے کرم سے مجھ کو ملا ہے ترا حبیب

ورنہ مجھے خبر ہے میں کسی ہوں خوش نصیب

جب دل ہی دل میں کر چکیں وہ شکر والہ الجلال ظاہر کیا معاً سفر شام کا خیال

فرمایا اپنے نہیں کچھ مجھ کو قیل قال چاہا اگر خدا نے تو جانا نہیں محال

تم کہدو میرہ کرے طیار ہی سفر

میری کرے نہ فکر میں پہنچوں گا وقت پر

حضرت کا
بھرا ہی مال خدیجہ
شام کی طرف جانا

القصہ جبکہ ہو گیا طیار کاررواں بہر سفر اکٹھا ہوئے جملہ تاجراں
اجماع کو انکے سکنے معا شاہ دو جہاں پہنچے وہاں موافق وعدہ اسی زماں
آمد ہوئی جوشہ کی خدیجہ پہ آشکار
بولے کے میسرہ کو کہا اے بکو شکار

کے سے جب روانہ ہوں تجار سوئے شام خلعت یہ کرنا نذر رسولِ فلک مقام
زیب بدن جو کر چکیں اس کو شہہ انام خدمت میں پیش کرنا یہ اونٹ اور یہ غلام
کہنا حضور والا ہوں اس اونٹ پر سوار
ہوگا مہار لیکے رواں یہ وفا شعار

کے سے جب رواں ہوئے تجار ذوقار پہنائی میسرہ نے وہ پوشاک افتخار
پھر لایا اک شتر و غلام اک بکو شعار بولا اب اسپہ بیٹھے دیجے اسے مہار
یہ سکنے اس شتر پہ معا بیٹھے آنجناب
لیکر مہار اسکی خزمیہ چلا شتاب

یہ حال دیکھتا تھا ابو جہل بد شعار جگر حد سے بولا یہ خلعت ابھی آمار
لے اس سے کار سخت نہ کر اسقدر وقار سر پر چڑھانہ اتنا اسے مرد ہوشیار
بولا یہ میسرہ میں تمھارا نہیں غلام
لکھنے جو کہا ہے کرونگا وہ لاکلام

کاررواں کا مقام
نسطور پر پہنچنا

اس گفتگو کے بعد بڑھا جب وہ کارواں پہنچا وہاں جہانپہ بجرا کا تھا مکان
کس سفر سے خستہ تھا ہر فرد اس زماں ہر ایک چاہتا تھا کہ امشب رہیں یہاں
آخروہیں ٹھہر گئے سب عازمان شام
زیر درخت جا کے گیا شہ نے بھی قیام

کارنامہ اسلام

ان روزوں ہو چکا تھا بحیرا کا انتقال فسطورا اسکی جا پہ تھا مرد کو خصال

دیکھا جناب سرور عالم کا جب جمال چاہا قریب جا کے کرے شہ سے کچھ سوال

آتے ہی واسطہ دیا غری ولات کا

منشا تھا ٹھیک پائے جواب اپنی بات کا

فرمایا ہیں یہ دونوں مرے دشمن میں ہو ہم سخن بواسطہ رب عالمیں

یہ سنکے وہ صحیفہ لگا دیکھنے وہیں جسکو لئے تھا ہاتھ میں وہ صاحب یقین

دیکھا تو اس میں علیہ نہ تھا آنجناب کا

نقشہ کھنچا ہوا تھا رخ بے نقاب کا

سمجھا ضرور ہیں یہ وہی فخر کائنات فرما گئے ہیں جسکو مسیح کو صفات

کی عرض اے ستودہ سیراے ستودہ ذات موسیٰ نے دیکھیں طور پہ جسکی تجلیات

تجھکو اسی خداے دو عالم کا واسطہ

خلاق عیسیٰ بن مریم کا واسطہ

اتنا ہی کہنے پایا تھا وہ مرد بے ریا پیدا ہوا خزمیہ کے دل میں یہ دوسرا

ایسا نہ ہو یہ ہو کہیں قاتل جناب کا حملے کا تاجروں کو اشارہ معاً کیا

بچے اشارے پر جو نہیں تیار ہوشمند

راہب ہوا ہوا کے در ہائے خانہ بند

بولا کہ میری جان کے پیچھے پڑے ہو کیوں چاروں طرف سے گھر مرا گھیرے کھڑے ہو کیوں

ہٹتے نہیں ہو قتل پہ میرے اڑے ہو کیوں خونریزی پر تلے سبھی چھوٹے بڑے ہو کیوں

مجھکو تو انس خاص ہے اس قافلے کے ساتھ

شخص پر اختصاص ہے اس قافلے کے ساتھ

پیر و جو اس کا ہوگا وہی ہوگا کامیاب رحمت کا مغفرت کا اسی پر کھلے گا باب
 ہر منحرف پہ اس کے کیا جائیگا عذاب شیطان کی طرح ہوگا معاً مور و عتاب
 یہ کہہ کے پھر خزمیہ سے پوچھا مجھے بتا
 سلطانِ مرلیں سے تجھے واسطہ ہے کیا
 کی اسنے التماس میں ہوں خسامِ حضورؐ راہب یہ سنکے بولا کہ اسے مروزی شعور
 رستے میں جن امور کا شہ سے ہوا صدور مشکور ہوگا تیرا بتا مجھ کو بالضرور
 کی عرض کیا بیاں کروں اعجازِ آنجناب
 ہنگام قطع راہ رہا سایہ کن حساب
 اک روز تھک کے بیٹھ گئے تھے شتر تمام عاجز تھے کسل راہ سے سب عازمانِ شام
 کہتے تھے دیکھئے رہے کب تک یہاں قیام بگڑا ہے عین وقت پہ کیا بن بنا کے کام
 تدبیریں کر کے تھک گئے جب کچھ نہ ہو سکا
 حضرت نے جا کے چھو دیا ہر اک ہوا ہوا
 یہ سنکے اس سے بولا وہ مروزی کو سیر دیتا ہے یہ صحیفہ مجھے اس طرح خبر
 بعد خدا ہر ایک سے ہیں یہ بزرگ تر ادیان باطلہ کو مٹائیں گے سر بسر
 اسوقت ان کے دوست ہیں کم اور عدد تمام
 رہتے ہیں فکرِ قتل میں سسر گرم بالمدوام
 کر ہی رہا تھا حال خزمیہ یہ سب بیاں بوا کے بیسہ کو بھی اسنے اسی زمان
 فرمایا تو ہی شاہِ رسل کا ہے ہمعناں جو واقعات خاص ہوں وہ مجھ پہ کر عیاں
 اعجازِ شہ کے دیکھے تھے جو جو دم سفر
 راہب کو سب سے کرویا اسنے بھی باخبر

جب اس سے بھی وہ سن چکا اعجاز شہ کا حال راسخ ہوا نبوت ممدوح کا خیال
 فرمایا میسرہ سے یہیں بیچ اپنا مال لاکھوں ہیں انکے شام میں عدائے بدسگال
 دیکھینگے گردہاں انھیں وہ بانیاں شہ
 کر دیں گے قتل واپس مکہ ہو زود تر

کچھ اتنا دلنشیں ہوا راہب کا یہ کلام سنتے ہی قافلہ کو گیا میسرہ غلام
 ہمراہیوں سے کہنے لگا! عازمان شام آگے ہیں دشمنان رسول فلک مقام

پس میں یہیں پہ بیچ کے فوراً ہی اپنا مال
 حضرت کو لیکے جاتا ہوں مکہ ہوا کی چال
 عزم اس کا سنتے ہی ہوئے طیار سب کے سب کہنے لگے کہ ہم بھی نہ آگے بڑھینگے اب
 آخر وہیں پہ بیچ کے مال اپنا سب عرب ہمراہ میسرہ چلے گھر کو بصرہ
 فیض محمدی سے ہوا نفع اس قدر
 سب کہتے جاتے تھے نہیں اب قحط کا خطرہ

بصرہ سے جب نکل گیا کچھ دور کارواں بو بکر میسرہ سے لگے کہنے اس زمان
 نزدیک تو جو محمد کو کر رواں وہ حال نفع شکے بہت ہوئی شاداں

شورے کو میسرہ نے کیا سنتے ہی قبول
 خط اور تحفہ دیکے نبی کو کیا رسول
 یہ دیکھتے ہی بول اٹھا بوجہل بدسگال کے کو خاک جائیگا یہ طفل خسرو سال
 پر میسرہ نے دیکے جواب اس کو حسب حال ایسا کیا خموش ہوا بولنا محال

اس گفتگو کے بعد بڑھے جو نہیں آبخناب
 اونگھ اتنی آئی ہو گئے فوراً ہی مجو خواب

شیطان نے جب یہ دیکھا کہ سوتے ہیں مصطفیٰ فوراً اخلاف راہ شتر کو لگا دیا
 کچھ دیر تک شتر اسی رہ پر چلا گیا پھر حکم حق تعالیٰ کا جسریل کو ہوا
 نکلے کی راہ پر شتر مصطفیٰ کو کر
 پہنچا دے دم کے دم میں پھر اس کو قریب تر

سننے ہی حکم حضرت خلاق بحرہ پہلے شتر کو روح الایمیں لائے راہ پر
 پھر مکے سے کیا اتے فوراً قریب تر اتنے میں جاگ اٹھے رسول نیکو سیر

کھولی جو آنکھ پاس ہی مکے کے تھے جناب

فرمایا حق نے مجھ پہ کیا فضل بے حساب

اس وقت بی خدیجہ کبریٰ تھیں بام پر دیکھا کہ آرہے ہیں شہنشاہ بحرہ

سانہ کناں تھا فرق پہ ابر سفید تر محفوظ جس سے گرمی خور سے تھے سرسبز

دیکھا جو شہ کو پہلے بہت شاد ماں ہوئیں

پھر اک خواص خاص سے یوں ہمزباں ہوئیں

یہ کون آرہا ہے بصد جہاہ و احتشام سر پہ ہے چتر ابر عنایات ذوالکرام

اک نے کہا خدیجہ سے اے ملکہ انام یہ وہ ہے جسکے ہجر میں تھیں آپ تلخ کام

ملکہ چھپائے چھپتی نہیں الفت بشر

اک روز کھل ہی جاتی ہے جوں سر شتر

یہ ہیں محمد عربی سید انام تشریف لینگے ہیں ابھی جو بہت شام

اتنے میں پہنچے در پہ رسول فلک مقام بھیجا خبر کو ایک کینز صبا خرام

فوراً ہی جا کے اسنے کہا! ملکہ زماں

آئے ہیں قافلے سے محمد نیکو نشان

پہچے پس طلب جو خدیجہ کے گھر جناب جاتے ہی خط و تحفہ دیا آپ نے شتاب
خط پڑھتے ہی ہوئیں وہ زین بھت انتساب شکر خدائے پاک بجالاتیں بے حساب
کتنی تھیں دل میں پایا ہے جو نفع اس قدر
صدقہ محمد عربی کا ہے سب

پھر بھنتے وہ تمام تحائف جناب کو اور دے دیا شتر بھی رسالت اب کو
لکھ کر کیا تمام جو خط کے جواب کو خوش خوش کیا روانہ شہ خوش خطاب کو
پہنچے جو نوز و قافلہ سلطان محمد
بوجہل بد خصال ہنسا شہ کو دیکھ کر

پھر بولایسہ سے تجھے روکتے تھے ہم پر تو ہماری بات کو سمجھا مثال اسم
لے دیکھ واپس آیا تر اپیک بر قدم گم گشتگی رو پہ بڑھاکے اور قدم
یہ سنکے میسرہ ہوا از بسکہ شہ لگیں
اتنے میں پاس آگے سلطان مرسلین

خط کا جو میسرہ کو دیا آپ نے جواب مسرور ہو گیا کیا بوجہل سے خطاب
بھولے نہیں ہیں راہ محمد ہیں راہ یاب یہ اپنے فضل حق ہے جو واپس ہوئے شتاب
لے دیکھ لے جواب مرے خط کا آگیا
یہ سنکے بدگماں پہ تیر سا چھا گیا

کننے لگا ہے پانچ نامہ پڑا شتباہ اکدن سے کم میں طے ہوئی کب بارہ ونکی راہ
نزد خدیجہ بھیبوں گا اک خط میں صبح گاہ اس کا جواب ہوگا پہنچنے کا ہاں گواہ
یہ کہہ کے بھیجا پاس خدیجہ کے اک غلام
ہنگام صبح ہو گیا راہی وہ تیسرا گام

پہنچا پہنچ کے لایا خدیجہ سے وہ جواب لکھا انہوں نے آئے تھے بیشک وہ خوشخطا
خطاں کا پڑھتے ہی ہوا محبوب بے حساب کہتا تھا جا کے آئے پلٹ کس طرح مشتاب
سمجھا نہیں کہ فضل الہی ہوا میں

روح الایم لپیٹ گئے راہ کی زمیں
بعد اس کے جا کے پہنچا جو کے میں کاررواں خوش خوش معاگھروں کو گئے اپنے تاجراں
پہنچے خزیلہ میسرہ بھی ملکہ کے وہاں کی عرض سب خدیجہ سے رستے کی داستاں

سن سن کے معجزے ہوئیں بے دام وہ کینز
جاں سے زیادہ شہ کو سمجھنے لگیں عزیز

تعبیر جب سے دی تھی بکیرانے خواب کی گھروں میں کر چکی تھی محبت جناب کی
پر جب سے شکل دیکھی تھی آں خوشخطاب کی حالت عجیب تھی دل پر اضطراب کی
کہتی تھیں اے خدا وہ زمانہ کب آئے گا

خدیجہ کا حضرت
کے ساتھ تھیں

جب عقد میں مجھے ترا محبوب لائے گا

یہ حال تھا پہ شرم سے کرتی نہ تھیں بیاں لیکن جو حد سے بڑھ گیا عشق شہ زماں
فوزا بنا کے اپنا نقتیہ کو رازداں خدمت میں سرور دو جہاں کی کیا رواں
اسنے کیا جو راز خدیجہ کو آشکار

نہ مایا شہ نے کیوں بکراٹھاوں گا انکا بار

کی عرض اسنے ٹھیک ہے یہ آپکا خیال لیکن وہ ایسی بی بی ہیں جو خود ہیں شاد حال
اپنا تو اپنا آپ کا بھی بار لیں سنبھال ان سے تو عقد کرنے میں کیجے نہ قیل قال

فرمایا ایسے عقد سے ہوتا ہے سہنگوں

کب شرم چاہے گی کہ گوارا اسے کروں

جب اسکے زور دینے سے راضی ہو جناب پہنچی وہ فرودہ لیکے خدیجہ کے گھر شتاب
وہ سنکے یہ خبر ہوئیں محظوظ بے حساب فوراً ہی بہر عقد کیا وقت انتخاب

ٹھہرا کے وقت جب ابوطالب کو وی خبر

تھے تنگ دست فکر ہوئی ان کو بیشتر

اسدم تھا تنگ دستی سے شہ کو بھی انتشار اتنے میں آئے حضرت بو بکر جاں نثار
دیکھا تو فکر مند ہیں محبوب کردگار کی عرض فکر زرد ہو تو ہو مجھ پہ آشکار

خواجہ ہوئے تھے دہر سے جب راہی عدم

کچھ کپڑے دیکھے تھے مجھے اور کچھ درم

فرمایا تھا جو پانا محمد کو تم آداس اور جاتا غریبی سے پیدا ہوا ہراس
اسدم امانت اسکو یہ دنیا کو اساس تا مفلسی کا رنج نہ آئے پھر اسکے پاس

اجر جمیل دے گا تمہیں رب دو جہاں

قلب حزیں کو اسکے کروگے جو شادماں

یہ سنکے شادماں ہوئے بے انتہا حضور بعد اسکے اپنے گھر گئے بو بکر ذی شعور
لے آئے نقد و پارچہ ہر شے بعد سرور دل سے کیا حضور کے غم مفلسی کا دور

اتنے میں بی خدیجہ نے بھی با صد اہتمام

بھیجا لباس و نقد پیئے سید انام

شہ نے قبول ہدیئے بو بکر کو کیسا سامان بی خدیجہ کو واپس کرا دیا
کیونکہ نہ ہوتا ہدیہ وہ مقبول مصطفیٰ نیت پہ حصر ہوتا ہے ہر ایک امر کا

در اصل تھا وہ ہدیئے بو بکر جاں نثار

کننے کو تھا امانت جسے بزرگوار

پورے ہوئے نجات کے جب سب لوازمات ہمراہ شہ چلے ابوطالب معہ برات
 پہنچے ویر خدیجہ پہ جب فخر کائنات سنتے ہی آئے ابن اسد مروانیک ذات

عم نبی کو ان سے جو رخصت ہوئی حصول

فوراً بنے خلیب کیا عقد با اصول

فارغ ہوئے نجات سے جب عم مصطفیٰ فوراً اپنے ولیمہ حلال اک شتر کیا

مدعواد صخر خوشی میں ہوئے خویش اقربا قرط سرور سے ہوئے بروے آدھر رہا

جب دعوت ولیمہ سے فارغ ہوئے قریش

سروار حبش ٹھہرے۔ گئے مروان حبش

شب کو وہیں حبیب خدا نے کیا قیام وقت سحر خدیجہ نے باجمع خاص و عام

سب اپنی جائداد کی نذر مشہ انام رکھا، ہمیشہ خدمت حضرت سے صرف کام

یہ سنکے شادماں ہوئے غم بزرگوار

سرتے گیا کفالت نور نفلہ کا بار

یوں لکھ رہا ہے صاحب تاریخ خوشخصال جب عقد آپکا ہوا از فضل ذوالجلال

پچیس سال کے تھے رسول متہ جمال چالیس سال کی تھیں خدیجہ کو آل

بیتیں سال کے جو ہوئے سیدانام

بوسیدہ ہو گئی تھی بہت مسجد حرام

منشا ہراک کا تھا کریں تعمیر اس کو ہم آخر یہ نوبت آئی قریشی لڑنے ہم

جھگڑے کے بعد جب ہوئی تعمیر منقسم طے پایا پہلے سے ہو وسیع بیت محترم

یہ عزم کر کے چاہا جو نہیں اسکا انہدام

زمزم سے نخلی شے کوئی دہشت دو عوام

تعمیر مسجد حرام

جو نہیں پڑی نظر کیا ہر ایک نے فسار یہ سلسلہ رہا جو کئی دن بحکم بار
 مجبور ہو کے راہ کی آخر یہ اختیار پہلے تو اک شستر کریں ہم نذر کرو گار
 پھر اک ثقہ حرم میں کرے جا کے شب بسر
 مرضی حق سے خواب میں تا ہو وہ بانجسہ

یہ شورہ کر کے نذر کی پہلے ادا شتاب زان بعد نامزد ہوا اک شخص بہر خواب
 کہے میں جا کے سویا جو وہ بعد اتحاب فوراً میان خواب ہوا اسکو یہ خطاب
 کرسی کے ساتھ پھر اسی بنیاد پر بنا
 توسیع کے خیال سے راضی نہیں خدا

اٹھ کر جو اسنے واقعہ شب کہا تمام تسلیم کی مشیت حق سب نے لا کلام
 بعد اسکے جب دوبارہ چھڑا کار اہدام بے خرخشہ پہنچ گیا تاح اختتام
 تعمیر ساری ہو گئی جس وقت منہدم

سرعت کے ساتھ بننے لگا بیت محترم
 آیا جو یہ محل حجر اسود کریں نصب نضائیت سے تل گئے پھر خنگ پر وہ سب
 آخر یہ فیصلہ ہوا بعد انقضا کے شب جو شخص سب سے پہلے یہاں آئے بے طلب
 جو فیصلہ وہ کرے اسے سب کریں قبول
 آمادہ اسپہ ہو گئے ارباب با اصول

وقت سحر جو آیا تو ہر اک سے پیشتر آئے وہاں پہ سید کل شاہ بحر و بر
 صادق۔ امیں تھے پہلے ہی سے آپ شتر دیکھا جو نہیں بہت ہی ہوا شاد ہر بشر
 کہنے لگا کہ تصفیہ اب ہو گا بالیقین
 موزوں ہیں تصفیے کے لئے صادق و امیں

یہ کہہ کے جمع ہو گئے سب گرد آئینہ جناب چاہا ابھی حکم ہوں شہنشاہِ خوشخطاب
دیکھا جو ہر تفسیہ اُن سب کا اضطراب شہ نے روا بچھا کے حجر رکھ دیا شتاب

پھر بولے ہر قبیلے کا اک مرد خوش سیر
جسکو کہ منتخب کرے اسکا ہر اک بشر

آکر اک ایک گوشہ لے میری ردا کا تمام لیجائے اس طرح اسے تا مسجد حرام
یہ شورہ آپ کا ہوا مطبوع خاص و عام آخر کیا اسی کے مطابق ہر اک نے کام

دیوار تک جو پہنچا بائیں طور وہ حجر
ناصر بنے بشورہ کل شاہِ بحر و بر

بعد اسکے قبل بعثت سلطان انس و جاں گذرا نہیں وقوعہ کوئی قابلِ بیان
حق کی تجلیات ہی ہوتی رہیں عیساں چالیس سال کے ہوئے جب شاہ و وجہاں

پہلے نزول وحی ہوا درمیان خواب
طے کر چکے یہ درجہ جو نہیں وہ نکو خطاب

خلوت پسند ہو گئے آخر بائیں اثر غارِ حرا میں یاد خدا کرتے بیشتر
چالیس روز پو نہیں جوشہ نے کئے بسر تکیہ لگا کے بیٹھے تھے اک روز بے خبر سلسلہ نبوی

ناگاہ آئی گوش مبارک میں یہ صدا
تکیہ لگا کے بیٹھ نہ اے مرد با خدا

یہ سنکے دیکھنے لگے چاروں طرف جناب لیکن نظر نہ آیا کوئی صاحبِ خطاب
پھر بیٹھے جو نہیں تکیہ لگا کر کہا شتاب تم اے محمد عربیٰ فخر شیخ و شتاب

یہ سنکے اٹھ کھڑے ہوئے سلطانِ بحر و بر
اتنے میں پاس آیا وہ مرد بزرگ تر

نزول وحی

قد بلند رکھتا تھا وہ بس کہ خوش نما اور تھا جبیں پہ نور الہی چمک رہا
اسکے علاوہ کلمہ شہادت کا تھا لکھا قبل اسکے ویسا شہ نے نہ دیکھا تھا دوسرا

دیکھا جو نہیں جھجک گئے سلطان مرسلین

بولے بتا تو کون ہے اے شخص مسہ جبین

عالم میں آج تک نہیں دیکھا ترا عبدیل تجھ سا بزرگ تر ہے نہ تجھسا کوئی جمیل
کی عرض اے حبیب خدا میں ہوں جبرئیل نذر رسل مجھی کو رواں کرتا ہے جسلیل

لیکر میں وحی حضرت خلاق ذوالکرام

آیا ہوں تیرے پاس بھی اے سیدانام

پھر دیں رسول پاک سے بولا وہ خوش سیر پڑھا اے محمد عربی سید البشر

فرمایا کیا پڑھوں کہ ہوں ناخواندہ سر یہ سنکے لایا سامنے اک کتبہ پریشتر

بعد اسکے بولا پڑھا اے اے ختم مرسلین

فرمایا اپنے میں پڑھا لکھا کچھ نہیں

پھر آپکو دبوچ کے بولا وہ نیک نام پڑھا اے محمد عربی سید انام

خیر الورا نے اس سے کیا پھر وہی کلام پر عذرا بنجاب نے کچھ بھی کیا نہ کام

بار وگر دبوچ کے شہ سے وہی کسا

یعنی پڑھا اے حبیب خدا فخر انبیا

سلطان دین نے پھر وہی اسکو دیا جواب جو نہیں سنا دبوچ لیا اسے پھر شتاب

بار سوم دبوچ چکا جب وہ خوشخطاب بولا شہ ہدا سے رسول فلک جناب

پڑھیے بنام حضرت خلاق ذوالکرام

یہ کہہ کے پانچ آیتیں اقرآ کی کیں تمام

ہمراہ اسکے پڑھنے کے فخر کائنات پڑھتے ہی حفظ ہو گئیں آیات پرنکات
تعلیم دے چکا جو وہ قدسی خوش صفات اجرائے آب کیلئے ماری زمین پہ لات
نکلا جو آب طرطہ سارت بتا دیا
استنجا اور غسل وضو سب سکھا دیا

غسل و وضو سے ہو گئے فارغ جو مصطفیٰ دی سبعتہ الثانی معاً آپ کو سکھا
بعد اسکے جب نماز و رکعت سکھا چکا فوراً ہوا ہوا وہ فرستادہ خدا
تکلیف پہنچی وحی سے اس بار اسقدر
فوراً ہی غار سے گئے گھر سید البشر

جاتے ہی بی خدیجہ سے شہ نے کیا خطاب لے آؤ کوئی کپڑا اڑھاؤ مجھے شتاب
جو نہیں اڑھایا بولے رسولِ فلک جناب اب مجھ کو اپنی جان کا ہے خون بے حساب
فرمایا بی خدیجہ نے اے سیدِ زمان
ضائع نہیں کرے گا تمہیں رب و جہاں

تم کرتے ہو غریبوں کی امداد بال دوام تائید امر حق میں لگے رہتے ہو مدام
دیتے ہیں سب یتیم و یتیم و عاتک و صبح و شام بیواؤں کا ہمیشہ بھلتا ہے تم سے کام
پھر کر کے یوں تشفی سلطان مرسلین
حضرت کے ساتھ ورقہ زوفل کے گھر گئیں

کتب سماویہ کے وہ عالم تھے بیگماں رواد و وحی ان سے جو حضرت نے کی بیاں
بولاد ہی فرشتہ ہے یہ اے شہِ جہاں موسیٰ کے پاس آیا کیا جو کسی زمان
لاریب آنجناب اس امت کے ہیں نبی
انکار جو کرے گا وہ ہو گا جہنمی

کارنامہ اسلام

بعد اسکے بھر کے ورقہ نوافل نے سہرا آہ کی عرض حیف ہو گیا میں شمع صبحی گاہ

کاش ان دنوں میں ہوتا جوان شاہ میں پناہ جب آپ کو نکالتے اعدائے روسیاد

یہ سننے بولے حضرت سلطان محراب

کیا گھر سے بھی نکالیں گے اعدائے بدگھر

ورقہ نے التماس کی شاہنشاہ ہدرا میں نے جو کچھ کہا ہے نہیں اسمیں شک ورا

آدم سے تا بہ عیسیٰ ہوئے جتنے اتبیا ہراک کو کافروں نے ستایا ہے بر ملا

یہ لوگ آپ کو بھی ستائیں گے بالفرد

ایذا وہی میں ان سے نہ ہوگا کبھی قصور

بعد اسکے وحی حق کا رہا بند سلسلا جب تک نہ تین سال کا وقفہ گذر گیا

اس التوا کا آخرش انجام یہ ہوا مشتاق وحی حق ہوئے از بسکہ مصطفیٰ

روح الایم کا خوف پہ دل سے ہوا نہ دور

اک روز انکو دیکھ کے پھر ڈر گئے حضور

پھر زبلیونی آیا بہ لبہ سائے آنجناب پھر اک لحاف شہ کو اڑھایا گیا شتاب

جب آئے ہوش میں وہ شہ برکت انتاب جبریل نے خدا کی طرف سے کیا خطاب

اڑھتے ہوئے ہے وحی کے ڈر سے تو کیا لحاف

جا اور مجرموں کو ڈرا صاحب عفاف

ہراک سے اپنے رب کی بیاں کر بزرگیاں طاہر رکھ اپنے کپڑوں کو ہر لحظہ ہر زماں

رہ محرز مدام ز آلالیش بتاں نعم البدل کی فکر میں تو کر نہ نیکیاں

میری خوشی کے واسطے ہر دکھ پہ صبر کر

گر نفس کو پسند نہ ہو اس پہ جبر کر

تبلیغ اسلام
بہترین معنی

تبلیغ دین پہ تل گئے پھر شاہ انبیا کچھ روزوں دی حضور نے دعوت چھپا چھپا
اس پر بھی جنگے جنت میں اسلام تھا لکھا کرتے گئے قبول وہ فرمانِ مصطفیٰ
سبقت ہراک پہ لے گئیں محبوبہ رسول
یعنی کیا خدیجہ نے دین اولاً قبول

پھر حضرت علی پھر ابو بکر نیک نام پھر زید حارثہ کہ جو تھے پیشتر غلام
پھر حضرت غنی دزیر بن العوام پھر طلحہ سعد اور بن عوف ستودہ کام

پھر حضرت بلال ہوئے دین سے بہرہ ور

جو شمع دین حق کے تھے پروانے سرسبز

پہلے چھپا کے کرتے تھے تبلیغ دین جناب مدت میں آپ ہوتے بایں طور کامیاب
آخر خدا نے روک دی تبلیغ بالجناب فاصدع کا آنجناب کو فورا ہوا خطاب

پھر کیا صفا پہ پہنچے رسولِ کرم شعار

تھا مدعا کہ دعوت دین دین باس شکار

کے کے ہر قبیلے کو فرما کے پھر طلب کہنے لگے رسول خدا سید عرب
اے اہل مکہ مجھ سے کہو صاف صاف کذاب مفتری ہوں کہ صادق ہیں عبد رب

سب نے بالاتفاق کہا تم ہو راستباز

جھوٹا تمہیں بنا سکے کوئی ہے کب مجاز

یہ سننے ان سے بولے رسولِ فلک مقام کیا جب بھی مجھ کو سمجھو گے رصادق الکلام
گر میں کہوں تمہارے عدو ڈال کر خیام زیرِ جبل کئے ہوئے ہیں عرصہ سے قیام

بالاتفاق بولے یہ سنتے ہی سب عرب

سچا ہی تم کو سمجھنے لگے اس دم بھی سب کے سب

حکم تبلیغ علانیہ

یہ سنکے بولے ان سے شہنشاہِ کبریا
 جو کچھ کہوں میں راست اسے سمجھو سب
 حق نے مجھے بنایا ہے تم سب کا راہبر
 یہ بت کہ جنکے سجدے میں رکھتے ہو اپنا سر
 واللہ تم سبھوں کے ہیں یہ دشمن میں
 ان سب کو توڑو ذاتِ خدا کا کر لیں

پہنچاتے ہیں یہ نفع تمہیں اور نہ کچھ ضرر
 سو دوزیاں پہ اپنے جو رکھتے ہو تم نظر
 نافع و ضار سب کا ہے خلاقِ کبریا
 احکام ایزوی پہ جھکا دو سب اپنے سر
 جو کچھ میں کہ رہا ہوں اسے راست جان لو
 توحید حق کو میری رسالت کو مان لو

سنکر کلام حضرت محبوبِ کریم
 مرد و بولب ہوا گویا بآشکار
 برہم ہوا حضور سے ہر ایک نابکار
 کہنے پہ اسکے چلنا نہ تم لوگ زینہار
 دیوانہ ہو گیا ہے مرے بھائی کا پس
 جھٹلا رہا ہے دین اب وجد کو سربس

سننتے ہی یہ سخن ہوئے رنجیدہ آنجناب
 بیوی سے سارا حال کہا آتے ہی شتاب
 لوٹے مکانکی سمت معاشاہ خوشخطاب
 بولیں خدیجہ سنکے! شہِ برکت انتساب
 مجنون ہونگے آپ کے اعدائے خیرہ سر
 مجھول ہونگے آپ کے خصمان بدگسر

امداد پر ہے آپ کی خلاق و وہاں
 لاریب ہونگے آپ ہی اک روز کامراں
 تبلیغ دین پہ رہیے کمر بستہ ہر زماں
 آخر میں ہونگے خوار یہ سارے معاندان
 اس طرح کر رہی تھیں وہ تسکین آنجناب
 اتنے میں بارگاہِ خدا سے ہوا خطاب

دیوانہ تو نہیں ہے ز الطاف کردگار کفار بک رہے ہیں نہ کر اس کا اعتبار
پائے گا اپنی سعی کا تو اجر بے شمار خلق عظیم ہو کے ترا سب پہ آشکار

دنیا کے سرکشوں کے سروں کو جھکائے گا

تیری طرف تمام زمانے کو لائے گا

دیکھے گا تو بھی دیکھینگے کافر بھی نہ رہے دیوانہ کون شخص ہے اور کون باخبر
مالک ترا سمجھتا ہے ہر اک کو خوب تر گمراہ کون شخص ہے ہو کون راہ پر

واقف ہو ان سے بھی جو ہو تجھ سے راہ یاب

گمراہ بک رہے ہیں نہ سن اے نیکو خطاب

بعد نزول وحی علی سے کیا کلام فرما رہا ہے مجھ سے یہ خلاق ذوالکرام
دھمکامے عذابوں سے کفار کو مدام حیراں ہوں کیسے دعوت دیں کار و نہیں کام

سننے نہیں ہیں ایک بھی کفار بدگم

لڑنے پہ اٹھے ہوتے ہیں طیار خیرہ

شیر خدا سے ہو ہی رہی تھی یہ گفتگو اتنے میں آئے روح الامیں شر کے روبرو
کی عرض تھوڑا گوشت پکا اے خجستہ خو کچنے پہ کھالے اس میں سے پہلے ذرا سا تو

پس خوردہ پھر ہر ایک پہ تقسیم کر شتاب

سننے ہی یہ سخن ہوئے طیار آنجناب

پکوا کے تھوڑا گوشت جو نہیں کھا چکے جناب پس خوردہ لیکے کوہ صفا پر گئے شتاب
آئے پس طلب جو نہیں کے کے شیخ و شتاب تقسیم گوشت کی زید برکت انتساب

تقسیم سب پہ کر چکے جب سید انام

جتنا تھا گوشت رہ گیا اتنا ہی لا کلام

دیکھا بوشہ نے آگے حیرت میں کافراں تبلیغ دیں میں لگا گئے فوراً اسی زماں
مکن تھا آپ ہوتے کچھ اسوقت کا مراں موجود بولہب ساشقی تھا مگر وہاں

صوت بلند سے لگا گئے وہ بد سیر

آنا نہ اسکے کئے میں مردانِ باخسر

جا دو کیا ہے گوشت پہ اسنے بحد تمام آنا ہی جب رہا پس تقسیم خاص عام
سنکر جو یہ سخن چو بدظن وہ زشت کام کرنے لگا وہ پھر ابوطالب سے یوں کلام

تو مین کر رہا ہے یہ میرے خداؤنگی

ہونگی یہ بد زبانیاں موجب جفاؤنگی

جب کر چکا شکایت حضرت وہ خیر و سر بولے حضور سے ابوطالب سن اے پسر
جس کام پر ہوا ہے مقرر اسے تو کر ان دشمنان تیرہ دروں سے نہ کر خطر

لا رہا تا بہ زلیت کرونگا تری مسدود

کسی مجال تجھ پہ جو ڈالے نگاہ بد

پھر بولے بولہب ہو جب تک مری حیات مکن نہیں کہ چھٹ سکیں ان سے تعلقات
ان سے لڑیں بھرنیگے جو خصمانہ بد صفات پھوڑونگا انکی آنکھ میں توڑونگا انکے ہات

افسوس ہو گیا ہے اقارب کا خون بھی سرد

جاتا رہا اب اپنے پرانے کا دل سے درد

رشتے میں تو تو انکا ہے عسم بزرگوار لازم تھا تجھکو ہوتا تو ان کا کفیل کار
اسکے عوض ہوا ترا ایذا وہی شمار باز آہیں ان خیالوں سے اے مرد ہوشیار

زیبا نہیں کہ باندھے عداوت پہ تو مگر

ہے فرض تیرا سینے کی ان کے بنے سپر

سب کچھ کہا پر آیا نہ اسکو ذرا خیال بدخواہی کرتا ہی رہا جو جہل کی مثال
کے میں شہ کے جتنے تھے اعدائے بدنگال انہیں کسی سے کم نہ تھے یہ دونوں بدآل
لیکن نہ بس چلا کسی خصم شریک کا
سایہ تھا فرق شہ پہ خداے قدیر کا

تبلیغ دیں میں محو تھے اک دن شہ عرب آپہنچا اتفاقاً مروجہ بولہب
اسلام کی حضور نے دعوت دی اسکو جب بگڑا بہت وہ شوہر تھا لہذا الحطب
پھر لاکے بدوعاے ہلاکت سرزباں
بھاگا وہاں سے سرغزہ جسدہ ملحدان

اس کو سنے کا آپ کو اتنا ہوا الم لوٹ آئے گھر کو سید عالم بچشم غم
رب کریم دیکھ نہ سکتا تھا شہ کا غم اُتری معاہی سورہ تبت یدا بزم
دلجو ہوا خدا جو شہ خوشخطاب کا
نور اہی رنج دور ہوا آنجناب کا

حالاتہ الحطب کو ہوئی اسکی جب خبر جانے سے اپنے ہو گئی باہر وہ بدسیر
اک دن یہ سنکے کعبے میں ہیں شاہ مکرور پہنچی معاہی لیکے وہ اک پارہ حجر
اسدم حرم میں بیٹھے تھے شاہنشاہ نام
اور پاس ہی حضور کے بو بکر نیک نام

آئی جو وہ تو اسکو نہ آئے نظر جناب دیکھا اکیلے بیٹھے ہیں بو بکر خوشخطاب
کھایا دل حزیں نے بہت اسکے بچتا ب صدیق سے یہ کہہ کے پلٹ آئی وہ شتاب

میں نے سنا ہے کی ہے محمد نے میری ذم
ملے تو مارتی یہ تجسرات کی قسم

موجود تھے اگرچہ وہیں شاہِ خوشخصال اسکی نظر نہ دیکھ سکی آپ کا جمال
حافظ ہو چکی جان کا خلاق ذوالجمال اسکو کوئی ستا سکے کسی ہے یہ مجال

نورِ رخِ نبی سے ہوئی خیرہ یوں نظر

آئے نظر نہ اس کو شہنشاہِ کبر

جس راہ سے گزرتے تھے شاہنشاہِ عرب کانٹے وہاں بچھاتی تھی حمالۃ الحطب
تکلیف یہ نہیں دیتی تھی اکثر وہ بے سبب مطلب پر تھا کہ پہنچے کسی طور کچھ تعب

بیوی میاں تھے دونوں عدوئے شہِ انام

ایذا رسانی شہِ دیں سے تھا ان کو کام

ہجویتاں جو شہ نے شروع کی باسشکار سن سن کے تنگ آگئے کفار نابکار
آخر کو اتفاق کیا سب نے اختیار پھر روکے عرض کی ابوطالب سے زار زار

ہلوگ جانتے ہیں تمہیں اپنا تاج

کہدو نہ گزریں حد سے محمد اب اسقدر

کرتے ہیں روز ہجو ہمارے خداؤں کی کچھ انتہا نہیں ہے اب ان کی جفاؤں کی
حافظ ہے سرپرستی تم ایسے چچاؤں کی ورنہ سزا یہ پاپکے ہوتے خطاؤں کی

سمجھانے سے تمہارے بھی گراؤنگے نہ باز

ہم میں کا ایک شخص مٹا دے گا انکے ناز

آخر ہر ایک کو دیا سمجھا بجھا کے طال شہ سے کہا نہ شکوے کا ان کا فرونگے حال
دیکھا جو شہ کا پھر وہی شغل اور اشتغال اگر روز جمع پھر ہوئے کفار بدخصال

کی عرض سنئے اے ابوطالب جو سیر

اکبار عرض کر چکے ہیں اس سے پیشتر

مافع نہیں ہوئے انھیں شاید کہ آنجناب اب تک وہ کر رہے ہیں اسی طور پر خطاب
کہئے ہوس ہوزر کی تو زریں وہ بھیساب سرداری چاہتے ہوں تو حاضر ہیں شیخ و شباب

جو کچھ وہ حکم دیں بسر و چشم ہم کریں
لیکن خداؤں پر وہ ہمارے کرم کریں

آئے چچا کے گھر جو شہنشاہ دو جہاں شہ سے کہی چچا نے معاً ساری داستان
سننے ہی اسکو بولے یہ سلطان انس و جان ایسا نہ کہئے گا کبھی اے عسم مہرباں

کفار ساری دولت دنیا بھی دیں اگر

تبلیغ دیں سے باز نہ آؤں گا عسم بھر

کفار بد خصال کا گر آپ کو ہے ڈر میرے لئے نہ آپ لڑیں ان سے بھول کر
ہے حافظ و معین مراد بزرگ تر جرات نہیں کسی کی جو پہنچا کے ضرر

یہ کہہ کے آپ چلے با چشم اشکبار

دیکھا جو نہیں چچا نے ہوئے بسکہ بقیارہ

دوڑے گئے بلانے معاً عسم مہرباں گھرا کے بولے پیار سے اے میر جاں جاں
ترا معین سمجھ کے جو دشمن ہو کل جہاں تل جائے میرے قتل پہ با سعی بیکراں

کروے جدا جدا مرا ہر عضو بھی اگر

تب بھی میں تیرا ساتھ نہ چھوڑوں گا لے پسر

جا کر جمع خاطر خاطر کہ اپنا کام اعدا کا کچھ خیال نہ کر ابن نیک نام
یہ سنکے شادماں ہوئے از بس شہ انام تبلیغ دیں میں جو ہوئے پھر سعی تام

دیکھا جو کافروں نے وہی طور شاہ دیں

نور اہی لیکے آئے وہ اک طفل مہ حسابیں

کارنامہ اسلام

پھر آتے ہی کیا ابوطالب سے یوں خطاب اسکو پسربنائیں محمد کی جا جناب
قطع تعلقات کریں ان سے اب شتاب تا ان کو قتل کر کے اماں پائیں شیخ و شتاب

سنئے ہی یہ سخن انھیں آیا کچھ اتنا طیش
فوراً اخلاف ہو گئے ان سے بھی سب قریش

دیکھا قریش کا ابوطالب نے جب یہ رنگ مجھ سے بھی ہے تلا ہوا ہر اک برائے جنگ
فوراً بلایا اپنے قریبوں کو آ کے تنگ جب آئے سب تو بولے عزیز ہو جا تنگ

مجھ سے کہیں قریش محمد کو چھوڑ دو

ان سے تعلقات ہیں جتنے وہ توڑ دو

سب ہاشمی و مطلبی جمع تھے وہاں کہنے لگے سب آپ سے ہو ہو کے ہنر باں
جو کچھ کہیں گے آپ کریں گے بدل بجاں حافظ رہیں گے پیارے محمد کے ہرز ماں
کسکی مجال ہے جو اٹھائے نگاہ بد

پھوڑنگے ایک ایک کی ہم چشم پر حسد

مرد و بولسب نے سنا جو نہیں یہ کلام رنجیدہ ہو کے اٹھا وہاں سے وہ زشت نام

طینت میں تھی عداوت شاہنشاہ نام ہوتا اس اتحاد سے کیونکر وہ شاد کام

جو نہیں چلی نسیم اوہرا اتحاد کی

بھڑکی لعین کے سینے میں آتش فساد کی

جندم سنی قریش نے رووا و اتحاد فوراً ہی سب کے سب ہوئے آما وہ فساد

تہا جوان کو طے تھے اب سید العباد یا تابعین انکے بکو بخت و خوش نہاد

ایدا میں ان کو دیتے تھے کنار بد سیر

باز آتے تھے نہ اپنی شرارت سے خیرہ سیر

ایذا رسانِ شہ تھے جو اعدا بحدہ تام اہل سیر نے لکھے ہیں اس طرح انکے نام
بوجہل و بولہب و نضر نطفہ حرام عقبہ و عاص ابن ابی العاص بد توام

ابن مغیرہ اسود و بوقیس بد گھر

اور سائب و عدی بن حمراس خیرہ سر

اور تھے امیہ و بن ہشام سے پلید اور اسود ابن عبد یغوث و بن سعید
ہوتی تھی ان کو ایذا رسانی شہ سے عید جو فردائیں کا تھا وہ تھا غیرت یزید

یہ پندرہ تھے خاص عدوئے شہ نام

لعنت خدا کے پاک کی ہوا نہ بال دوام

رستے میں شہ کے ڈالتے تھے یہ لعین خار ایذا نصیب تاکہ ہوں وہ شاہ نامدار
جاتے تھے گھر سے جب کہیں محبوب کردگار کوڑا چھتوں سے پھینکتے تھے انہ نا بکار

ہنگام و عظ کرتے تھے یوں بارش حجر

ہوتے تھے خوں سے پیرہن و جسم تر تبر

تہا کہیں جو ملے تھے اصحاب آنجناب بالو پہ تن برہنہ لٹاتے انھیں شتاب
مجرع کرتے پہلے بدن انکا بے حساب زخمو نہ پھر چھپرک کے نہک تیتے تھے عذاب

تھا مقصد ولی کہ پھریں اپنے دین سے وہ

ہوں منحرف جناب شہ مرلیں سے وہ

اللہ کے ضبط جھیلے تھے دکھ پہ دکھ تمام پر پھٹتے تھے نہ جاوہ ایساں انکے کام
جب ظلم انہ کرتے تھے کفار زشت کام اسوقت بھی وہ کرتے تھے جرات یوں کلام

ہم خوف جاں سے چھوڑ نہیں سکتے اپناویں

ہر عضو بھی جسدا جو کریں تم سے ملدیں

بازار میں یہ کہتے تھے اگدن شہ عرب مالک کوئی کسی کا نہیں ہے سوئے رب

نافع و ضار چاہیے سمجھیں اسی کو سب اتنے میں مارنے لگا پتھر ابولہب

جب تک کہ وعظ کرتے رہے شاہ مرلیں

بارش حجر کی کرتا رہا آپ پر لعیں

اور یہ بھی کہتا جاتا تھا وہ راسِ ملحدیں جھوٹا ہے اسکی بات کا کرنا نہ تم یقین

پوچھا اک اجنبی نے جو موجود تھا وہیں وہ کون اہل ضبط ہے یہ کون اہل کیں

بولے یہ بولہب ہے جو پتھر چلاتا ہے

وہ ہے محمد اپنا جو مذہب سکھاتا ہے

ہنگام وعظ ہوتے مخاطب جو مردماں اسوقت اتنا شور مچاتے یہ ملحدان

کانوں میں جانہ سکتی صدائے شہ نماں اسپر بھی باز آتے نہ جب شاہ انس جاں

اس شد و مد سے مارتے تھے آپ کو حجر

خوں سر سے بہتا صورتِ نوارہ ستر

ایذاؤں میں جو گہر گئے سلطانِ بجزو بر قدسی اک آیا آپ کا یہ حال دیکھ کر

کہنے لگا حضور سے اے شاہِ خوش سیر دریافت کر رہا ہے خدا کے بزرگ تر

کہئے تو کروں مکے کے کفار کو ہلاک

حساد بد نہاد کا قصہ ابھی ہو پاک

فرمایا آیا ہو نہیں ہدایت کے واسطے کیونکر دعا کروں میں ہلاکت کے واسطے

پیدا نہیں ہوئے جو یہ طاعت کے واسطے شاید ہوا انکی نسل عبادت کے واسطے

میں چاہتا نہیں کرے ان کو خدا ہلاک

میں چاہتا نہیں کرے ان کا وہ قصہ پاک

تبلیغ کرتے آپ کو گزرا جو ایک سال اعدا کو حج سے پہلے یہ پیدا ہوا خیال
تبلیغ دیں کو ان کی نہ پہنچا اگر زوال آئینگے انکے کہنے میں حجاج خوشخصال

پس اپنے رکھا جائے ابھی سے وہ اتہام

بدظن ہو جس کو سنتے ہی ہر ایک خاص عام

روزاک خطاب دینے لگے پھر وہ بدگہ کذاب کہتے تھے کبھی شاعر وہ بدسیر
مجمول کہتے تھے کبھی کاہن وہ خیرہ مجنوں بنا کے جاتے تھے کہ شاہ بجز وہ

آخر یہ بات طے ہوئی با اجتماع عام

ساحر کہیں سب ان کو نہ لے کوئی انکا نام

اکروز کا ہے ذکر کہ سب دشمنان شاہ کعبے میں بیٹھے سوچتے تھے دفع شدہ کی راہ
ناگاہ آئے خسرو میں شاہ دیں پناہ فرمایا لوگو کیوں کرو فرد عمل سیاہ

بہتر ہے ان بتوں کی پرستش کو چھوڑ دو

ایماں کی باگ جانب خلاق موڑ دو

ہدیت سے کانپ اٹھے جو سب سنکے یہ کلام کہنے لگے دوبارہ یہی پھر شبہ انام
ابن ابی معین نے عقبہ تھا جس کا نام بڑھ کر گلا پکڑ لیا شبہ کا بے طیش تام

جس سے کہ سانس لینا ہوا آپ کو محال

آپنی اتنے ہی میں ابو بکر خوش مقال

کہنے لگے جناب کا یہ حال دیکھ کر کرتے ہو قتل تم انہیں صرف اتنی بات پر
کہتے ہیں رب ہے میرا خداے بزرگتر اس میں نہیں کلام ہے ایسا ہی منکر

رب کی طرف سے لائے ہیں آیات بنیات

صاوق۔ امیں شروع ہی ہیں یہ نکو صفات

بگڑے وہ لوگ سنتے ہی بوجر کا کلام چاروں طرف پل پڑے انپر وہ زشت کام
کی اتنی مار پیٹ کہ خوں بہ چلا تمام جب اہل خاندان نے سنا آئے خاص عام

پہلے بچا یا آکے حبیب الہ کو

بعد اسکے جاں نثار شہدیں پناہ کو

آئے نہ جب ستانے سے بھی باز شاہدیں روزانہ بڑھتی ہی گئی تعدادِ مسلمیں

نا کامیوں کا سب کو بالآخر ہوا یقیں عتبہ کو بھیجا نزد شہنشاہِ مرکلیں

سمجھائے تا وہ جا کے حبیب الہ کو

تبلیغ دین سے باز رکھے دین پناہ کو

آتے ہی پوچھا پنچا جو شاہ رسل کے پاس عبد اللہ بہترین تھے کہ تم بہترین ناس

بولے نہ اسکی بات یہ کچھ شاہ خوش ساس گویا کہ بک رہا ہے کوئی مختل الحواس

اس بیرنجی پہ بھی نہ ہوا شہ سے مجتنب

پوچھا بزرگ تم ہو کہ تھے عبد مطلب

اس پر بھی جب سکوت کیا شہ نے اختیار بولا بزرگ اگلے تھے یا تم بزرگوار

وہ لوگ گر بزرگ تھے تھے میرے ہم شعار ہراک کی بت پرستی ہے عالم پہ آشکار

تم ان سے گر بزرگ ہو۔ ہر محو ہے ہم کلام

اسبات پر بھی چپ رہے شاہنشاہ نام

پھر بولا گر جنوں ہو تمہیں ہوا بھی علاج تو دے لگائیں زر کے جو ہوزر کی احتیاج

شوقِ زنِ حسین ہو تو ہو فکر از دوان خواہش ہو سلطنت کی تو حاضر ہوتی تاج

پر شرط ہے کہ آج سے ہجو بتاں نہ ہو

تبلیغ دین کا کام بھی ہرگز رواں نہ ہو

یہ کہہ کے عتبہ نے کیا ختم اپنا جب کلام
 جب پڑھ چکے تو بولے یہ ہنگام اختتام
 اے عتبہ دے جواب مگر صدق الیام

ایسا سخن سنا ہے کبھی اس سے پیشتر

اس نے کہا کبھی نہیں قبل اسکے عمر بھر

بعد اسکے کافروں سے کہی آتے ہی یہ بات
 وہ جو کریں کریں کبھی پکڑو نہ ان کے ہات
 چھوڑو خیال دشمنی فخر کائنات
 یہ سن کے اٹسے بولے وہ کفار بد صفات

تجھ پر بھی اس کے سحر نے شاید کیا اثر

ورنہ کبھی نہ ہوتا طہ فدا ر اسقدا

اسنے کہا کہ جو مجھے کہنا تھا کہہ دیا
 سننے ہی یہ کلام جل اٹھے سب اشقیاء
 مختار ہے ہر ایک بشر اپنے فعل کا
 پہلے سے بھی عنا و شہ دیں سوا ہوا

ورجے کئے رفیع مصائب کے پیشتر

بعد اسکے باندھی قتل پہ مدوح کے کمر

پڑھتے تھے جب نماز شہنشاہ بحر و بر
 پھر بھی دعائے بد نہیں لائے زبان پر
 آؤ کے پھینکتے تھے غلاظت وہ خیرہ سر
 کتے رہے ہمیشہ ہی شاہ و خوش سیر

توفیق امر نیک دے رب قدر انھیں

پہچان لیں مجھے وہ دے چشم بصیر انھیں

دین محمدی کے فدائی جو تھے بلال
 آقا جناب کا تھا امیہ سا بد خصال
 تھے بروگی کی قید میں وہ عبد ذوالجلال
 اسلام کا جو اسپہ ہوا انکشاف حال

ظالم نے پہلے کی زد و کرب انپہ پیشتر

پھر پاتھ پاؤں باندھ کے ڈالائے زمین پر

اصحاب کی کشتیاں
 دینی

جلتی ہوئی زمیں پر تھے از بسکہ وہ طپاں باز آیا اس پر بھی نہ وہ سردار ملحدان
خود اور اسکے لوگ غرض سارے دشمنان بارانِ سنگریزہ لگے کرنے اس زمان

آخر کو ٹکڑے ٹکڑے ہو ان کا کل بدن

زخموں کے خون سے سرخ ہوا سارا پیرہن

پھر بھی ہوا نہ بند مصائب کا سلسلا پانی چھڑکتا زخموں پہ گرم اور نمک بلا
تکلیف اس سے پہنچی انہیں اس قدر سوا جاں چاہتی تھی جسم سے ہو جاؤ نہیں جدا

پر ضبط تھا یہ آف بھی نہ لائے زبان پر

جاری احد احد رہا ہر دم لسان پر

کانٹونہ گم گھسیٹتے ان کو برہنہ تن غریباں وار جس سے کہ ہو جانا تھا بدن
مطلب تھا چھوڑیں دین خداوند ذوالمنن میری طرح ہوں دشمن شاہنشہ زمین

پروانہ کی بلال نے لیکن جفاؤں کی

طاقت پسند آئی نہ جھوٹے خداؤں کی

ہوتا اور صر سے جب کسی دیندار کا گزار کتا بلال دین پہ مزا ہے افتخار
دامان صبر ہاتھ سے دینا نہ زنیسار اکدن مصیبتیں سب اٹھائے گا کروگار

ایذا کے وقت یاد خدا سے یہاں کر

دست دعا بلند سوئے آسماں کرو

کہتے ہیں ابنِ عاص صحابی نکو سیر اکدن ہوا بلال کی جانب مرا گذر
دیکھا امیہ اور غلام اس کے بدگسر ایذا دہی یہ انکی سبھی باندھے تھے کمر

پہلے انہیں ستاتے تھے وہ سارے ملحدیں

پھر اپنے زور ڈالتے تھے بہر ترک دین

وہ کہتے تھے میں ہو چکا اس دین پر نثار
تازلیت ترک ہو۔ نہیں ممکن یہ زینہار
جب تک کہ میرے جسم میں باقی ہے جان نأ
ہرگز تمہارا دین کرونگا نہ اخصتار

لات و منات دونوں پہ اب مارتا ہوں لات

میں ہو چکا غلام شہنشاہ کائنات

یہ بات سنکے ہو گئے برہم وہ بدسیر
وہ تشنہ گرسنہ انھیں ایذا میں سخت تر
صد سے خکے ہو گئے بے حس وہ اس قدر
حالت کی بھی رہی نہ انھیں اپنی کچھ خبر

رسی گلے میں ڈال کے آخر گھسیٹتے

گلیوں سے لیکے نکلے بڑی طرح پیٹتے

گزرے ادھر سے اتنے میں بو بگڑ خوشحال
دیکھا کہ ہیں گھرے ہوئے آفات میں بلال
یہ حال دیکھ کر ہوا سجد انھیں ملال
کہنے لگے امیہ سے آخر وہ خوش مال

بے جرم کیوں ستاتا ہے تو ان کو اس قدر

بولا جھلس کے غصے سے وہ مرو خیرہ سر

وہ آپکا غلام جو ہے میرے دین پر
ان خوبیوں کے ساتھ ہی رکھتا ہوا مال و زر
اور ہے ہزار ایک ستر تجارت سے باخبر
اسکے عوض میں اُسکو مجھے دیکھئے اگر

اور اسکے ساتھ ہی ملے کچھ اور محبو مال

تب نخلصی عذاب سے پاسکتا ہے بلال

سننے ہی اسکی شرط ابو بکر خوش سیر
لائے معاً بلال کو دے کر غلام دزر

پہنچے جو نہیں حضور شہنشاہ بحر و بر
آزاد کر دیا انھیں اس شرط خاص پر

حاضر رہیں حضور حبیب اللہ میں

تکلیفیں جھیلیں جن کی محبت کی راہ میں

جناب جو اذتِ تمہی کے تھے پسہ دینِ محمدی سے ہوئے جب وہ بہرہ ور
اہلِ قریش جل گئے سنتے ہی یہ خبر چاہا کہ لائیں واپس انہیں اپنے دین پر

لیکن انہوں نے کہنا نہ ان کا کیا قبول
ایذا وہی پہ تل گئے آخر وہ بوالفضل

انگارے پہلے فرشِ زمیں پر روئے بچھا بعد اسکے جبر یہ انہیں اسپر ویا لٹا
اک شخص جا کے سینے پہ انکے کھڑا ہوا مطلب تھا ہل سکیں نہ کسی طور وہ ذرا

ایذا سے تنگ آ کے کرینگے قبول دیں
انگاروں پر ٹھہر نہ سکیں گے وہ بالیقین

لیکن انہوں نے بدلانہ دینِ شبہ انام حتی کہ سر ہو گئی وہ نارِ لالہ فام
دیکھا جو کافروں نے کہ یوں بھی بنا نہ کام تبدیل دیں کالب پہ بھی لائے نہیں وہ نام

ایذا وہی پہ تل گئے با صورتِ دگر
سمجھے ضرور ہوگی یہ تدبیر کارگر

آہنگری کا کام وہ کرتے تھے پیشتر تھے قرضدار انکے وہ کفار بدسیر
تبدیل دیں کی پہنچی جو نہیں کانہیں خبر ایذا وہی تل گئے پہلے وہ خیرہ

پر مدعا کے دل نہوا اس طرح جو سل
منکر ہوئے ادائیگی سے کفار پر غسل

کرتے تھے جب طلبِ زرباقی وہ خوشحال ہنس ہنس کے انہی کہتے تھے کفار بدنگال
تا حشر تکوں نہیں سکتا تمہارا مال جب تک نہ دینِ نوسے تمہیں لے افعال

کہتے تھے انہی سنکے یہ جناب خوش سیر
مرکہ بھی تم جو تو ہے یہ امر دور تر

عمار دین سے ہوئے تھے جب سے بہرہ ور کرتے تھے ظلم انہی بھی کفار خیرہ سے
 جلتی ہوئی زمیں پہ لٹاتے تھے پیشتر بعد اسکے کرتے تھے زود کوب انکو اس قدر
 فرط الم سے ہوتے تھے از بسکہ بد جو اس پر تا بہ زسیت حق پہ رہے مرد حق شناس
 ستمیہ جو تھیں مادرِ عمارِ خوشخصال اسلام کا جو انکے ہوا انکشاف حال
 جل بھن کے خاک ہو گیا بوجہل بد مال برچھی سے زسیت کا کیا ظالم نے انفصال
 دیں کی فدائی تھیں ہوئیں یوں دین پر شمار جاں کر دی نذر دین رسولِ کرم شعار
 یا سیر نکو سیر جو تھے عمار کے پدر ان کو بھی کافروں نے ستایا کچھ اس قدر
 ایذا میں سہتے سہتے ہوئے صد دین پر یہ لوگ شمع دیں کے تھے پروانے سرسبر
 جاں دیدی پر نہ دین کا دنیا کیسا قبول کتے ہیں پاس دیا سے مروان با اصول
 جب حضرت صہیب ہوئے سے بہرہ یاب سکے کے مشرکیں انھیں دینے لگے عذاب
 صد پہ صد پاتے تھے جب وہ کو خطاب بیہوش ہو ہو جاتے تھے اکثر باضطراب
 تنگ آ کے باندھی ہجرتِ طیبہ پہ جب کمر جانے نہ پائے چھوڑا نہ جب تک کہ مال زر
 جب بوفکیہ نے کیا اسلام اختیار فوراً ہوا امیہ کا ایذا وہی شعار
 رسی بندھا تا پاؤں میں انکے وہ ناکار کتا تھا خاموں سے پھرا پیہ وہ بدقمار
 اسکو گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ اب وہاں جلتی ہوئی زمین جہانکی ہو بے گماں

اس طرح لیکے جاتے تھے اک دن وہ بدسیر گبریلار راستے میں اک آیا انہیں نظر
 بولے یہی خدا ہے تو اوسے مجھے خبر بولے خدا ہر اک کا ہے رب بزرگتر

گھونٹا گلا امیہ نے یہ سکنے اس طرح

حیرت تھی سب کو جان رہی تن میں کس طرح

اکبار رکھا سینے پہ سنگ اسقدر گراں باہر دہن کے رکھتے ہی آئی نکل زباں

دیتے تھے ایسی ایسی اذیت وہ مشرکان منشا تھا چھوڑیں پیر دی شاہ النساں جاں

لیکن وہ اپنے دین پہ ثابت قدم رہے

پر دانہ کی کبھی بھی سلامت یہ دم ہے

تھیں حضرت لیلینہ کنیز اک بنو سیر دین محمدی سے ہوئیں جب وہ بہرہ ور

نارحہ سے مل گئے کفار بدگوسہ تعذیب ان کو کرنے لگے آخر شمشیر

تعذیب کرتے کرتے جو تھک جاتے تھے کبھی

کہتے تھے تھک گیا ہوں مزار اس سے روک دی

ستا کے پھر میں لوگ خبر تیری بدصفا آیا نہیں ہے رجم کہ جس سے رکا ہو ہات

فرماتی تھیں یہ سن کے وہ معذوب نیکذات ایماں نہ لایا تو جو سلطان کائنات

لے گا ضرور بدلہ خداوند ذوالجلال

اسوقت حوصلہ جو ترے دل میں ہو نکال

حاصل ہوا زینرہ کو جب دین کا افتخار کرتے تھے ظلم انہی بھی کفتار و نابکار

اک دن ستارہ ہاتھ ابوبہل بدشمار پڑنے لگی غریب پر جب شد و مد سے مار

سم نکھیں نثار دین خدا کے جہاں ہوئیں

ماں نہ پھر بھی وہ طرف مشرکان ہوئیں

ام عیسیٰ وند یہ تھیں یہ بھی لوندیاں ایمان لائیں جب یہ سلطانِ دوہماں
انپر بھی لحدوں نے کئے جو بے کراں ثابت قدم مگر رہیں دیں پر یہ ہر زمان

کہتی تھیں مشرکوں! نہیں چھوڑو نگلی اپنا دین

سرماروتا بہ شہر جو تم سارے لحدیں

کچھ سکیسوں ہی کو نہ ستاتے تھے اہل شر اہل دول بھی پاتے تھے ایذا کے سخت تر

عثمان کے ترک دیں کی سنی جس گھڑی خبر پٹیا چھانے خوب ہی رسی سے باندھ کر

لیکن چچا کا کہنا نہ ہرگز کیسا قبول

چھوڑا وطن حبش گئے فرمانبر رسول

ایماں بولا کہ شہ پہ زبیر بن العوام سنتے ہی ان سے ہو گئے برگشتہ خاص عام

ایذا رسائے نہ تملاعسم زشت کام باندھا چٹائی میں انھیں کسکر بجز تمام

اسد زح ان کی ناک میں دیتا تھا وہ دھواں

پھر بھی پھرے نہ دین نبی سے وہ نکمہ داں

وقاص کے پڑتے گدیاں مرد با اثر لیکن ہوئے جو دین محمد سے باخبر عہ حضرت

دیتے تھے ان کو بھی وہ سزائیں یہ خیر سر برداشت کر سکے نہ جسے کوئی لحظہ بھسر

لیکن نہ دین حق سے پھرے وہ نکو شعار

ایذا میں دیکے تھک گئے آخر وہ نابکار

یونہی سبتائے جاتے تھے فراوسلیں تنہا جوان کو پاتے تھے کفار بقیہیں

مطلب یہ تھا کہ چھوڑیں کسی طرح اپنا دین لیکن جو تھے غلام شہنشاہِ مرسلین

مرجانا ان کو دیا یہ تھا وجہ فخر و نماز

کیوں بہر جان وہ چھوڑتے دین شہ حجاز

حد سے جو بڑھ گئے ستم و جور ملحدان آئے صحابہ چند حضورِ شہ زماں
کننے لگے جناب سے اے شاہِ انس و جاں بڑاشت سے بڑوں سے ہو اب جورِ کافراں

یہ سن کے بولے حضرت سلطانِ مرسلین
ہجرت کریں حبش کو ستم دیدہ مسلمان

شہ نبوی آخر ملا جو حکم ہو سوئے حبش رواں ملنے لگے حضور سے عثمانِ نکتہ واں
ہجرہ تھیں ان کی اہلیہ مریم الزماں یعنی رقیہ و خیر سلطانِ انس و جاں

انکو و داع کرتے ہوئے بولے مصطفیٰ
کرتے ہیں بعد لوط یہ ہجرت پیئے خدا

ہمزہ تھے جعفر اور نسیر بن العوام مصعب بن عمیر و بن عوف نیک نام
بو سلمہ بو حذیفہ و عامر خوش انصراہم حاطب بن عمرو بن مظعون ستودہ کام

حارث بھی انکے ساتھ چلے اور ہنویں رواں
بو سلمہ بو حذیفہ و عامر کی بیویاں

پہنچے حبش میں جا کے جو یہ سب مہاجرین دشمن کے خوف سے ہوا امین دلِ حسنین
نخاشی کے تھی زیر حکومت وہ سرزمین رکھتا تھا دینِ عیسوی وہ شاہِ خوش یقین

ٹھہرایا اسے سب کو جو باعزت و وقار
نارِ حسرت سے جل گئے سنکر وہ نابکار

فوزِ اہی چند آدمی اپنے کئے رواں لے کر پہنچا ایا پہنچے وہ نخاشی کے وہاں
جاتے ہی اس سے عرض کی اے خوش زماں بھینچے ہوئے قریش کے ہم آئے ہیں یہاں

آئے ہیں منہ چھپا کے یہاں انکے کچھ غلام
جنکو مہاجرین سمجھتے ہیں خاص و عام

شہ نبوی
ہجرت صحابہ
حبش

بلو کے ان کو جلد حوالے کریں جناب ممنون ہونگے آپ کے ہلوگ بے حساب
نجاشی نے یہ سنکے بلایا انھیں شتاب حاضر ہوئے وہ لوگ تو افسے کیا خطاب

آگاہ اپنے حال سے فوراً مجھے کرو

شر معاندین سے ذرا بھی نہ تم ڈرو

فوراً ہی اٹھے جعفر طیار خوش کلام نجاشی سے کہا کہ سن اے شاہ نیک نام
قبل اسکے بت پرست تھے ہم سارے خاص عام معلوم تھا حلال نہ معلوم تھا حرام

لیکن جو ہمہ حق نے کیا لطف بے حساب

بہر ہدایت آئے محمد نکو خطاب

نازل کیا پھر اپنے کلام بزرگ تر کھولے علوم اول و آخر کے اپنے در
تبلیغ دیں جو کرنے لگے وہ نکو سیر تردید دیں سے جل اٹھے یہ سارے خیرہ سر

پیلے ہر ایک شخص نے کی فکر انسداد

پر حکم حق تھا باز نہ آئے شہ عباد

آخر ستانا انکو کیا سب نے اختیار جب دیں بہرہ و در ہوئے ہم سارے خاکسار
ناحد سے اور جلے سارے بد شعار ہلوگوں پر بھی کرنے لگے جو بے شمار

مطلب تھا چھوڑیں دین شہنشاہ مرسلین

تنگ آکے گھر کو چھوڑ دیا پر نہ چھوڑا دیں

یہ کہہ کے مدح دیں میں ہو جب وہ ترزاں نجاشی نے کہا کہ سن اے مرد نکمہ واں
اترا ہے جو کلام کراہیں سے کچھ بیاں تا اس سے کچھ حقیقت دیں مجھ پہ ہوعیاں

یہ حکم سنکے جعفر طیار نیک خو

پڑھنے لگے جو سورہ مریم پس ڈھو

سنتے ہی محو ہو گیا وہ شاہ نیک نام جب کی انہوں نے آیہ لبت و ششم تمام
رقت سے شاہ نے لیا فوراً ہی دلکو تمام فرمایا واقعی ہے یہ اللہ کا کلام

نازل ہوا تھا ایسا ہی عیسیٰ پر پیشتر
پہچان لیں گے اس کو جو ہیں صاحب نظر

بولا مہاجرین سے پھر وہ نکو سیر تلوگ شوق سے رہو اس جا پہ عمر بھر
یہ سنکے شریکیں ہوئے کفار خیرہ سر جب کچھ بھی کر سکے نہ تو بولے وہ بد گھر

عیسیٰ کے حق میں بھی یہ ترے دین کے خلاف
ہیو وہ باتیں کہتے ہیں اے شاہ ذلیعاف

یہ سنکے مسلمین سے اس نے کیا سوال عیسیٰ کی نسبت آپ سمجھو نکا ہے کیا خیال
بولے جناب جعفر طیار خوشخصال مریم سی طاہرہ کے شکم سے وہ خوش مال

پیدا ہوئے ہیں بے پدر از حکم کبریا
قرآنیوں انکی آئی ہے اکشر جگہ ثنا

یہ کہہ کے پھر سنائیں وہ آیات بیئات آئی ہے جنہیں مدح مسیح کو صفات
سنکر وہ آئیں کہیں اس شاہ نے یہ بات انجیل میں بھی حضرت خلاق کائنات

ہے حضرت مسیح کا بس یونہیں مدح خواں

جس طرح انکی مدح ہے قرآن سے عیاں

پھر یوں مہاجرین سے اسنے کیا کلام بیشک نبی تمہارے ہیں پیغمبر انام
انجیل میں ہے انکی ثنا و صفت تمام پیشینگو ہیں انکے مسیح ستو وہ کام

مجبور محکو کرتے نہ گر سلطنت کے کار

جا کر وضو کرتا انھیں با صدا افتخار

ان قاصدوں کے لئے لگا پھر وہ خوش سیر ناسخ انہیں ستاتے ہو تملوگ سقدہ
یہ لوگ حق پرست ہیں۔ صادق ہیں سبب انکو غلام کہہ نہیں سکتا کوئی بشر

ایڈاؤں سے تمھاری یہاں آ کے لی پناہ

ہرگز انہیں نپاؤ گے لو اپنے گھر کی راہ

تخفے بھی اپنے لو میں نہیں انکا خواستگا گھر بیٹھے مجھکو ملتی ہیں نعمائے بے شمار
یہ سکنے شریکیں ہوئے وہ سارے نابکار لیکر وہ تخفے راہ کی مکے کی اختیار

کفار مکہ سے گئی جا کر جو گزشت

سراپنا پٹینے لگے وہ سارے بت پرست

پھر چند آدمی کئے نجاشی نے رواں جسوقت پہنچے مکے میں جا کر وہ مرواں
پوچھا قریشیوں نے کہ تم جاؤ گے کہاں بولے وہ جائیں گے سوئے پیغمبر زماں

یہ سکنے بولے ان سے وہ کفار بد سیر

کیوں جاؤ اسکے پاس وہ ساحر ہے مہر خطر

لیکن انہوں نے مانی نہ ان ملحدونکی بات پہنچے معاً بخدمت سلطان کائنات
سروار ان سبھوں کا تھا طاہر بونیکذات ایمان لایا شاہ پہ بعد از مباحثات

پھر اسکے ساتھ والوں نے دیں کو کیا قبول

جب سب گوشہ سے دولت یاں ہوئی حصول

راہ حبش لی پاتے ہی اذن شبہ زماں نجاشی سے پہنچ کے کہی ساری داستان
ایمان لانے کا جو دقوعہ کیا بیاں نجاشی نے کہا اسے کرنا نہ اب عیاں

بعد اسکے لایا خود بھی وہ ایمان آپ پر

پر پاس سلطنت سے رہا دین مستتر

بعد ان مہاجرین کے ابو بکر نامور تارک ہوئے وطن کے حبش کا کیا سفر
بڑک الغاد تک گئے تھے وہ نیکو سیر اتنے میں راہ میں وغنہ کا ملا پسر

سردار قوم قارہ تھا جدم سنایہ حال

راہی حبش کی سمت ہیں بو بکر خوشخصال

یہ حال سنکے بولا وہ! بو بکر خوش سیر ہجرت کرینگے مکے سے گر آپے لبشہ

سنان ہوگا مکہ کسی روز بسر دیتا ہوں میں پناہ چلیں آپ لوٹ کر

آخر کو گھر گئے جو ابو بکر خوشخصال

ظاہر کیا پناہ وہی کا سب اسنے حال

بولایہ بات سنتے ہی ہر ایک نابکار مجھکو تری پناہ وہی سے نہیں ہے عار

پر شرط ہے پڑھیں نہ یہ قرآن باشکار ہوتے ہیں سنکے بچہ وزن میرے بقرار

کچھ روز یو نہیں پڑھتے رہے وہ نیکو سیر

حاصل ہوا نہ لطف تلاوت انھیں مگر

مسجد برون خانہ کی آخر کو اک بنا کرتے تہجد اور نوافل وہیں ادا

پڑھتے جو شد و مد سے قرآن بر ملا ہوتے تھے قلب عورتوں بچوں کے شیفتا

کفار پر یہ امر ہوا جدم آشکار

شاکی ہوئے بن وغنہ سے وہ نابکار

سنتے ہی اسنے آپ سے جا کر معاکھا اس طرح آپ پڑھیے نہ قرآن بر ملا

چھوڑینگے آپ اگر نہ یہ اندازہ یہ ادا میری پناہ آپے ہو جائیگی جدا

یہ سنکے بولے حضرت بو بکر خوشخصال

مجھکو پناہ دے گا خداوند ذوالجلال

بو بکر سے ملا جو اسے اس طرح جواب آیا پلٹ کے جانب کفار وہ شتاب
آنے کے ساتھ ہی کیا ان سب یوں خطاب واقف ہوں اب اس مرتے کے کو شیخ و شباب

بو بکر کا پناہ و پندہ نہیں میں اب

کی اختیار آج سے اسنے پناہ رب

یہ سننے منتشر ہوئے سب حامیان شر خوش خوش گئے وہاں سے معاً اپنے اپنے گھر
بو بکر کو ہوا نہ خیال اس کا ذرہ بھر تازلیت فضل حق سے نہ پہنچا انھیں ضرر

حافظ ہو جسکی جان کا خلاق ذوالکرم

اس کو کوئی ستا سکے کس میں ہے اتنا دم

جب گدھے رفتہ رفتہ نبوت کو پنجسال اک دن صفا پہ جاتے تھے مجربے والجلال سہ نبوی

دیکھا کہ اک مقام پہ کفار بد خصال اک بت کو پوجتے ہیں بلا شرم و انفعال
یہ دیکھتے ہی رنج ہوا شہ کو بیشتر

صفا پر انداز
بت پرستی

بولے قریشیوں سے معاً شاہ بکر و بر

اللہ کے سوا نہیں معبود اے قریش مختار ہے وہ رنج سے بند و نکویا کہ عیش

افسوس گری میں پڑا ہے تمہارا حیش یہ سنتے ہی ولید کو آیا بہت ہی طیش

بو جہل بد سگال سے بولا وہ بد سیر

کرتا ہے میرے دیں کی مذمت یہ سر بسر

بعد اسکے بت کو سر پہ اٹھا کر وہ بد سیر آیا بہ سمت حضرت سلطان بکر و بر

آتے ہی ہم سخن ہوا پھر یوں وہ خیر و سر تیرا خدا جو ہے رگ جاں سے قریب تر

بھکو دکھائیں دیکھوں وہ کیسا ہو رب ناس

میرے خدا کو دیکھ کہ حاضر ہے میرے پاس

چپ ہو گئے یہ سنتے ہی سلطان انس جاں کچھ دیر رک کے جب گیا وہ اس ملحدوں
لاٹے حضور پھر وہی الفاظ برزباں سنتے ہی لوٹ آیا وہ سردار مشرکان
اگر اسی طرح ہوا حضرت سے ہم کلام

پر اس سے، سخن نہوئے سید انام

دیکھا جو اسنے چپ ہیں رسول فلک جناب جا کر جگہ پہ اپنی کیا بت سے یوں خطاب
شائق ہیں میری قوم کے یہ سارے شیخ و شاب ساحر اور اسکے دیں کی مذمت کر اب شباب

یہ سنکے بت کے بطن میں شیطان سما گیا

کرنے لگا مذمتِ اسلام و مصطفیٰ

جیراں ہوئے یہ سنتے ہی سلطان انس جاں رنجیدہ ہو کے چلے آئے آخر سوئے مکان
اک گھر میں شب کو بیٹھے تھے باخیل ہونماں آئی صدا اسلام کی کانوں میں ناگہاں

دیکر جواب اپنے پوچھا جو اس کا حال

بولائیں قوم جن ہوں اے شاہ خوشخصاں

میں وقوعہ آج کا دیکھا ہے شاہ دیں کل پھر وہیں پہ جائینگے بد بخت ملحدیں
چلے وہاں کل آپ بھی باخیل سلیں اسوقت خوار ہوگا گروہ معاندیں

میں بطن بت میں جا کے کر دنگا بتوں کی دم

پھر دین حق کی اور تری مدحت شہ امم

یہ بات کہہ کے وہ تو وہاں سے ہوا رواں گذری جو شب تو پہنچے شہ وہی معاویہاں
اصحاب آنجناب بھی تھے سارے ہمعناں کچھ دیر بعد پہنچا جو خیل معاندان

دیکھا سمجھوں نے بیٹھے ہیں سلطان مرسلین

اور ساتھ میں ہیں آپ کے اصحاب با یقین

یہ دیکھ کر ولید نے بت سے جو نہیں کہا پھر آج اسی طرح تو سنا دم مصطفیٰ
یہ کہنا ہی تھا بت سے نکلنے لگی صدا بت پارہ حجر ہے نہ سمجھو اسے خدا

دین محمدی کو کرو فوراً اختیار

توڑو بتوں کو چھوڑو دکھار کاشعار

سننے ہی جل کے خاک ہوئے سارے طہریں ٹپکا اٹھا کے بت کو معاً برسر زمین
کنے لگے ہم یہی اسدم وہ مشرکین یہ شعبدہ ہے بس اسی ساحر کا بالیقین

یہ کہہ کے آپ کو لگے دینے وہ گالیاں

تبلع دیں میں محور ہے پر شبہ زماں

یہ دیکھ تاب لایا نہ بوہل بدشعار فوراً ہی اک لعین کو بنا کر معین کار
حضرت سے بھڑ گیا کیا سر پر کہاں سے وار پہنچے مدد کو جیسے ہی اصحاب جاں نثار

فرمایا شہ نے صبر و تحمل سے کام لو

ان کو رباطوں سے نہ تم انتقام لو

یہ مار پیٹ ہو رہی رہی تھی اسی زماں عباس عم شاہ جو آ پہنچے ناگہاں
دیکھا کہ شہ ہیں تو وہ مشن ستمگراں منت کی درگزر کرو چھوڑو اب انکی جاں

لیکن نہ باز آیا ابوہل بدگسر

بھڑکار ہے تھے اور اسے کفار خیرہ سہ

یہ اشتعال دیکھ کے اک اور نابکار تلوار لیکے دوڑا سوئے شاہ نادر
آیا جو بہر قتل ہوا بسکہ شرمسار ہاتھ اس کا جھک سکا نہ کہ کرتا وہ شہ پر وار

باز آیا اپنے عزم سے جسوقت وہ لعین

ہاتھ آیا جھک نیام میں کی اپنی تیغ کیں

یہ دیکھتے ہی ہٹ گئے کفار بد نہاد چھوڑا انہوں نے بھی جو تھے آمادہ فساد
جب دست دشمنان سے چھٹے سید العباد منعم تھے حرم میں ہوئے آکے محو یاد

جسدم ملی خدیجہ کبریٰ کو یہ خبر

دوڑیں پئے تجسس سلطانِ کبر و بر

آخر ہوا جو علم کہ کہے میں ہیں حضور تیمار داری کو گئیں باقلب نا صبور
زخموں سے خوں غبار کیا پیرہن سے دور فارغ ہوئیں جو اس سے وہ سرمایہ شعور

حکم رسولِ پاک سے گھسے کو ہوئیں تراں

تہا رہے حرم میں شہنشاہ انس و جان

اتنے میں آئے نر و شہنشاہ انس و جان آپ ہوا و مہر و جبل کے موکلاں

کہنے لگے ہے حکم خداوند و جہاں پوچھو مرے حبیب جا کر اسی زمان

منشا ہو آپ کا کروں سب کو ابھی تباہ

رہنے نہ پائیں گے میں کفار و سیاہ

ارشاد ہو جسے وہی لائے اسے بجا دم بھریں جائیں سوئے جہنم سب اشقیاء

یہ سن کے ان سے بولے شہنشاہ انبیا طالب ہوں انکے واسطے کیونکر عذاب کا

رکھتے نہ ہیں آنکھ یہ کفار خیرہ

ہرگز مجھے ستاتے نہ ہوتے جو با بصر

اس دن آئے تھے حضرت عذہ پیئے شکار آئے جو گھر تو ماں سے سناشہ کا حال اُ

پوچھا کہ بولے نہ تھا ہوتا معین کار ماں بولیں وہ لعین تھا لعینو نکا جنبہ دار

پھر پوچھا حارث اور مقوم نہ تھے وہاں

زار و جبل نہ پہنچے پیئے دفع دشمنان

ماں نے کہا یہ چاروں تھے کفار کے معین نرغے میں ہر طرف سے تھے سلطان مرلیں
غیروں سے بڑھ کے اپنے تھے یہ دشمن میں دیتے تھے اشتعال ہراک کو ذراہ کیں

یہ سنکے پوچھا کیا نہ تھے عباس خوش اساس

پہنچے مدد کو کیوں ابوطالب نہ انکے پاس

ماں نے کہا نہ تھے ابوطالب مکانپر عباس تھے وہ پہنچے تھے سنتے ہی خبر
چاہا بہت کہ دفع کسی طرح ہو یہ شر لیکن ہوئی نہ کوئی بھی تدبیر کارگر

مجبور ہو کے آخرش آئے سوئے مکاں

آکر انھیں نے مجھ سے کیا حال یہ بیاں

برہم ہوئے یہ سنتے ہی حمزہ ستو وہ کام بولے کہاں کو جائینگے اعدائے بد قوام
جب تک کہ ایک ایک سے لڑگانہ انتقام آرام و خورد و نوش سبھی مجھ پہ ہیں حرام

یہ کہہ کے آپ گھوڑے پہ فوراً ہوئے رُاں

پہنچے وہاں جہاں تھا گردہ معاندان

دیکھا جو انکو ہو گئے سب مغلحواس دہشت کے مارے آنہ سکا کوئی انکے پاس
آتے ہی پوچھا کون تم میں وہ بد اساس جس نے کئے ہیں ظلم محمد پہ بے قیاس

یہ سنکے بولا افسے ابو جس بد خصال

مارا ہے میں نے اور ہے اتنی کسے مجال

یہ سنکے آپ ٹوٹ پڑے اس لعین پر بھرتا بنایا خوب ہی اس کا زمین پر
فتح میں خدا نے جو دی مشرکین پر بیٹھے اچھل کے آپ اس وقت زین پر

فوراً گئے وہاں سے سوئے مسجد حرام

دیکھا تو سر بسجده تھے گریاں شرانام

فرمایا السلام علیک اے بنی اخی سنکر سلام چپ رہے سلطان ابطلحی
بار دوم سلام کی تکرار پھر جو کی پھر بھی رہے خموش ہی اللہ کے نبی

بار سوم جو پھر شبہ دیں کو کیا سلام
متوجہ ان کی سمت ہوئے سیدانام

فرمایا رو کے اپنے اے عسما نمدار کسکو سناؤں کون ہے شنوائے حال زار
اپنا پرایا کوئی نہیں میرا غمگسار ہر فرد میری جان حزیں کا ہے خواستگار

ہمدرد اپنا جان کے ہوں کس سے داد خواہ
خبر درگہ خدا کہیں مجھکو نہیں پناہ

یہ سنکے بولے حضرت حمزہؓ نکو سیر جدم تجھے ستاتے تھے اعداے بدگہر
افسوس ہے کہ میں نہ تھا حاضر مکانپیر جو نہیں سنا ہواتے ہی ہراک کی لی خبر

اٹھے گا اب نہ کوئی اذیت کے واسطے
تو ڈرنے میں ہی بس ہوں معیت کے واسطے

یہ سنکے بولے آپ سے شاہنشاہ ام ان سب کو قتل بھی کریں گر آپ یک قلم
اصلاً خوشی نہ ہوگی مجھے عسما محترم جب تک کہ آپ پیش خدا سر کریں نہ خم

یہ سنکے بولے حضرت حمزہؓ ستودہ کام
اچھا مجھے سنا تو اترتا ہے جو کلام

یہ سنکے شاد ہو گئے سلطان مسلیں طہ کی چند آیتیں فوراً سنا ہی دیں
محویت اسکے سننے سے طاری ہوئی جو نہیں مومن کی بھی کچھ آیتیں پھر اپنے پڑھیں

ان آیتوں کا قلب پہ اتنا ہوا اثر
ایمان لائے سنتے ہی حمزہؓ نکو سیر

اعداد میں مشتمل ہوئی جو وقت یہ خبر سنتے ہی حوصلے ہوئے ان سب کے پست تر

اب جاتے تھے جہاں کہیں سلطان بجز وہ ہوتے تھے ہماری میں یہ اللہ خوش سیر

تبلیغ دین میں جو ہوتے شہ جہاں

پہرتے تھے گرد تیغ بکف عم ہسراں

دیکھا جو کافروں نے بگڑتا ہے دین کا کام بہر صلاح جمع ہوئے جملہ خاص و عام

ہونے لگا جو شور و فزع شہ انام اٹھا ہراک سے پہلے اب وہیں بد نظام

اٹھتے ہی بول اٹھا جو محمد کا لائے سر

سواونٹ کے سوا اسے بخشوں میں مال و زر

یہ وعدہ سن کے اٹھے بعد حوصلہ عمر کہنے لگے کہ لاتا ہوں میں جا کے انکا سر

پر سامنے ہتھیل کے تو اقرار مجھ سے کہ یہ سنکے اٹھ کھڑا ہوا فوراً وہ بدگم

کہے میں جا کے پیش ہیں کھائی جب قسم

فورا ہی لیکے نکلے عمر خنجر و دم

آگے بڑھے تو مل گیا اک شہ کا جاں نثار پوچھا کہاں کا عزم ہے باتیغ آبدار

بولے برائے قتل محمد چلا ہوں یار فرمایا یہ ارادہ نہ کر مرد ہوشیار

اہل خرد کے نزد ہے یہ جبط سسر بسر

ایسا خیال خام نہ لا دل میں لائے عمر

سنتے ہی یہ کلام عمر نے کیا خطاب شاید کہ دین تو نے بھی بدلا ہے دجواب

یہ سنکے اس صحابی نے اسے کہا شتاب آبا کے دین پر ہوں میں لے جرات انتاب

دل میں خیال دین براہ ہیسہم کا کیا

اس طرح اپنی جان کو ان سے بچا لیا

اسلام حضرت
محمد پر کفار کی پست

حضرت عمر کا
قبول اسلام

ان سے جو اب پا کے جو آگے بڑھے عمر بچھڑا اک آیا انکو یہ کہتا ہوا نظر
معبود کوئی بھی نہیں جڑ ب بھڑ بھے ہوئے ہیں اسکے محمد کو سیر

پا کر اسے بھی شاہد شاہنشہ انام

بوجہل سے عمر نے کیا آ کے یوں کلام

جاتا تھا میں تلاش محمد میں جس زماں اک بچھڑا میں دیکھا شہادت میں تر زباں

بوجہل نے کہا نہیں ممکن یہ جانِ حباں گرا ایسا ہو بھی تو بھی نہ کرنا اسے سیاں

بولے عمر چھپا نہیں سکتا کسی طرح

دیکھا ہے جسکو جیسا کہو گا اسی طرح

یہ کہہ کے پتھر س شہ میں ہوئے ڈال آگے نے نعیم انھیں رہ میں ناگہاں

پوچھا کہ کس ارادے نے تجھ کو کیا دواں بولے کہ فکر قتل محمد ہے اس زماں

کہنے لگے جو اس ذرا اپنے ٹھیک کر

کیا تیغ ہاشمی کی نہیں ہے تجھے خبر

یہ سنتے ہی بگڑ کے لگے کہنے یوں عمر شاید کہ تو رہا نہیں آبا کے دین پر

تیرا ہی قصہ پاک کروں کیوں نہ پشتیر وہ بولے اپنے گھر کی تولے پہلے تو خبر

بہنوئی اور بہن بھارت کے میرے دیں یہ ہیں

جان اور دل سے صدقے شہر مرلیں یہ ہیں

بولے وہ کیونکر علم ہو بدلا انھوں نے دیں کہنے لگے نعیم وہاں پہنچے تو جو نہیں

بجری حلال کر کوئی گریں وہ مومنین تیرے ذبیحے کو نہیں کھا ئینگے بالیقین

یہ سنتے ہی بہن کی طرف چلے عمر

پہنچے جو گھر پہ بند تھا اندر سے گھر کا در

اس وقت درس ہوتا تھا قرآن کا وہاں تعلیم سیکھتے تھے خباب مکتہ واں
دستک عمر نے درپہ جو دی جا کے ناگہاں دہشت سے زرد ہو گیا ہر ساکن مکاں

آخر مکاں کے گوشے میں خباب کو چھپا

اگر کیا سعید نے باب مکاں کو وا

آئے جو نہیں مکاں میں کئے لگے عمر کیا پڑھتے تھے سعید مجھے بھی کر خبر
فرمایا، سمجھن تھے بہم اس سے پیشتر پڑھتے نہیں تھے کچھ بھی ہم اے اے نامور

پڑھنے کا کھل چکا تھا گھراتے ہی انہی حال

یہ حیلہ سنتے ہی ہوا غصے کا اشتعال

قول نعیم پر ہوئے آخر وہ کار بند فوراً ہی اٹھ کے فریح کی اک مادہ کو سفند
طیار جب کباب کئے اسکے دل پسند راضی ہوئے نہ کھانے پہ وہ دونوں ہوشمند

تبدیل دیں کا پھر تو معاً آگیا یقیں

رٹنے لگے سعید سے آخر زراہ کیں

دیکھا جو ظلم بھائی کا حد سے گیا گذر پہنچیں بہن بچانے کو فوراً ہی دوڑ کر
نی غیظ میں بہن کی بھی اچھی طرح خبر جب زخم زخم ہو گیا جسم انکا سرسہ

بولیں تو چاہے جتنا ہو آمادہ فساد

مکن نہیں ہے مجھ سے کسی طرح ارتداد

جاں دوونگی پر نہ چھوڑوونگی اسلام اے عمر ان لفظوں کا بھلتا تھا دلپر بڑا اثر
ڈالی بہن پہ ایک محبت بھری نظر زخموں سے خوں رواں تھا بہت روویکر

بعد اسکے بولے مجھکو سناؤ تو وہ کلام

اس وقت جسکو پڑھتے تھے تم سب بشوق تام

یہ سنکے لائیں پھر وہ صحیفہ اسی زماں جو نہیں پڑھا کلام خداوند وہاں
 فرط اثر سے روئے با چشم خونچکاں جب چاہا خود پڑھوں تو وہ بولیں بھائی جان
 پڑھتا نہیں ہے اس کو مگر شخص پاک تر
 یہ سنکے غسل سے ہوئے فاغ معاً عمر

پھر لیکے وہ صحیفہ لگے پڑھنے خود عمر کچھ آتیں حدید کی تھیں جس میں پڑا تر
 جب پڑھ چکے کہا یہ کلام بزرگ تر لاریب ہے کلام خداوند بجز وہ

خواب پر جو حال تاثر ہوا عیساں
 فوراً ہی گوشے سے نکل آئے اسی زماں

کہنے لگے عمر سے یہ آکر وہ نیک نام کل ملتی تھے حق سے رسولِ فلک کا مقام
 جو ہل یا عمر کوئی اے رب ذوالکرام ایماں سے بہرہ ور ہو تو سمجھے ہمارا کام
 شاید دعا ہوئی وہ تمہارے لئے قبول

شاید تمہیں کو دولت اسلام ہو حصول

خواب سے یہ سنتے ہی کہنے لگے عمر اس دم کہاں ملیں گے شہنشاہ بجز وہ
 بولے ہمارے ساتھ چلو چلتے ہو اگر ہم لچلیں بہاں ہیں وہ ہادی خوش سیر

یہ سنتے ہی معاً وہ ہوئے ان کے ہجرام

ارقم کے گھر پہ پہنچے جہاں تھے شہ انام

پہنچے وہاں تو بند تھا اندر سے وہ مکاں حضرت پناہ گیر تھے باخسل مومناں
 دستک عمر نے دی جو پہنچتے ہی ناگساں سنتے ہی فکر مند ہوئے شہ کے پیرواں

بولے یہ حال دیکھو کے حمزہ نیکو سیر

یار و ڈرونہ میں ہی ہوں کافی پیے عمر

یہ کہہ کے چاہتے ہی تھے کھولیں مکان کا باب فرمایا مصطفیٰ نے کہ کیوں جائیں آنجناب
انکو بٹھا کے خود ہی اٹھے شاہ خوشخطاب بابِ مکاں کو کھول دیا جاتے ہی شتاب

دیکھا تو آستانے پہ موجود ہیں عمر

فرمایا کس ارادے سے آیا بیان کر

کی عرض اے رسول خدا سید انام ایمان لانے کیلئے آیا ہے یہ غلام
یہ کہہ کے خود ہی پڑھ لیا کلمہ بشوق تام ایماں سے انکے آپ ہوئے اتنے شاد کام

برجستہ لب پہ کلمہ تکبیر آگیا

قلب خزیں پہ ابر مسرت کا چھا گیا

اصحاب نے جو نعرہ تکبیر کو سنا سنتے ہی سب کے سب ہوئے ہمت مصطفیٰ

اس شہود سے اٹھی جو تکبیر کی صدا کے کا جو پہاڑ تھا ہر ایک گونج اٹھا

اس واقعے کی سبکو بحدے خوشی ہوئی

ہوتی نہ کیوں۔ قبول دعا کے نبی ہوئی

ایمان لاتے ہی ہوئے یوں شہ سوہ کلام اب کتنے آپ کے ہوئے پیر و شہر انام

بولے چیل کا ہندسہ تم پر ہوا تمام کتنے لگے یہ سنتے ہی فاروق نیک نام

کفار پوجتے ہیں بتوں کو با شکار

ہلوگ کیوں چھپا کے کریں یاد کرو گار

یہ کہہ کے سوئے کعبہ چلے حضرت عمر اور انکے ساتھ ساتھ چلے شاہ بکر و بر

دیکھا جو مومنوں نے چلے آپ بھی ادھر سب پیچھے پیچھے ہوئے بے خوف بے خطر

کفار کے قریب جو یوں پہنچے شاہیں

سمجھے اسیر ہو گئے با جیل مسلیں

یہ دیکھتے ہی خوش ہوئے از بس وہ بدگماں لیکن خوشی کا انکی ہوا خون اسی زماں
پہنچے جو نہیں جنابِ عمر شہ کے ہمعناں بوجہل سے کہا کہ سن اے راسِ بلحاہ

میں نے کیا ہے آج سے اسلام کو قبول

ہشیار ہو کے رہنا اب اے دشمنِ رسول

ایذا دہندگانِ محمد ہیں جس قدر ایذا دہی پہ باندھینگے اب بھی اگر کر
چن چن کے مار ڈالے گا اک ایک کو عمر روئے زمیں پہ پانہ سکیں گے کہیں مفر

گر خیر چاہیں داخلِ دینِ اللہ ہوں

پچھتاؤنگے نہ کفر کے ہاتھوں تباہ ہوں

بعد اسکے بولے دیکھ ابو جہل بدگسر اسلام حق ہے دینِ ترا باطل ہو سرسبر

چھوڑ اس کو اور ہو بتبعِ سید البشر دارین کی فلاح اسی پر ہے منحصر

ورنہ یہ تیغ پہلے پیئے گی ترا السو

اور ونکی تیرے بعد اسے ہوگی جستجو

یہ سنکے بولا آپ سے خطابِ بد قوام دیوانہ تو ہوا ہے کہ کرتا ہے یوں کلام

یا کر گیا ہے سحرِ محمد کا تجھ پر کام بہتر ہے آج قصہ ہی کروں ترا تمام

مکذیب تاکہ پھر نہو میرے خداؤنکی

جرات نہ کر سکے کوئی ایسی خطاؤنکی

خطاب کی زبان سے نکلا جو یہ سخن فاروق سنتے ہی ہوئے یوں اسے حرفزن

لانا نہ اب زبانہ یہ الفاظِ دشمن کر اختیار دینِ خداوند ذوالسنن

یہ سنکے آگ ہو گیا خطابِ بدگسر

بولا کہ موت آ ہی گئی تیری کیسا عمر

یہ سنکے آپ ہو گئے غصے سے بیقرار کھینچی معافیام سے شمشیر آبدار
 دیکھا جو گرم ہوتا ہے میدانِ کارزار جو جہل بد سگال معاً ہو گیا فسار
 آمادہ بھاگنے ہی پہ تھا یہ بھی بدسیر
 لیکن قضا تھی ملتی اسے کس طرح مفر

فاروق نے لپک کے کیا قصہ ہی تمام سوئے جہیم پہنچا اسی دم وہ زشت کام
 اس واقعے سے ہو گئے مرعوب خاص و عام بھاگے وہاں سے سارے عدوئے شہِ انام
 کہتے تھے اسنے کاٹا جو خطاب ہی کا سر
 کب قتل سے ہمارے کر گیا یہ ور گذر

پھر وہ چلے وہاں سے سوئے مسجدِ حرام ہمرہ تھے سلین و جناب شہِ انام
 جا کر وہاں نماز پڑھی با صد اہتمام ہو کر نڈر شریک ہوئے سارے خاص و عام
 ہر رکن دینِ علانیہ کرنے لگا ادا
 برپا کیا گروہِ معاند میں تہلکا

ہونے لگا جو دائرہ دین وسیع تر ایماں سے بہرہ یاب ہوئے حمزہ و عمر شہِ نبوی
 کے کے مشرکین کو پیدا ہوا خطر کہنے لگے ہم یونہیں غافل رہے اگر
 دینِ محمدی کو کرینگے سب اختیار
 آبا کے دین کا نہ رہے گا کچھ اقتدار

عہد نامہ کفار
 بابتہ قطع تعلقات

آخر کو سوچتے ہی تباہی کی ان کی راہ اس طرح سمسخت ہوئے باہم وہ روسیاء
 محصور کر لو سب کو کہ تباہوں یہ سب تباہ ہم سب کے واسطے ہے یہی صورتِ رفاہ
 جب یہ صلاح ہو گئی کفار میں ہسم
 آئی اک عہد نامے کی پھر نوبتِ رقم

جو جو شرائط اسمیں ہوئیں ورج اسمزماں وہ سب ضرورساں ہی نہ تھیں بلکہ جانستیاں
 لکھا تھا اسمیں جتنے عرب کے ہیں کناں ہاشم کے خاندان سے گزریاں یہیں ہر آں
 بیع و شرا و واد و وسستد سب ہوں نے بند
 ہرگز کرے نہ ان سے قرابت کوئی پسند
 ہو ہمہ کلام بھی نہ کوئی ساکن حجاز رسم سلام کا بھی نہ رکھے کوئی جواز
 ہر اک معاٹے میں رہے ان سے بے نیاز نکلیں گے ان کے دل سے بھی یہ غرور و نماز
 تنگ آ کے بہر قتل محمد کو دیں گے جب
 ملجائے گا خوشی سے پھر اسدم ہر اک عرب
 لٹکا یہ عہد نامہ جو کعبے کے باب پر ہاشم کی آل سے ہوا نافر ہر اک بشر
 مجبوراً آخرش ابوطالب نکو سپر دن زندگی کے کرنے لگے شعب میں بسر
 ہمہ تھے شاہ دین و تمام انکے پیرواں
 اور ہاشمی و مطہبی ہر دو خاندان
 سہ سال تک رہے سب اسی شعب کے میاں برگ طلح چاتے رہے جوع کے زماں
 حضرت سعد و قاص کے پسر جو تھے یوں کرتے تھے بیاں اکبار چرم خشک جو ہا تھا آیا ناگساں
 فوراً ہی دھوکے آگ پہ بھونا آسے بشوق
 پھر پانی کی مدد سے اسے کھالیا بذوق
 کہتے تھے ابن سعد جب اطفال خرد سال ہوتے تھے فرط جوع سے بیتاب و زڈھاں
 سن سن کے انکی گریہ کو کفار بد سگال ہوتے تھے فرط کینہ سے از بسکہ شادھاں
 پر بعض رحم کرتے تھے جو تھے کرم شمار
 فاقہ کشی کو سنتے ہی ہوتے تھے بے قرار

حضرت کا
 شعب میں جانا

اک روز کا ہے ذکر حکیم نیکو سیر جو حضرت خدیجہ کے بھائی کا تھا پس
ہمراہ اک غلام کے گندم کسی قدر بھجواتا تھا خدیجہ کی جائے قیام پر

رستے میں مل گیا اسے بوہل بدگیاں

معلوم کر کے روکتا تھا اس بلحاظ

جا پہنچا اتفاق سے بوہل نیکو اوصاف مانع جہانپہ ہوتا تھا بوہل خیرہ
سنکر یہ واقعہ اسے رحم آیا حال پر بولا کہ جانے دے نہیں یہ ظلم خوب تر

کننے سے اسکے وہ گیا بوہل بدخصال

ورنہ خدیجہ تک اسے جانا ہی تھا محال

گزرے جو اس طرح کے مفسد سوتیلے آیا شکست عہد کا بعضوں کو خود خیال سلسلہ نبوی

ہشام تھا جو مرد نیکو بخت خوشخصال ہاشم کے خاندان سے رکھتا تھا اتصال مشعب سے

پوشیدہ بھیجا کرتا تھا غلہ بھی اسزماں

اک دن گیا زبیر کے گھر وہ نیکو نشان

کننے لگا زبیر سے جا کر وہ نیکو نام تلوگ کھا رہے ہو یہاں بہترین طعام

ماموں کے کھانے کا بھی ہو کچھ مشعب میں نظام غیرت سے کام لویہ ہے کھانا تمہیں حرام

لازم نہیں ہے زلیت گزارو باری اصول

بگڑیں بلا سے تم سے یہ اعدائے بوالفضل

ہشام کو زبیر نے فوراً دیا جواب تنہائی مجھکو ہوتی نہ مانع اگر جناب

کرتا معاہدے کے میں ٹکڑے ابھی شتاب ہشام نے کہا چلو تم ہم ہیں ہمراہ

ٹلے کر کے پھر یہ امر وہ دونوں نیکو سیر

مطعم بن عدی سے ملے جا کے زور مڑا

مطعم بن عدی ہوئے انکے ہخیمان زمرہ و بختری کو بنایا شریک حال
 روز دوم سحر کو وہ پانچوں کو جہاں باب حرم پہ پہنچے بعد جوش و اشتعال
 مکان مکہ سے کیا جاتے ہی یہ خطاب
 اے اہل مکہ کرتے ہو کیوں ظلم بحیاب
 صد حیف عیش سے کرو تم زندگی بسر اور ہاشمی حیات گزاریں اگر سنہ تر
 مبنی یہ عہد نامہ ہے لاریب ظلم پر اس طرح سنگدل ہو مناسب نہیں بشر
 جب تک نہ چاک ہو گا یہ مکتوب پرستم
 خاموش گھر میں رہ نہ سکیں گے کبھی بھی ہم
 یہ سنکے بولانے ابو جہل بد سگال ممکن نہیں یہ امر کسی کی ہے کیا مجال
 زمرہ یہ سنکے بولے تو جھوٹا ہے بد خصال جب لکھتے تھے اسے ہیں جب بھی تھا قیل قال
 زمرہ تمام کرنے چکے تھے ابھی یہ بات
 مطعم نے چاک کر دیا فوراً بڑھاکے ہات
 بعد اسکے مطعم عدی و زمرہ سے دلیر ہشام اور زبیر و ابوالجہری سے شیر
 سچ کر سلاح پہنچے وہاں بید رنگ و دیہ اس طرح آئے شعب سے وہ زندگی سویر
 ایذا کے بیشمار سے جب مل گئی نجات
 حساد مل کے رہ گئے حسرت سے اپنے ہات
 بیرون شعب آئے جو سلطان انس جاں کچھ دن بچے رہے زستہاے کافراں
 لیکن فلک نہ دیکھ سکا شہ کو شادماں سوئے عدم چلے ابوطالب سے مہرباں
 دیکھا جو حال نزع ہوا رنج بیشتر
 پر مرضی خدا سے تھے مجبور سر بسر

ابوطالب کی

حیات

کہنے لگے چچا سے شہنشاہِ بحرِ روم اب بھی الوہیت کے مقرر ہوں جناب اگر شاہد ہوں اس کا پیش خدائے بزرگتر لیکن وہاں پہ بیٹھا تھا بوجہیں بدسیر

بولا پدر کے دین سے کیا ہو گے مجتنب

کیا چھوڑ دو گے پیرویِ عجمِ مطلب

بولے پدر کے دین پہ میں کرتا ہوں انتقال بعد اسکے بولے آپ سے لے ابنِ نوحِ خصال

تیرے سخن میں جھکونہ تھی جائے قیل و قال صرف اتنا کر رہا ہوں میں لے جانِ جانِ خصال

تبدیل دیں کروں تو ہنسیں گے قریش سب

باہر گر کہیں گے گیا موت سے یہ وہ

یہ سنکے بولے آپ سے سلطانِ انسِ جاں میں خیر جو ہوں آپکا اے عمِ مہرباں

مانگو نگا میں عاپیے بخشش بدل بجاں جب تک مجھے نہ روکے گا خلاقِ دو جہاں

راوی ہیں یوں بخاری و مسلم بکوسیر

لیکن مخالف اسکے ہیں اسحاق کے پسر

کہتے ہیں اسطرح بن اسحاق بکتہ داں عالم تھا نزع کا ابوطالب پہ جنسِ ماں

ہلتے تھے لب میانِ دہن چلتی تھی زباں عباس جو تھے اندونوں برکیش کافراں

فورا لگا کے کان مخاطب ہوئے جو نہیں

جاری تھا لب پہ کلمہ طیب بصدیقین

سننے ہی بولے آپسے وہ معدلتِ شعار پڑھتے ہیں تیرا کلمہ یہ اے ابنِ نامدار

یہ سنکے شاد ہو گئے محبوب کر دگار شاکر ہوئے بدرگہ رب کریم و بار

شہ کی رفاقت اور اعانت کا تھا اثر

حق نے جو مرتے دم کیا ایماں سے بہرہ ور

ابوطالب کا عجم قبول اسلام

ابوطالب کا قبول اسلام

انکے قبول دین میں واقع وہ اختلاف کچھ امر واقعہ کا نہیں ہوتا انکشاف
 پر انکی خدمتوں کا ہر اک کہ ہے اعتراف شاید ہوا ہو کفر سے دل نکا پاک صاف
 ضائع کرے گا کیسے خدا اسکی نیکیاں
 تازہ لیت جو رہا ہو معین شہ جہاں

مصنف کا
 خیال

اس غم کے بعد شہ کو ہوا دوسرا یہ غم راہی ہو میں خدیجہ کبریٰ سوئے عدم
 مونس رہا اب ان سنا نہ مشفق مثال عم و دونوں کے غم سے قلب ہوا خون یک قلم
 حق کے سوار ہا نہ کوئی شہ کا نمگسار
 پیرو سب اپنی اپنی جگہ پر تھے سو گوار

خدیجہ کبریٰ
 کی رحلت

دنیا سے جب کیا ابوطالب نے انتقال ہو کر نڈر ستانے لگے سارے بد خصال
 دیکھا جو کے والو نکاح مدوح نے یہ حال تبلیغ دین کا یاس سے بدلا معانی خصال
 آخر وہاں سے جانب طائف ہوئے رواں
 زید ابن حارثہ ہوئے ہمراہ و ہمعتاں

تلف
 حضرت کا سفر طائف
 بعض تبلیغ اسلام

طائف میں تھے بڑے بڑے ارباب فی اثر آل عمیر انہیں تھی ممتاز و مفتی نہ
 پہنچے وہاں جو حضرت سلطان بکر و بر آل عمیر سے ملے جاتے ہی پیشتر
 اک نے کہا بنایا تجھے حق نے گرنی
 کہے کا اسنے چاک کیا پر وہ واقعی

بعد اسکے دوسرے نے کیا شہ سو یوں کلام تو ہی تھا جو خدا کی سفارت کا کرتا کام
 بعد اسکے بولا تیسرا بد بخت بد قوام تجھ سے کلام کرنا بہر طور ہے حرام
 صادق ہے تو تو میں نہیں کچھ ایسا بے ادب
 کاذب ہے تو تو قابل گفتار ہی ہے کب

ان ملحدوں نے کی نہ اسی پر کچھ اکٹھا طاقت کے بد معاشوں کو بلوا کے کہہ دیا
دیکھو جہاں ستاؤ انھیں مل کے خوب سا سنتے ہی اسپہ تل گئے وہ سارے اشتیاق

اک دن اُدھر سے گزرے جو محبوب کروگار

برسائے سنگ پائے مبارک پہ بے شمار

ذبت یہ آئی ہو گئے نعلین خوں سے تر زخموں سے چور چور ہوئے سید البشر
جب فرط خستہ حالی سے بیٹھے زمین پر پیچھے پڑے پھر آپ کے اعدائے بدگمر

تنگ آ کے جب وہاں سے چلے شاہ مریں

پتھر لگاتے ساتھ ہوئے سارے ملحدیں

رستے میں دیتے جاتے تھے و شام بدزباں لڑکے جو ساتھ میں تھے بجاتے تھے تالیاں

پہنچے جو اس مقام پہ سلطان انس جاں عتبہ کا ایک باغ تھا انگور کا جہاں

جاتے ہی ٹیٹو نہیں ہوئے شہ پناہ گیر

مطلب تھا پھر نہ پھیرے کوئی مردم شریہ

عتبہ کی جو نہیں خسرو دیں پر پڑی نظر رحم آیا اسکو آپ کے حال شکستہ پر عدا سس کا
فوراً ہی ایک خوشہ انگور توڑ کر کشتی میں بھیجا ہمرہ عدا سس خوش سیر قبول اسلام

بسم اللہ کر کے کھانے لگے جب شہ جہاں

عدا سس بولا کہیں کا لیا نام اسزماں

میں یہاں سنا نہیں اب تک کبھی یہ نام یہ سنکے بولے اس سے جناب شہ اتام

گھر ہے جہاں تھا ماوہ ہو کونسا مقام کی عرض نینوا کا ہے باسندہ یہ نلام

یہ سنکے اس سے بولے شہنشاہ ابطحی

رہتے تھے جس مقام پہ پونس مرے انخی

یہ سنکے بولا آپ سے عداس خوش سیر پوئس ہیں کیسے بھائی مجھے دیکھیے خبر
 بولے ہماری طرح تھے وہ بھی پیامبر یہ سنکے پوچھا آپ کا اسم بزرگتر

فرمایا شاہ ویں نے محمد ہے میرا نام

مکہ مری ولادت و بعثت کا ہے مقام

یہ سنکے بولا آپ سے عداس نیکذات دیکھی ہیں میں نے آپکی انجیل میں صفات

مدت سے منتظر تھا میں اے شاہ کائنات یہ کہہ کے بہرہ ور ہوا ایماں سے چوڑے ہات

ابن ربیعہ دیکھ رہا تھا یہ ماجرا

کہنے لگا فریب میں تو ان کے آگیا

وہ بولا یہ نہیں کوئی مکار و جعل ساز پیغمبر زمانہ ہیں یہ مرد پاکباز

بعثت پہ انکی ناز کرے جس قدر حجاز بیجا نہیں بجا ہے سہ اسرہ اس کا ناز

قسمت سے میری حال گئے مجھکو یہ خوش سیر

بعثت کی انکی پہلے سے مجھکو نہ تھی خبر

بعد سکوں وہاں سے چلے جب شہ انام پہنچے تھے لڑپن نخلہ تک آ پہنچا وقت شام

آخر وہیں شہ دو جہاں نے کیا قیام کے سے فصل رکھتا، اکدن کا وہ مقام

پڑھنے لگے نماز جو سلطان بھر و بر

گذرے اُدھر سے چند اجتہ نیکو سیر

سنکر کلام حضرت خلاق انس و جہاں وہ سب کے سب ٹھہر گئے پہنچے جو نہیں ہاں

فارغ ہوئے نماز سے جب شاہ دو جہاں تبلیغ دین حق لگے کرنے اسی زمان

ایمان لائے آپ پہ پہلے وہ خوش سیر

پھر جا کے قوم کو بھی کیا دیں سے بہرہ ور

جنت
 قبول

چلکر وہاں سے پہنچے حراسید انام بھیجا وہاں سے ابن عدی کی طرف پیام
ہو گے مرے معین جو کروں مکے میں قیام یہ سنکے اپنے بیٹوں سے بولا وہ نیک نام

بیچ کر سلاح سوئے حرا ہوا بھی رواں

لاؤ محمد عسری کو لہصد اماں

یہ سنکے پہنچے سوئے حرا اس کے سب سپر ہمراہ انکے چلے گئے سلطان بصرہ
مکے میں پہنچے جو نہیں وہ شاہ نکو سیر ابن عدی بھی ساتھ چلا شہ کے۔ اونٹ پر

حضرت کاٹا
سے مکہ آنا

باب حرم پہ پہنچے تو تھے جس مع کافراں

بولا بن عدی انھیں دیتا ہو نیل ماں

اندر حرم کے پہنچے جو شاہنشاہ انام پڑھ کر نامہ گھر کے شب کو کیا قیام
وقت سحر سے پھر چھڑا تبلیغ دین کا کام اس مرتبہ تھا پہلے سے بھی بہترین نظام

میلوں میں دنگلوں میں پہنچتے تھے آنجناب

کرتے تھے سعی دین کی اشاعت میں جیاب

پر ساتھ ساتھ جاتا تھا مرد و بولہب تقریر آپ کرتے تھے تبلیغ دین پہ جب
کتا تھا سنکے شوہر حالت الحطب آئے نہ اسکے کہنے میں ہرگز کوئی عرب

مرتد ہوا ہے دین اب وجد سے سر بہر

کرتا ہوں میں ہر ایک کو آگاہ و باخبر

اُس سال آیا حج کا جو دور سعید پھر شہ کو متہم لگے کرنے وہ خیرہ
مطلب تھا دین حق سے نہ کوئی بہرہ ور لیکن جو خوش نصیب تھے آپہنچے دوڑ کر

طفیل کا قبول
اسلام

آیا چنانچہ یونہی طفیل کو اساس

ان محدود کی روک کا کچھ بھی کیا نہ پاس

اس وقت پڑھ رہے تھے شہ دیں نماز شام یہ دیکھ کر ٹھہر گیا وہ مرو نیک نام
 آواز سے پڑھا جو نہیں اللہ کا کلام فرط اثر سے ہو گیا سنتے ہی وہ غلام
 پڑھ کر نماز جو نہیں چلے جانب مکان
 فوراً عقب میں آپکے وہ بھی ہوا رواں

داخل ہوئے مکانیں جب شاہ بحر و بر حضرت سے اذن خواہ ہوا وہ نکو سیر
 سنکر گذارش اس کی معاً سید البشر لائے مکان میں بخشی اُسے جائے مفتخر
 پھر پوچھا اس سے آئے ہو تم کیسے یہاں
 یہ سنکے اسنے شہ سے کیا حال سب بیاں

جب آسنے شہ پہ حال کیا اپنا آشکا بولے یہ اس سے سنکے رسول کرم شعار
 ہے از دیا و کفر سے ان سب کا حال ار تعلیم انکو دیتا ہی رہتا ہوں بار بار
 پڑتا نہیں ہے اپنے مگر اس کا کچھ اثر
 دل ہے ہر ایک شخص کا آہن سے سخت تر

یہ کہہ کے اُس سے بولے شہنشاہ مرسلین برحق ہے اے طفیل بلاشبہ میرا وہی
 توحید حق کا میری نبوت کا کر لیتیں زیبا نہیں تجھے کرے تقلید مشرکین
 یہ سنتے ہی معاً کیا اسلام کو قبول
 فرمانبر رسول ہوا وہ نکو اصول

خاندان اکثر بعد اسکے جب بنے میں پہنچا وہ خوش سیر پہلے تو سارے گھر کو کیا وہی سے بہرور
 اہل قبیلہ ڈالا پھر اپنے اہل قبیلہ پہ بھی اثر تھوڑے سے لوگ رہ گئے آبا کے دین پر
 طیبہ میں بھی اشاعت دیں ہو گئی شروع
 ہونیکے وہاں کے بھی افراد اب رجوع
 کا قبول اسلام

جس وقت یازدہ سن نبوی ہوا وہاں بی عائشہ سے شہ نے کیا عقد اس زمانہ اللہ نبوی
 بعد اسکے دیں پہ آئیں جو سووہ بکونشاں لائے انھیں بھی عقد میں شاہنشہ زمانہ بی عائشہ و سووہ
 چرکا نصیب عقد شہ دیں میں آگئیں
 خوش بخت تھیں سعادت دارین پاگئیں
 سے حضرت کا تعلق

آل حنیفہ خبا یا ماہ میں تھا قیام راہی ہوئے اوہر شہہ دیں سیدانام اک حنیفہ کی
 جا کر سنایا انکو جو اللہ کا کلام بگڑے زبکہ سنتے ہی وہ سار زشت کام
 یہ دیکھتے ہی آئے پلٹ شاہ مرسلین
 پیچھے وہاں سے پھر بنی شیبان کے قریں
 بے التفاتی

ہمراہ آنجناب تھے بوجہ نیک نام پیچھے جو نہیں جناب رسولِ فلک مقام مفردوں کا
 مفرد سے یہ بولے رفیق شہ انام مشہور جس نبی کی خبر تھی بنخاص و عام
 وا اللہ وہ رسولِ مکرم ہیں آپ ہی
 لازم ہے صدقِ دل سے انھیں مانو تم نبی
 معذورانہ جواب

یہ سنتے ہی ہوا وہ شہہ دیں سے سخن کن باتوں کو سکھاتے ہیں آپ کے عزیزین
 یہ سنکے شاہ دیں ہوئے یوں سے حرفزن واحد ہے لا شریک ہو وہ رب ذوالمنن
 معبود اس کو جانو سمجھو مجھے نبی
 لب لباب ہے مری تعلیم کا یہی

انعام کی کچھ آیتیں پھر آپ نے پڑھیں جو پڑھیں سو دمند نصاب سے بالیقین
 سنتے ہی بولا وہ پس تحسین و آفرین آبا کا وقعتہ نہیں چھٹ سکتا مجھ سے دیں
 اسکے علاوہ ہوں تہ حکم شہہ عجم
 کیوں کریں کر سکوں سر تسلیم اپنا خم

یہ سنکے راشکوئی کی دی شہ نے اسکو واد بعد اسکے بولے اس سے شہ دی بصد واد
حامی ہے اپنے دین کا خود خالص عباد تو تبلیغ دین کی مجھ سے اسے فکر ہے زیاد

یہ کہہ کے پھر ہوئے شہ دی اس طرف وراں

رہتا تھا جس طرف بنی عامر کا خانداں

پہنچے وہاں جو جا کے رسول کرم شعار تبلیغ دین پہ کی جو نہیں تقیر زور واد
سنکر کلام حضرت محبوب کردگار بولا فراس انہیں جو تھا مرد بخپتہ کار

آئیں یہ اختیار میں میرے اگر کہیں

کروں تمام عرب کو مسخر میں بالیقین

پھر بولا اس کا عہد کرو مجھ سے استوار بخشے خدا عرب پہ اگر تم کو اقتدار

ہوگا مجھی کو بعد تمھارے ہر اختیار بے قائدہ نہ ہو گا تمھارا میں جنبہ دار

یہ سنکے بولے اس سے شہنشاہ کائنات

میں اس کا عہد کیا کروں جو ہو خدا کے ہات

یہ سنکے بولا شہ سے وہ طماع مال و زر پھر کیوں ہر اک عرب کی عداوت لوں آپر

پایا جو اس سے شہ نے جواب لیا خشک تر لوٹ آئے خسرو و وہاں فوراً اپنے گھر

تبلیغ دین میں یوں جو ہوئے محو شاہ دین

وہو وھو کے ہاتھ پیچھے پڑے سارے ملحدیں

اک دن حرم میں پڑھتے تھے سلطان دین نماز حاضر تھے ملحدوں کے بھی سرمایگان نماز

اتنے میں بول اٹھا ابو جہل کینہ ساز لائے شہ کی اوجھ کوئی ساکن حجاز

گردن میں انکی ڈالو لگا جب سر جھکا ٹنگے

یہ اپنی حرکتوں سے جھی باز آئینگے

۱۰۱

کفر کی خصوصیت
سے انداز سانی

یہ سنکے اوجھ لایا معاً عقبہ لعین اس وقت سر بسجده تھے سلطان مرسلین
گردن میں شہ کی ڈال دی فوراً زراہ کہیں یہ حال دیکھ کر ہوئے خوش بسکہ لمحدیں

پہنچی جو گوش فاطمہ زہرا میں یہ خبر

باوصف کم سنی ہوا غم - آئیں دوڑ کر

دیکھا تو سر بسجده ہیں محبوب ذوالجلال اوجھ آپ کے گلے میں لعینوں نے دی ہے ڈال

یہ دیکھ کر زبیں ہوئیں محزون و پر ملال فوراً لیا گلے پر سے اسے نکال

پھر وہ تو کوستی ہوئیں عقبہ کو نہیں گھر

پر آنجناب اُن بھی نہ لائے زبان پر

حد سے ہوئے بروں جو ستمہائے مشرکین جناب آئے نزد شہنشاہ مرسلین آنحضرت کی

کننے لگے حضور سے آکر وہ خوش یقین بہتر نہیں سکوت اب اے فخر عالمین پیشینگوئی

بجستار ہے ہیں اب اعدائے رویاہ

لازم ہے بد دعاسے انھیں کیجئے تباہ

سنتے ہی سرخ ہو گیا فوراً رخ جناب جناب سے بغصہ کیا آپ نے خطاب

گذرے ہیں تم سو پہلے بہت ایسوی شیخ و شاب آئے چلے ہیں جنبہ پس ظلم بحساب

تاہم وہ اپنے فرض سے آئے نہیں ہیں باز

عائل رہے جسکم خداوند بے نیاز

میرا بھی کام پورا ہی کر دے گا کروگار اگرن وہ وقت آئیگا از فضل رب بار

صنعت سے گر کرے گا سفر اک شتر سوار بیخوف جائیگا حضور موت تک وہ یار

اسکو سوا خدا کے کسی کا نہ ہو گا ڈر

تہا کرے گا طے رہ دور دور از تر

آخر کو پورا ہی ہوا یہ قول شاہِ دین بے خوف چار سمت لگے پھرنے میں
خطرہ تھا رہزموں کا نہ تھا خوفِ مشرکین رکھتے تھے صرف خوفِ خداوندِ عالمیں

پیشینگوئی کا

ہر سمت سکے بیٹھا تھا نامِ اللہ کا
بجنا تھا کوسِ دین رسالتِ پناہ کا

صاوق آنا

ایذا میں دیکے تھک گئے جب بانیانِ شر تبلیغِ دین سے باز نہ آئے شہِ بشر
تدبیرِ حب ہوئی نہ کوئی ان کی کارگر پھر باندھی قتلِ شہ پہ ابو جہل نے کمر

ابو جہل شہ قتل
اور کفار کا سکو

انعامِ شہر کیا پھر بہرہ قتلِ شاہ
آمادہ پر ہوا نہ کوئی خصمِ روسیہ

دیکھا جو یہ بھی بازی ہوئی جارہی ہے مات انعام پر بھی قتل کو اٹھتا نہیں ہات
سوچا کہ کیا کروں معاً آئی یہ دلیں ہات اک چاہ کھودا جائے سر زہ جوئے رات

چاہِ سراہ

آتے ہی اس خیال کے اڑیں ہوا وہ شاد
گرنے کا اپنے علم نہ رکھتا تھا بدنہاد

آخر بلا کے چاہ کنوں کو بوقتِ شام حکم اسنے دیدیا نے جلد ایک چاہ خام
حکم اسکا پا کے کرنے لگے چاہ کن جو کام گذری تھی نیم شب کہ ہوا کھد کے وہ تمام

طیار کھد کے ہو گیا آخر جو نہیں وہ چاہ
بچھو کے تیلی لکڑیاں ڈلوادی خاکِ راہ

پھر چہ سے اتنی دور پہ بٹھلائے کچھ بشر جسجا سے سن لیں گرنیکی آواز سر بسر
بٹھلا کے انکو جمع کرائے معاً حجر بعد اسکے بولا گر پڑے اس میں کوئی اگر

ان پتھروں سے مل کے کرو اس کو شگسار
چلانے پر بھی اسکے نہ باز آؤ نہ نہسار

یہ کہہ کے وہ لعین تو گیا جانبِ مکاں بیدار ہو کے شہ سوئے مسجد ہوئے رُزاں
 واقف نہ تھے کہ چاہ سر راہ ہو یہاں اک کام آگے بڑھتے ہی گرتے شہ جہاں
 حافظ مگر تھا آپ کا خلاق مجرب
 روح الایں نے کر دیا فوراً ہی بانجہ

جس کے لئے کھدایا تھا اُس بد گہرنے چاہ فضل خدا سے بچ گیا وہ شاہ دیں سپاہ
 اب قدرتِ خدا پہ ذرا ڈالئے رنگا ہ اک رات گھر سے نکلا ابو جہل روسیہ
 آیانہ اس کو چاہ سر راہ کا خیال
 جو نہیں قدم بڑھاٹے گرا خود وہ بد سگال

جو نہیں گرا کنویں میں ابو جہل بد سیر جنکو بٹھایا تھا ہوئے واقف وہ سب بشر
 فوراً ہی پتھروں سے جو لینے لگے خبر چلایا چچیا خوب وہ مرد و خیر
 لیکن کسی بشر نے نہ اس پر کیا کرم
 کہتے تھے حکم ہی نہیں۔ باز آئیں گے نہ ہم

پڑتی رہی جو تالہ سحر پتھروں کی مار چوٹ اتنی کھائی ہو گیا بسمل وہ نابکار
 جب روشنی ہوئی ہوا ہر اک پہ آشکار آقائے نامدار ہی ہوتے تھے سنگسار
 فوراً ہی رستے ڈالے منگا کر میاں چاہ
 لیکن کوئی نہ پہنچا کہ نکلے وہ روسیہ

آخر نخل سکا نہ جو وہ راسِ طحاں بولا کہ کوئی لائے محمد کو اسزماں
 انکے ہوا نہیں کوئی ایسا بشر یہاں جو چاہ سے نکالے بچائے ہماری جاں
 آخر کو اک بشر گیا سوئے شہ بشر
 فوراً ہی آئے سنتے ہی سلطانِ کسبہ

دیکھا جو شہ کو بولا ہو تم واقعی نبیؐ ایماں میں لایا تمپہ تمہارے خدا یہ بھی
بہر خدا بنگالو مجھے چاہ سے ابھی احساں تمہارا مانو گنا میں تا بہ زندگی

اللہ سے رحم۔ آیانا ایذاؤں کا خیال
فوراً ہی ہاتھ ڈال کے اسکولیا بنگال

آیا برون چاہ جو بوجہل بدسیر بولا ہوئے ہو سحر میں مشاق اسقہ
رنا کنویں میں پہنچانہ مجھ تک کوئی مگر تمنے معاً بنگال لیا ہاتھ ڈال کر

ابو جہل کی آغوش
فاموشی

کار نبیؐ نہیں یہ ہے جاو گروں کا کام
ایسے نبیؐ کو دور سے کرتا ہوں میں سلام

کس درجہ خود غرض تھا ابو جہل بڑشت کام مطلب نکال کر ہوا اس طرح ہم کلام
اس واقعہ سے آئے تحریر میں خاص عام بیٹھا دلونہ نقش وقار شہ انام

ایذا دہی پہ تلانا تھا اب کوئی بھی شقی
اعدا کے دل پہ چھا گئی تھی ہیبت آپ کی

ایذا دہی کا کرتانا تھا اب کوئی خیال لیکن ٹھٹھول کرتے تھے اب بھی وہ بنگال
اک روز عاص اور ولید زبوں خصال اک بت کو لائے زور رسول تسر جمال

کفار کا آخرت
سے تسخر

بولے ہم آپ صلح کریں آئے ہم
اکسال پوچیں آپ اسے اکسال رب کو ہم

تاریخ پیدا ہو نہ مرے آپکے میاں کہتے ہی تھے جناب سے یہ دونوں ملجاں
اتنے میں آیا حکم خداوند دو جہاں ان کافروں سے کہہ دو جو آئے ہیں سزماں

تم بت پرست میں ہوں پستار ذوالجلال
کیونکر نبیؐ کی میرے تمہارے یہ ہے مجال

اس سال کامیاب ہوئے پھر وہ خوشخطاب
گوانگور وکتے رہے کفار بے حساب

پھر حج میں چھپ بستر ہوئے طیبہ کے بہر یاب
لیکن انہوں نے چھوڑا نہ وہ جاوہ خواب
چھ مدینوں کا
قبول اسلام

شرمندہ ہو کے چپ ہوئے آخر وہ بدسیر
پر جل گئے ترقی اسلام و بھکر

آیا جو دوازوہ سن نبوی محسن تمام
مشتاق دیدار شاہ ہوارب ذوالکرام

بست و ششم رجب کا ہوا روجب تمام
جبریل لائے شب کو براق صبا خرام
۳۲
ذکر معراج و شریف

تاسدہ اس پہ پہنچے شہنشاہ انبیا
پھر لامکانہ جانے کو رزف عطا ہوا

رزف پہ جو نہیں بیٹھے رسول قر جمال
حاصل ہوا وہاں نہ جب اللہ کا وصال

جا پہنچے لامکانہ پیئے دید ذوالجلال
صوم و صلوٰۃ فرض ہوئے بعد قیل و قال
خلاق دہر کر چکا جب انکشاف راز
نار و جہاں کی دید کہ پہنچے شہ جہاز

جب کر چکے معائنہ و وزخ و جہاں
آئے تو گرم بستر عالی تھا اسرماں

سلطان مرسلین پلٹ آئے سو مکاں
کر آئے تین ساعتوں میں میرا سماں
تھوڑے سے وقت میں نہیں نکلن تھا یہ سفر
روکے تھا پر زمانے کو خلاق بخرو ب

وقت بحر جو واقعہ شب کیا بیاں
فوزا یہ ماجرا کیا بوجہ پہنیاں

ستتے ہی خندہ زن ہوا بوجہں بگیاں
فرمایا راست کہتے ہیں سلطان انفس جاں
شہ سے عطا ہوا انعمیں صدیق کا خطاب
اور نکتہ جو نہیں کو ملا و نراں شکن جواب

اس سال آیا حج کا جو دور سعید تہ ایمان لائے طیبہ کے پھر دوازوہ نفر
جب دین حق سے ہو گئے وہ لوگ بہرہ ور سلطانِ مرسلین سے کہا! سید البشر

تعلیم دین کی ہم کو ضرورت ہے اس زمان
اس کام کیلئے کوئی صاحبِ چلیں وہاں

پس مصعبِ عمیر صحابی نامور جو مسلم قدیم تھے اور دین سے باخبر
حکم رسولِ پاک سے راہی ہوئے ادھر پہنچے جو نہیں مدینے میں وہ مرد خوش سیر

اسعد بن زرارہ کے گھر یہ کیا قیام
پر جاتے تھے اک ایک مکان پر وہ نیک نام

تعلیم دین حق ہی نہ تھا صرف انکا کام تبلیغ میں بھی رہتے تھے وہ خوب بلد و دام
ہر اثر سناتے تھے اللہ کا کلام پتھر کو نوم کرتے تھے یوں وہ بحسن تمام

ان کو ششونگان کی کچھ اتنا ہوا اثر
وہ ایک روز ہونے لگے دین سے بہرہ ور

پھر تو یہ نوبت آگئی از فضلِ کبریا ہر گھر میں جلوہ گر ہوئی اسلام کی ضیا
سرعت سے یوں جو بڑھنے لگا دینِ مصطفیٰ جا پہنچا اسکا سلسلہ طیبہ سے تا قبا

بس خطہ اور وائل و واقف کے چند گھر
باقی رہے ہوئے نہ جو ایمان سے بہرہ ور

سعید معاذ جو کہ تھے اک مرد با اثر اور خاندانِ اوس کے سردارِ مفتخر
جب پہنچے انکے پاس یہ ہادی خوش سیر پہلے تو دین سے ہوئے نافر وہ سر بسر

لیکن انھیں سنایا جو اللہ کا کلام وہ اور اوسیاں ہوئے سب سے شاد کام

بارہ مدنیوں کا
قبول اسلام

حضرت مصعب
اور تبلیغ

حضرت مصعب
سکی کامیابی

سعید معاذ کا
قبول اسلام

اس سال آیا حج کا جو پھر دور خوشگوار آئے بہتر آدمی حج کو بفضل بار ۱۳۰۰ نبوی
کچھ لوگ بت پرست تھے انکے سفر کے یار انہی چھپا کے دیں کو کیا سب نے اختیار کیا

اور انکی استدعا
اور انکی استدعا

بعد اسکے بولے آپ سے چلے ہمارے گھر
خدمت کریں گے آپ کی پہلوگ عمر بھر

باد صف کفر بول اٹھے عباس نیکنام اہل قبیلہ کرتے ہیں سب انکا احترام
سینہ سپر رہے ہیں ہم انکے لئے مدام دیکھو اگر کریں یہ تمہارے یہاں قیام

مدینے چلنے کے
مسئلے پر گفتگو

گران کا ساتھ دیکو تم لوگ تاحیات
توانکا جانا ٹھیک ہے ورنہ ہے لغو بات

یہ سنتے ہی برادر نے شہ سے کیا خطاب
آغوش تنغ میں ہیں پلے ہم سب اہل جناب
اتنا ہی کہنے پایا تھا وہ جرأت انتساب
بولا ابو الہیثم اشہر دین کرم مآب

ہم سے یہود سے ہیں پڑانے تعلقات
ناممکن انکار ہنا ہے اب اے بکو صفات

پس یہ نہو جو آپکو حاصل ہوا قہار
واپس وطن کو ہوں مع اصحاب جاں نثار
یہ سنکے بولے سید عالم وفا شعار
تم میرے میں تمہارا جدائی کا کیا ہے کار

لیکن ابھی میں چھوڑ نہیں سکتا ہوں وطن
جب تک کہ حکم دے نہ مجھے رب ذوالمنن

پھر دوازدہ نقیب کے شہ نے منتخب
جنگو کہ پیش کرتے گئے خود وہ سب کے سب
یہ نظم یہ ترقی دین شہ عرب
سننے ہی جل کے خاک ہوئے سارے ادب

دوازدہ نقیب کا
تقریر

لیکن وہ بت پرست جو تھے انکے ہمسفر
بولے گرا یا ہوتا تو ہم ہوتے بائیسہ

کہنے سے انکے بچھ گئی وہ آتش فساد کرتے وگرنہ جنگ یہ کفار بد نساو
اس واقعے کو سنکے بڑھا تھا بہت غناو حافظ تھا سب کی جان و ناکا پر خالق عباد
ہم مذہب انکے انکے طرہ فدا ہو گئے
ہر اک طرح صفائی پہ طیار ہو گئے

اہل مدینہ جب ہوئے ایماں سے بہرہ ور اور بولے شاہِ دیں سے چلیں آپ میر گھر
سلطانِ مسلمانوں نے خلوص اٹھا دیکھ کر فرمایا سب مدینے کی جانب کریں سفر
یہ سنکے جو نہیں کرنے لگے ہجرت اختیار

حکومت
بیت مدینہ

مانع ہوئے ہر ایک کو کفارِ نابکار
دیکھا جو یہ تو جانے لگے چھپ کے منہں کچھ روز میں پہنچ گئے سب جانِ دیں
باقی یہاں پہ رہ گئے بے مایہ مسلمانوں، یا حضرت علی و ابو بکر خوش یقین
ٹھہرے تھے جو پاسِ رسولِ کرم شعار
حکمِ خدا کے پاک کا تھا جن کو انتظار

اصحاب کا
مدینے جانا

آخر صحابہ کر گئے جب اس طرح سفر اہل مدینہ بن گئے ان لوگوں کی سپہر
سو چال عینوں نے یہی حالت رہی اگر حملہ کرینگے ہم پہ یہ اک دن بلا خطہ
اس خون سے اکٹھا ہوئے سارے رسیاہ
اور سوچنے لگے کریں کیونکر انھیں تباہ

ہجرت صحابہ
کفار کا تداویہ
رفت سوچنا

حاضر وہاں تھا آپکا ہر ایک بیخ کن
اک شخص نے کہا انھیں ووقید پرمن
تا کوئی شخص ہونہ سکے اسے ہم سخن
شیطاناں یہ سنتے ہی ہوا یوں اسے ہر فرزند

دفع محمدِ عربی کی نہیں یہ راہ
بڑ کر معاً چھڑائے گا ہر ایک خیر خواہ

بعد اسکے بولا دوسرا کے سے دو نکال جب یہ ہونگے دین بھی ہو گا نہ پائمال
شیطان نے کہا یہ ہے بالکل غلط خیال یہ ہر جگہ بنائیں گے اپنا شہکیاں
آخر میں تابعدی بھی پہنچ جائینگے وہاں
پھر مل کے تپہ حملہ کریں گے کسی زماں

یہ سنتے ہی معاً اٹھا بوجہں بدسگال بولا اس امر کا نہیں یوں ہو گا انصاف
جب تک کرو نہ قتل محمدؐ کا سب خیال لیکن اک آدمی سے ہو یہ امر ہے محال
لازم ہے ہر قبیلے سے چن لو اک اک بشر

ابوہل اور شورہ
قتل امیر حضرت

وہ گھیریں مکان محمدؐ کا شب کو در
گھر سے نکلتے وقت جو نہیں ہیں باب پر لازم ہے مل کے قتل کرے انکو ہر بشر
اس طرح ٹوٹے ٹوٹے کرینگے انھیں اگر دل سے قصاص کا بھی نکل جائیگا خطر

مانا کہ ہاشمی ہیں دلیر اور اہل جوش
مشکل پر سب جنگ ہے ہو جائینگے خوش

قتل انکو کر دو آج ہی یہ قصہ ہو تمام دہشت سے جاں کی لے نہ کوئی پھر خدا کا نام
آبا کے دیں پہ آئے ہر اک شخص لاکلام تبلیغ دین نو کاٹے سارا انتظام
یہ رائے سنکے خوش ہوئے از بس وہ بدبہاد

شیطان نے بھی بنایا دل و جاں سے اچھا و

یقین وقت کر چکے جدم وہ بد گھر فوراً ہی آئے حضرت جبریلؑ خوش سیر
آتے ہی پہلے شورہ اعدا کی دی خبر پھر بڑے حکم دیتا ہے خلاق بحر و بر
جس شب کو آکے گھیریں معاند تمھارا باب
نازم سوئے مدنیہ اسی شب ہو تم شتاب

جبریل کا شورہ کی
خبر دینا اور حکم
ہجرت لانا

یہ سنکے پہنچے آپ ابو بکر کے وہاں فرمایا شورہ کرنا ہے کچھ تم سے اسزماں
لیکن ضرورت اسکی ہے لے سیر رازداں اسوقت شخص غیر سے خالی ہو یہ مکاں

میری ہجرت

فرمایا عائشہ کے سوا سید زمن

اسوقت کوئی بھی نہیں از جنس مردوزن

یہ سنکے مطمئن جو ہوئے سید البشر شورے کا کافروں کے کیا ذکر پشیر
بعد اسکے حکم آمدہ نوکی دی خبر یہ سنکے پوچھنے لگے صدیق خوش سیر

میں ہونگا ہنر ہی کی سعادت سے بہرہاں

فرمایا لچلوں گا تمہیں اپنے ہمراہ

یہ سنکے بولے حضرت صدیق خوشخصاں دواؤ ٹینوں کو پالا ہے میں نے بایں خیال
ہجرت کے وقت تانہ سفر کرنا ہو محال لے لیں اک آپ انیس سے از بہر زوال جلال

فرمایا مفت کر نہیں سکتا اسے قبول

تکلیف ایسے وقت میں دنیا ہے بے اصول

دیکھا جو مفت لیتے نہیں شاہ زیوقار قیمت لی آنجناب سے تھا گر چہ ناگوار
طے ہو گیا یہ امر جو ماہین ہر دو یار آئے مکاں کو اپنے رسول کرم شمار

لیکن یہاں کسی پہ نہ کھولا سفر کا راز

ہجرت کے دن علی پہ کیا باب راز باز

بولے علی سے جاتے ہوئے سید البشر بستر پہ میرے سونا پروا میری اور صکر
وے آنا یہ امانتیں واپس دم سحر پہنچا سکیں گے تم کو نہ اعدا کوئی ضرر

یہ کہہ کے پہنچے باب مکاں پر جو آنجناب

دیکھا معاندی سے ہے محصور سارا باب

۱۲ نبوی

ہجرت

لایبصریوں تک اپنے لیلین پڑا اثر پڑھ کر جو ڈالی خاک آن اعدا کے فرق پر
حکم خدا سے ہو گیا ہر ایک کو رو کر آئے کسی کو بھی نہ نظر سید البشر

یوں بیچ کے گھر سے نکلے جو سلطان ہیں پناہ

فوراً ہی لی رفیق سفر کے مکان کی ناہ

آگے بڑھے تو کہے یہ جا کر پڑھی نظر بولے پس تحسّر بسیار و بیشتر
مکہ توکل جہاں سے ہے پیارا مجھے مگر کیونکر ہوں کہ دشمن جاں ہیں ترے پسر

لمجاؤں گرا نہیں مجھے کرویں ابھی ہلاک

اک دم کے دم میں قصہ ہی ہو جا میرا پاک

یہ کہہ کے پہنچے جانب صدیق خوشی طاب وہ منتظر تھے ہو گئے فوراً ہی ہمرکاب

جب پہنچے غار ثور پہ دونوں کرم آہ صدیق بولے شہ سے - توقف کریں جناب

کراؤں جا کے صاف ذرا پشیمیر میں غار

پہلے سے جائے نہ - مہاواہد کوئی مار

یہ کہہ کے پہنچے غار میں صدیق خوش سیر سوراخ سیکڑوں انھیں آئے وہاں نظر

کینے لگے جو بند انھیں چادر کو پھاڑ کر ہرا کہ آؤ بند کرنے سکے اس طریق پر

سوراخ اک جو رہ گیا باقی آل کار

انڈی لگا کے بیٹھ گئے اسپر پار غار

سوراخ بند کر چکے اس طرح جب جناب آازادی حضور کو آجائے شتاب

پہنچے جو غار میں شہدیں برکت انتساب نرا یہ کہہ کے سر ہوئے فوراً ہی محو خواب

سوئے اُدھر جو حضرت ابطالین مجرب

پہنچا وہاں اس عرصے میں سلطان بد گہر

پوچھا محاصرے سے ہو کیسے کھڑے یہاں بولے وہ فکر قتلِ محمد ہے اس زمان
کنے لگا یہ سنکے وہ مرو و دو جہاں وہ تپہ خاک ڈال کے کب کے پوراں
لاحق تھی فکر قتلِ محمد تمہیں اگر

اس طرح عین وقت پہ ہوتے نہ بے خبر

دیکھا تو فرق و چشم پہ تھا خاک کا نشان یہ دیکھ کر یقین تو لائے وہ ملحدان
پر دلیں کہتے تھے کوئی سویا نہیں یہاں جاتے تو کیوں نہ ہوتی خبر ہکو اسزناں

کیونکہ صحیح مان لیں آخر ہم اس کی بات

کافی کھڑے کھڑے یونہی ہم نے تمام رات

گو کہ رہتے تھے دل میں یہ اعدائے بد سیر تروید اسکی کرتے تھے ہر طرح سرسیر
لیکن ہر اک کلام میں ہوتا ہے اک اثر کنے پہ اسکے درز سے دیکھا جو جہانک کر

شیر خدا تھے بستر نالی پہ جو خواب

سمجھے کہ سو رہے ہیں رسولِ فلک جناب

جو نہیں بشوقِ قتل ہوئے داخل نکال جاگ اٹھے حضرت اسد اللہ ناگماں

ڈالی نظر تھے نہ وہ سلطان انس و جان شیر خدا امیر عرب بیٹھے تھے وہاں

ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے بولے وہ بد سیر

تم جن کے جاننشین ہو وہ حضرت گئے کدھر

فرمایا اپنے میں نہ تھا ان کا پاسباں بھکو خبر نہیں کہ ہیں اس وقت وہ کہاں

یہ سنکے انکو کہتے میں لائے وہ ملحدان سمجھے تھے دب کے کھولینگے سرخسری بہاں

پر آپ نے دیا جو اسی طرح پھر جواب

ماریوس ہو کہ چھوڑ دیا آپ کو شتاب

پھر جستجوئے شہ میں جو نکلے وہ بدشمار سوتے تھے غار ثور میں آں شاہِ نامدار
 زانوئے دوست پر تھا سرِ شاہِ ذوقِ قار حاصل تھا یارِ غار کو جدم یہ افتخار
 مارِ سیاہ نے معاً اس پاؤں کو ڈسا
 جس سے کئے تھے بند وہ سوراخِ غار کا

ڈستے ہی اسکے زہر نے فوراً کیا اثر تاثیر زہر سے ہوئی تکلیفِ سخت تر
 پر پاسِ شہ سے اُن بھی نہ لائے زبان پر کہتے تھے جاگ اٹھیں نہ سلطانِ بحر و بر
 لیکن جو حد سے بڑھ گئی ایذا کے آنجناب

قلبِ الیم کرنے کا ضبطِ اضطراب
 ابرِ مطہر بن گئیں چشمانِ اشکبار ٹپکا جو اشکِ جاگ اٹھے شاہِ نامدار
 دیکھا تو تر ہے اشکوں سے رخسارِ یارِ غار پوچھا کہ کیا ہوا جو ہوا سدرجہ بقیار
 کی عرضِ بھگو سانپ نے شاید ڈسا حضور

ایذا کے زہر سے ہے دل ازبکِ نا صبور
 یہ سنتے ہی ملا دہنِ پاک کا لعاب ملتے ہی دفع ہو گیا وہ کرب بے حساب
 حاصل ہوا سکون کیا دئے اضطراب بیٹھے ہوئے تھے غار میں ہر روز کو خطاب

اتنے میں پہنچے غار پہ جا کر وہ نابکار
 صدیق دیکھتے ہی ہوئے ان کو سوگوار

کی عرضِ خسرو دو جہاں سے شہ امم آپہنچے زورِ غار کے اعدائے پرستم
 دیکھیں گے یہ لعین اگر جانبِ قدم فوراً ہی دیکھ لینگے کہ بیٹھے کہاں ہیں ہم
 فرمایا مت ڈرو اگر آئے وہ بدسگال

ہم دونوں کا رفیق ہے خلاقِ ذوالجلال

پہنچے جو باب غار پہ اعدائے بدگسہ تھا تار عنکبوت تناسپہ سبر
انڈے کو سیتے آئے کبوتر بھی دو نظر لوٹے وہ سب لعین وہاں سے یہ دیکھ کر

حافظ تھا انکی جانوں کا خلاق ذوالکرام
حضرت کے جاتے ہی ہوا تھا سب یہ انتظام

سہ روز غار میں رہے وہ دونوں مسافر پی پی کے دو دھرتے رہے زندگی بسر
بو بکر کا غلام جو تھا بسکہ خوش سیر شکوچہ کے بکریاں لیجاتا تھا ادھر

پی لیتے تھے جو دو دھرتے وہ دونوں بکونشاں
ہوتا تھا لیکے بکریاں گھر کی طرف رواں

عبداللہ جو تھے حضرت بو بکر کے پسر خوش فہم خوش سلیقہ و خوش بخت خوش سیر
لیتے تھے دن میں کافروں کا دستر ہنگام شب ہر امر کی پہنچاتے تھے خبر

حکم پد سے رہتے بھی تھے شکو وہ وہیں
منظور تھی حفاظت سلطان مرسلین

جب تین روز غار میں یوں ہو گئے بسر روز چہارم آتے ہی فوراً دم سحر
عبداللہ اور ابن امیرہ بکو سیر لے آئے گھر سے اونٹنیاں دونوں پیسے سفر

بو بکر و شاہ دیں ہوئے اک اونٹنی پر سوار

اور دوسری پر عامر و عبداللہ ذوقار

جب ہو گئے سوار شہنشاہ انس و جاں اجرت پہ رہنا لیا اک اپنے ہمعناں
جو رہنا ہی کرتا تھا موقع پہ ہر زمان یوں اک شبانہ روز چلے خسرو جہاں

روز دوم جو چلتے ہوئے گذرے دو پہر
از بسکہ کسلند ہوئے سید البشر

یہ حال دیکھتے ہی ابو بکر یارِ غمساہ فوراً تلاش کرنے لگے جا کے سایہ دار
جب مل گئی زفضل خداوند کر و گار چادر معاً بچھا دی پیئے شاہ نامدار

لیئے جب اسپہ حضرت سلطان بجزور

فکر طعام میں چلے صدیق خوش سیر

کھانے کی تو امید ہی بیکار تھی وہاں باوصف جستجو بھی نہ ہاتھ آیا ایسزماں
آخر کو اک شاہاں سے لئے تھا جو بکریاں لائے دوہاکے دو وہ پیئے شاہ دو جہاں

جب اسکو نوش کر چکے محبوب کر دگار

خورشید ڈھل چکا تھا معاً ہو گئے سوار

اعدا کو مل سکے نہ تھے جب شاہ بجزور مگر کیا تھا سب نے یہ انعام مشتر
زندہ پکڑ کے لائے محمد کو جو لبشر انعام صد شتر سے معاً ہو وہ بہرہ ور

بو بکر کی گرفت کا بھی ہے یہی بدل

جو منچا پھول اٹھیں یہ عقدے کریں وہ حل

یہ اشتہار سن چکے تھے لوگ دور دور انعام کی بہرہ میں تھے از بسکہ نا صبور سراقہ کا لغاب
نکلا اسی خبر پہ سراقہ بعد غم دور تھوڑی ہی دور آیا تھا آکے نظر حضور کرنا اور اسکا

چاہا جو تیر کا کرے سلطان ویں پہ وار

یہ عزم کرتے ہی گرا گھوڑے سے نابکار

آیا جو پشت زریں سے وہ گر کر سوئے زریں ترکش سے تیر فال چلانے لگا وہیں
ہاں کے عوض جواب میں نکلا منسا نہیں منسوبے سے پواسپے نہ باز آیا بدلتیں

انعام صد شتر کا نہ تھا اس قدر حقیقہ

جبکے عوض قبول وہ کرتا کلام تیسرہ

فوراً ہی اٹھ کے گھوڑے پہ بچھڑا گیا سوار جو نہیں بڑھا بسمتِ شہِ دیں وہ نابکار
بگلا زمین نے تا بہ شکم اس کا راہوار یہ دیکھ کر اتر پڑا فوراً وہ بدشعار

پھر فال دیکھی تو بھی ملا پھر وہی جواب

تو انہی حلقہ کرنے سے ہو گا نہ کامیاب

یہ دیکھ کر نجل ہوا از بس وہ بد گھر آیا معاً بخدمتِ سلطانِ بکر و بر
کی عرض منفعلی ہوں میں نام ہوں سرسبز فرمائیں آپ میری خطاؤں سے درگزر

پہنچا سزا کو اپنی میں اسے شاہِ نامدار

دیکھے دعا کہ زندہ نکل آئے راہوار

کرتا ہوں وعدہ اسکا میں اے شاہِ انس جا متعاقبیں کو آنے نہ دو گنا کسی زماں

گذریں گے اس طرف جو خصمانِ جانِ تان واپس کرو گنا بسکو میں فوراً سوئے مکان

کہدو گنا آئے ہی نہیں اب تک وہ اس طرف

تم ڈھونڈو جو جا کے انکو ادھر ہوں وہ طرف

یہ سنکے شاہ ہو گئے سلطانِ انس و جاں فوراً اٹھایا دست و عا سوئے آسماں

فیض و عا سے چھوڑا زمین نے اسی زماں رہوار اسکا نکلا نئے سر سے پانی حیاں

یہ دیکھ کر سراقہ کو فوراً ہوا خیال

غالب ضرور ہونگے کبھی یہ نیکو خصال

آتے ہی اس خیال کے وہ مرو ہو شیار بولار سول پاک سے اے شاہِ نامدار

اک امن نامہ لکھ دیں ز الطاف بے شمار تا مجھ سے معترض نہوں اصحابِ باوقار

آج تک حضرت شاہنشاہِ اُمم

عامر نے امن نامہ معاً کر دیا رستم

جب لیکے امن نامہ کو جانے لگا وہ گھر متعاقبین ملتے گئے اس کو جس قدر
 کتا گیا ہراک سے وہ آئے نہیں دھر میں دیکھے آ رہا ہوں عبث کیوں کرو سفر
 واپس کیا یونہی جو ہراک روسیہ کو
 کوئی نہ پاسکا شہ عالم پناہ کو

راہی ہوئے وہاں سے جو سلطان بجزوہ جاپنیچے ام مبدعہ خوشخو کے خیمہ پر
 چیزیں وہاں پہلتی تھیں اکثر بصر زرا ایذا نہیں اٹھاتا تھا کوئی دم سفر

آخر اسی بنا پہ کیا آپ نے طلب
 لاؤ ہمارے واسطے تم لحم اور رطب
 بولیں نہیں ہے انہیں سے اک چیز بھی یہاں کہنے لگے یہ سنکے شہنشاہ انس و جاں
 بگڑی بندھی ہر خیمہ کے گوشے میں بھی وہاں دو حکم اسکا دو دھڑی دو دھڑیں ہم اسزماں
 بولیں اک عرصہ سے نہیں دیتی ذرا بھی شیر

پیرانہ سالی سے ہے بہت لاغر و حقیر
 فرمایا مانتا ہوں کہ وہ ہے ضعیف تر پیری سے دو دھ خشک ہوا اسکا سر لبر
 پچھم اسکے دوہنے کا دواسے بھوکسیر شاید کہ دو دھ آنا روے خلاق بجزوہ
 یہ سنکے حکم دوہنے کا شہ کو دیا جو نہیں
 بسم اللہ کر کے دوہنے لگے شاہ مرسلین

دوہنے لگے جو دو دھ شہنشاہ بجزوہ برکت سے شہ کی دو دھ اتر آیا اسقدر
 فوراً ہی دو دھ سو گیا ظرف اک بڑا سا بھر جب پی کے دو دھ ہو گیا آسودہ ہریشہ
 پھر بھر کے ظرف دو دھ سے فوراً شہ نام
 راہی سوئے مدنیہ ہوئے بسکہ شاد کام

آئے جو لوٹ کر ابو معبد سوسے مکاں دیکھا تو دودھ سے تھکا بھرا ظرف اک وہاں
یہ دیکھتے ہی ہو گئے از بس وہ شادمان پوچھا کہاں سے آگیا دودھ اسقدر یہاں

یہ سنکے انکی بیوی نے فوراً دیا جواب
آئے تھے اک بزرگ یہاں برکت انتساب

ابو معبد و امیر معاویہ یہ سب انھیں کے دست مبارک کا ہوا اثر
جب اپنے منکشف ہوا یہ حال سلسلہ سیر حضرت سے راہ میں ملے جا کر وہ خوش سیر

پھر حکم شہ سے داخل دینا مبسب ہوئے
زوج اور زوجہ دونوں مشرف بدیں ہوئے

ابو معبد و امیر معاویہ
سے قبول اسلام

راوی معتبر کی روایت سے ہر عیساں وہ بکری خبکا دودھ دوبا اپنے وہاں
قائم رہی وہ عہد عمر تک بقید جہاں، دو وقت دوہتے تھے ابو معبد کو نشاں

دوران قحط میں بھی ہوا کم نہ اسکا شیر
فیض نبی مدام رہا گھر میں جائے گیر

نزد مدینہ پہنچے جو سلطان حبشہ وہ
یہ بھی چلے تھے سنکے وہ انعام شہر لائی تھی جسکی حرص سراقہ کو پیشتر

بریدہ کا معجزہ
سے قبول اسلام

ہفتاد تن تھے انکی اعانت میں ہجر کا ب
حضرت نے دیکھتے ہی کیا ان سے یوں خطاب

کیا تم بتاؤ گے ہیں کیا ہے تمہارا نام
یہ سنکے ساتھیوں سے کیا شہ نے یوں کلام

بعد اسکے پھر بریدہ سے بولے شہ بشر
اپنے قبیلے سے بھی کرو ہم کو باخبر

کی عرض ہے قبیلے کا اسم ہمارے نام بولے تباہ و لاشہ میں سنکے یہ کلام
سالم رہے ہم از کرم رب ذوالکرام اب راہ میں ملیں گے نہ اعدائے زشت کام

یہ کہہ کے پھر بریدہ سے شہ نے کیا خطاب

کس قوم سے ہو تم ہمیں سکا بھی دو جواب

بولے بنی سہم کا ہونیں اک آدمی یہ سنکے ان سے کہنے لگے شاہ ابطلی

ہوتا ہے حصہ سہم کا مفہوم اے اخی اسلام سے ملے گا تمہیں حصہ واقعی

ان لفظوں کا بریدہ پہ اتنا پڑا اثر

فوراً ہی سب کے ساتھ ہوئے وہیں بہرہ ور

پھر شہ کو لیکے سمت قبیلہ ہوئے رواں

پہنچے وہاں جو حضرت سلطان انس جاں

اہل قبیلہ لائے سب ایماں اسی زمان

بعد اسکے شوق دل سے بزوشہ کو میزبان

ٹھہرے وہیں پہ تھے شہ وہیں سید البشر

آیا اس عرصے میں ابولیسلیٰ بن کوسیر

حضرت نے دیکھتے ہی کیا اس یوں کلام شخص نو آمدہ ابولیسلیٰ ہے تیرا نام

خط تبع کا جو لایا ہوئے اے ستودہ کام حیراں ہوا وہ سنکے کلام شہ انام

بولا کہ تیرے رنجہ نہیں سحر کا اثر

تو کون ہے جو رکھتا ہے ہر حال کی خبر

فرمایا اپنے میں ہوں پیغمبر زمان مشہور میرا نام محمد ہے بیگماں

سننے ہی یہ سخن ہوا وہ بسکہ شادمان خطو کی شہ کو سمت مدینہ ہوا رواں

جاتے ہی سبکو آمد حضرت کی وہی خبر

سننے ہی اس خبر کے ہوا شاد سب

قبیلہ اسلام کا
قبول اسلام

جب اس قبیلے سے چلے سلطان بحر و بر بولے شہ ہدایت سے وہ اے سید البشر
جب آپکا مدینہ عالی میں ہو گذر آگے سواری کے ہونشاں اک بلند تر

یہ کہتے ہی بنایا انھوں نے پس اک نشاں

اک چوب میں لپیٹ کے پگڑی اسی زماں

طیار اس طرح پہ ہوا جو نہیں وہ نشاں فرمایا شاہ دیں نے تمہیں لیکے ہر رواں

قدرت خدا کی پہنچے تھے کس غم سے وہاں اب لیکے جا رہے ہیں نشانِ شہ زماں

حافظ ہو جسکی جان کا خلاق ذوالجلال

اسکو کوئی ستا سکے کیس کی ہے یہ مجال

جبکہ مدینے والوں نے پائی تھی یہ خبر آتے ہیں سید دو جہاں شاہ بحر و بر

سہجری

کہتا تھا فرط جوش مسرت سے ہر شہر شاکر ہوں کس طرح ترا رب بزرگتر

وہاں بنے گا خسرو ہر دو جہاں مرا

پہنچے گا اب نصیب کہاں سے کہاں مرا

وقت سحر ہی چھوڑ کے سب اپنا کار بار کرتے تھے تہنات پہ حضرت کا انتظار

جب دیکھتے نہ آئینگے اب شاہ نامدار سمتِ مکاں پلٹتے تھے سبلوگ سوگوار

اک دن پلٹ کے جا ہی رہے تھے سب اپنے گھر

قلم سے اک یہودی کی شہ پر پڑی نظر

فوراً پکار کر ہوا وہ ان سے ہمکلام آؤ پلٹ مدینے کے اصحاب خاص عام

رہتے تھے انتظار میں تم جسکے صبح و شام آہنچا وہ بفضل خداوند والکرام

یہ سنکے شاد ہو گئے فوراً وہ سب بشر

تجکیر کی صداؤں سے گونج اٹھے وراثت و

حضرت کاوت
میں پہنچنا

سچ کر سلاح گھر سے معاً سارے خاص عام خوش خوش چلے بجانب شاہنشہ انام
جدم ہوئے زیارت حضرت سے شاد کام اک شور مرجا کیا برپا بجو شش تمام

اس شان سے جو آگے بڑھے شاہ بجزوہ

پہنچے قبا میں جو تھا وہاں سے قریب تر

انصار کے وہاں پہ کئی اک تھے خاندان ممتاز ان سبھوں میں تھا عمرو کا دو وہاں
ابن ہدم تھے اسکے رئیس بکونشاں پہنچے جو اس قبیلے میں شاہنشہ زماں

دلپر ہراک کے دوڑ گئی اک خوشی کی لہر

بجیر کی صداؤں سے گونج اٹھا سار شہر

آخر پس گزارش کلثوم ذمی ہم ٹھہرے انھیں کے گھر پہ رسول بکوشیم
یہ فخر انھیں کے بخت میں لکھا تھا لکھم مہمان کیونکر اور کے ہوتے شہرام

ٹھہرے جو انکے گھر پہ رسول کرم شعار

آنے لگے سلام کو انصار جاں نثار

آئے تھے پہلے شہ کے جو اصحاب نیکیاں کلثوم ہی کے گھر پہ تھا ہر ایک کا قیام
پہنچے وہاں جو حضرت حیدر ستودہ کام وہ بھی وہیں ر کے بخیاں شہ انام

انکے بھی میزبان بنے کلثوم خوش سیر

برکت سے بھر لیا غرض اپنا تمام گھر

پہنچے وہاں جو حضرت سلطان انس جاں مسجد کی شہ نے ڈالی بنا جاتے ہی وہاں

مصروف رہتے کام میں خود بھی بدن بجاں پتھر اٹھاتے تھے دم حاجت گراں گراں

جب کوئی کتا تھا نہ کریں کام یہ جناب

کرتے تھے اسکو چھوڑ کے کارو گرشتاب

مسجد بٹائی تعمیر

اس طرح زور شور سے ہونے لگا جو کام بن کر ہوئی وہ مسجد عالی معاً تمام
جب افتتاح کر چکے اسکا شہانام کہنے لگے حضور سے طیبہ کے خاص عالم

لازم ہے اب بسبت مدینہ چلیں جناب

ہم سب بھی ہوں سعادتِ خدمت بہرہ یاب

آخر دو ہفتہ رہ کے شہنشاہِ کربور آیا جو روز جمعہ ہوئے عازم سفر

وقت نماز جمعہ جو آیا قریب تر ٹھہرے میانِ راہ معاً سید البشر

پڑھ لی محلہ بنی سالم میں جب نماز

راہی ہوئے مدینہ کی جانب شہ جاز

تشریف آوری کی جو پہنچی وہاں خبر دوڑا معاً بچوش مسرت ہر اک بشر

پہلے پہنچتے ہی ہوا رویت سے بہرہ ور بعد اسکے شہ کے ساتھ چلا ہر نیکو سیر

صف بستہ تھے دور وہ شہ ویں کے جاں تثار

مابین انکے ناقہ محبوب کر دگار

انصار کے جو رستے میں ملتے تھے خانداں کہتے تھے خسرو دو جہاں سب اُسزماں

یہ گھر ہوا اور یہ مال ہوا اور یہ ہے نقد جاں حاضر ہر ایک شے ہے پیے شاہ دو جہاں

خوش ہو کے کہتے جاتے تھے سلطان مرلیں

اجر جمیں دے تمہیں خلاق عالمیں

جب آئے نزد شہر شہنشاہ انس و جاں تکبیر کی صداؤں سے گونج اٹھا آسماں

کو ٹھونپہ جا کے پہنچیں خواتین اس زمان کہتی تھیں بعض آئینکے کب شاہ دو جہاں

اب فرط اشتیاق سے دل ہے پُر اضطراب

رب کریم جسد و کھادے رخ جناب

اور بعض فرطِ وجد میں کہتی تھیں سزماں نکلا ہے پینات سے چاند آج بیگماں
واجب ہے ہمیشہ شکر خداوند و جہاں جب تک دعائیں مانگیں زمانے کے فرماں

اس کا حبیب آئے ہمارے مکان پر

نازاں نہ کیوں زمین ہو اب آسمان پر

ہنچے میانِ شہر جو سلطانِ مرسلین آراستہ کئے تھا مکاں اپنا ہر مکیں
ہراک مصر تھا میرے ہی مہا ہوشہ ویں پر کب پسند کرتے یہ وہ فخر عالمیں

و لجوی انام تھا کارِ شاہ انام

یہ حال دیکھ کر ہوئے آپ انسے ہم کلام

ناتے کو میرے چھوڑ دو انصار خوش سیر مامور ہے خدا کی طرف سے یہ سرب
رک جائیگا یہ آپ سے جسکے مکان پر وار الاقامہ میرا بنے گا اسی کا گھر

یہ حکم سنتے ہی ہوئے سب اس پہ کار بند

ناتے نے گھر کیا ابو ایوب کا پسند

دو منزلوں کا تھا ابو ایوب کا مکاں کی پیش شاہ منزل ثانی اسی زماں
لیکن لیا نہ شاہ نے اسکو بایں گماں وقت سے آئینگی مری خدمت میں اراں

اشدری کسر نفسی سلطانِ مرسلین

سمجھا مقدم آپ نے آرام زائریں

جب میزبان بنے ابو ایوب نیک نام دو وقتہ لاتے تھے پیئے سلطانِ وین طعام
کھا چکے تھے طعام جو شاہ ہنشہ انام پس خوردہ لیکے جاتے تھے گھر با صد احترام

ہوتا جہانپہ آپ کی انگشت کا نشان

انگلی وہیں پہ ڈالتے وہ بیوی دنیاں

اگر حضرت ابو ایوب کے وہاں ایک طرف آب ٹوٹ گیا گر کے ناگہاں
آیا خیال انکو یہ فوراً اسی زماں ممکن ہے آب جائے بسمت شہ جہاں

فوراً اٹھا کے ڈال دیا آب پر لحاف

تکلیف پائیں تاکہ نہ وہ شاہ ذلیفان

مسکن گزیں ہوئے جو وہاں سیدانام اب تک ہوا نہ تھا کوئی مسجد کا انتظام
جاتے ہی آنجناب نے چھیڑا معاً یہ کام آخر کو سات ماہ میں مسجد ہوئی تمام

جب اسکے آس پاس کے حجر بھی بن گئے

اٹھکر وہاں جناب رسول زمن گئے

ہمسایگان شہ میں تھے جو صاحب کرم ان میں سے ایک تھے ابو ایوب محترم

حضرت سعد اور دوسرے جناب عمارہ بن حنظل اور تیسرے عباوہ کے فرزند محترم

یہ لوگ دودھ بھیتے تھے شاہیں کے پاس

قانع اسی پر رہتے تھے اکثر وہ خوش اساس

اسکے علاوہ ابن عباوہ نکو سیر اہل دول میں جو تھے ہر اک سے بزرگتر

بالرہ بھیتے تھے پئے سید البشر کہ دودھ گاہ گھی گے سالن پیالہ بھر

قانع اسی پر رہتے تھے وہ شاہ مرلیں

صابر اسی پر رہتے تھے وہ فخر عالمیں

ام انس نے پیش جو کی اپنی جائداد خواہش تھی انکی صرف کریں خود شہ عباد

پر نفس کش تھے اتنے رسول نکو نہاد دایہ کو اپنی بختی سب از رہ و داد

پر وہ اندکی کہ کرتے ہیں عسرت سے خود بسر

فرماتے تھے ہے فقر مجھے فخر بسر بسر

حضرت کا شمار

ہجرت کے وقت آئے تھے تنہا شہ جہاں کے ہی میں تھیں آپکی ازواج و دختران
نقل مکان جو کر چکے سلطان انوس جاں کے کی سمت زید کو فوراً کیسا رواں

راہی ہوئے مدینے سے جب وہ نکو سیر
ہمراہ انھیں کے چلے صدیق کے پسے

القصہ سو وہ اور بتول بکونشاں ہمراہ زید خدمت شہ میں ہوئیں رواں
بھائی کے ساتھ عائشہ و صادق البیان راہی ہوئیں بہمت شہنشاہ و وجہاں

جب پہنچیں جا کے عائشہ و سو وہ و بتول
بے فکر و شادماں ہوئے اللہ کے رسول

اجماع کا ہوا نہ تھا اب تک کوئی نظام جس سے نماز پڑھتے جماعت کے خاص و عام
محسوس اسکو کرتے ہی اکدن شہ نام کہنے لگے مجتو اکریں کیا وہ انتظام

جس سے کہ بچکانہ اکٹھا ہو ہر لشہ
مل کر کرے نماز ادا اپنی وقت پر

دیکھا جو شورہ خواہ ہیں سلطان انوس جاں شورے کئی دئے گئے فوراً اسی زماں
لیکن نہ آیا کوئی پسند شہ جہاں جب حضرت عمرؓ نے دیا شورہ اذان

شورہ ہوا یہ آپ کا مطبوع خاص عام
شہ نے معاً بلالؓ کو سونپا اذان کا کام

نکلے تھے گھر سے باسرو ساماں جو مٹیں مانع ہوئے تھے انکو بعد جو مشرکیں
آخر کو چھوڑ کر وہ زروماں سب وہیں بے مانگی سے پہنچے تھے وہ سب فدائے دیں

دینائے دوں کو کر دیا تھا دین پر نشار
ڈرتے نہیں تھے ہونگے مصائب کے ہم شکار

حضرت کا اہل بیت
کو مدینہ بلوانا
۵ حضرت عبد اللہ

تقرر اذان

موافقت

گو اسکے میزبان تھے انصار خوش سیر پر تاجے وہ لوگ کیا کرتے یوں بسر
خیرات و نذر پر نہیں راغب تھے سرسبر کرتے تھے محنت اور مشقت سے کسب زر

لیکن یہاں پہ کر نہیں سکتے تھے کوئی کام

بے خانان و بے رساماں تھے لاکلام

آخر یہ دیکھ کر شہرہ میں نے کیا خطاب گھر میں انس کے جمع ہوں سب مسلیں شتاب

حکم نبی سے آگے جب سارے شیخ و شتاب اک اک کا کر کے دونوں گروہوں سے انتخاب

آپس میں بھائی چارہ کرایا بایں اصول

راضی خوشی سے ہو گئے اصحاب یعقول

جب بھائی چارہ ہو گیا ان میں ہمہ گیر انصار پہنچے بھائی مہاجر کو لیکے گھر

ہر شے کا جائزہ دیا جاتے ہی پیشتر پھر نصف حصہ دیدیا ہر شے کا بانٹ کر

ابن ربیع جو تھے اک انصار خوشخصال

و دیویاں تھیں عقد میں اسکے قمر جمال

فرمایا ابن عرف سے! آخ نکونشاں جسکو کہو طلاق دوں فوراً اسی زماں

بولے یہ سنتے ہی وہ غلام شہ جہاں جھکو بتا دو اتنا کہ بازار ہے کہاں

اسکے سوا نہیں مجھے درکار کوئی چہینہ

محنت کسب بق کروں ہے یہی عزم زید

یہ سنکے قینقاع کی ان کو بتا دی راہ گھی اور پیر لیکے وہ جا پہنچے صبح گاہ

اس طرح کام کرتے رہے جب ہ چند ماہ سرمایہ وار ہو گئے از رحمت اللہ

آتا تھا سات سات سوا و تونپہ انکا مال

شادی بھی اپنی کر لی بالطف ذوالجلال

ہر ایک نے عرض کہ تجارت کیا شمار ہو جو خوش سیرنے کی بڑا زلی اختیار
 عثمان کھجور بیچتے تھے با صد افتخار ایران تک عمر کا بھی پیلا تھا کار بار
 خرد و کلاں تھے جتنے مہاجر جو کوسیر
 کرنے لگے تھے کار تجارت پہ سب بسر
 اس وقت کچھ نہ رکھتے تھے انصار مال زر باغات پر کھجور کے کرتے تھے سب بسر
 جب بھائی چارہ ہو گیا وہ سب جو کوسیر آئے معاہدہ مدت سلطان خسرو پر

کی عرض اندرون مکاں تھی جو حبا داد
 تقسیم اسکی کر چکا میں از رو و داد
 باغات جو کھجور کے ہیں اے شہر جہاں آپ کو خود ہی بانٹ دیں از دست حق پرست
 یہ سنکے اپنے کہا اے خیل محسناں کب ہیں مہاجرین زراعت کے راز داں
 اس میں بجائے نفع وہ نقصاں اٹھائینگے
 جب کام جانتے ہی نہیں کیا کسائینگے

انصار نے یہ سنکے کہا اے شہ اُمم نا آشنائے کار جو وہ ہیں تو کیا ہے غم
 انکے بجائے کام جو ہو گا کرینگے ہم جو حاصلات ہونگے وہ کر لیں گے منقسم
 ایشاد ان کا دیکھ کے خوش ہو گئے جناب

باغات سارے بانٹ دئے اپنے شباب
 انصار میں سے کرتا تھا کوئی جو انتقال پاتے تھے اسکا ترکہ مہاجر جو کوصال
 حکم رسول پاک کا تھا اسقدر خیال سب کو مجاز پر تھا حقیقت کا احتمال
 تعلیم مصطفیٰ میں تاثر تھا کس قدر
 پیغمبر خدا میں تدبیر تھا کس قدر

آخر میں امکانہ کا ہوا پیش جب نظام بعضوں نے وہی زمین فتادہ زنیض عام
 بعضوں نے کر سکے نہ زمین کا جو انتظام آدھا مکان اپنا دیا ہو کے شاد کام

بے خانہاں تھے جتنے ہوئے صاحب مکان

خانہ بدوشی کا بھی گیا غم بیک زماں

ظاہر ہیں گو تھا اسیلے یہ نظم بہتریں طیبہ میں اپنے پانوں جمائیں مہاجرین

پر باطناً تھا اس لئے یہ نظم بالیقینیں سیکھیں مہاجرین سے انصار علم وین

فضل خدا سے موزوں تھا اتنا یہ انتخاب

جو جبکہ ہم مزاج تھا تھا اس سے فیضیاب

انصار نے پاس رسول فلک جناب کی تھی مہاجرین پہ عنایت وہ بھیاب

تاریخ جبکہ وہ نہیں سکتی کبھی جواب مداح جان دل سے ہر ایک شیخ و شاب

مہاں نوازیوں ہی کا ان کی تھا یہ اثر

مہاں ہوئے حبیب خدا شاہ بکروب

ملک بنی نضیر پہ قبضہ ہوا جو نہیں انصار یوں بولے شہنشاہ مرسلین

ناوار ہے زبکہ گروہ مہاجرین تلوگ گر کہو انھیں ویدوں یہ سب زمین

قابل ہوں جب اسے وہ سارے نکو ہاد

واپس لو اپنی اپنی ہر اک ان سے جاؤاد

انصار نے یہ سنکے کہا اے شہ ام حضرت اسے بشوق کریں اپنے منقسم

وہ جاؤاد پہلے جسے دیکھے تھے ہم اسکو بھی اپنے پاس ہی رکھیں وہ محترم

فضل خدا سے ہکو نہیں ہے کوئی کمی

کرتے ہیں اپنی زلیت بسر ہم بخرمی

لیکن جو فتح کر چکے خیر شہر جہاں اور ہو گئے زمین کے مالک مجاہداں
 فوراً مجاہدوں نے پس شکر معطیاں واپس کیا عطیہ باغات اسی زمان
 انصار نے جو دیکھا ہوئی دور مفلسی
 باغات اپنے لئے واپس لے کر خوشی

بحرین فتح کر چکے جب وہ کرم مآب انصار کو بلا کے بہ شفقت کیا خطاب
 میں چاہتا ہوں تم کو کروں اس سے بہرہ یاب انصار نے یہ سنکے دیا اس طرح جواب

پہلے مجاہدین پہ آپ اتنی ہی زمین

تقسیم کر دیں تو اسے ہم لنگے بالیقین

اصحاب صفہ جو کہ تھے بے مایہ سرسبز سمت مدینہ آئے تھے گھر اپنا چھوڑ کر
 کرتے تھے عمر اپنی تیر دہائی میں بسر منشا تھا علم دیں سے ہوں آگاہ و باخبر

دن ختم کرتے بارگہ مصطفیٰ میں وہ

صفے میں شب گزارتے یا بخیر خدا میں وہ

کسب معاش کیلئے کر لی تھیں ٹولیاں باقی تھیں باری باری چنے جو لکڑیاں

منشا کے دل تھا فاقے کی کچھ ہونچتیاں پر جو بے سر نوشت میں مٹ سکتا ہر کہاں

باوصف اسے کرتے تھے فاقے وہ چار چار

گر پڑتے تھے نماز میں از فرط اضطراب

صدقے کا کھانا آتا تھا جب شاہدین کے پاس دیتے تھے سب انھیں کو وہ شاہ نکو اساس

ہدیے کا کھانا آتا تھا جب نزد خیر ناس کرتے شریک انھیں بھی کچھ آتا تھا انکا پاس

حیثیت یہ ہم نہیں پہنچا انھیں طعام

تقسیم کرتے ان کو یا شاخا من عمام

اصحاب صفہ

کرتے تھے لطف انپہ جو سلطان مکرور بہ احسان انپہ کرتا ہی رہتا تھا ہنرشہ
سعد عبادہ جو تھے سخی بیکو سیر کھلو اتے اسی اسی نفر کو طعام تر

سلطان مرسلین کو تھا خود اتنا جہاں

اصحاب کیوں نہ کرتے پھر اسد جہ بیکو جہاں

اک روز بی بی فاطمہ زہرا بیکو نشاں عاجز تھیں جو کہ آسیہ رانی سوی گیاں

کہنے لگیں حضور سے اے میرا باجساں اک لونڈی ہو کہ پاؤں سپائی سویں ماں

فرمایا کس طرح تمہیں لونڈی خریدوں

تم سے بھی اہل صفہ کو تکلیف ہے فزوں

دیکھا جو علم دیں کے یہ شائق ہیں اسقدر حضرت پہ انکے شوق کا جا کر پڑا اثر

قرآن سلکھانے پر کیا مامور اک بشر تجوید میں بھی تھا جسے بہرہ متا متر

تعلیم اسکی آئی کچھ اسد رجب انکو راس

قاری ہوئے بہت سے بالطف رب ناس

جااتا تھا اب جو دعوت دیں کیلئے کوئی ہوتا تھا اہل صفہ ہی میں کا وہ آدمی

فیض حضور می شہ دیں تھا یہ واقعی تبلیغ کی جو انہیں صلاحیت آگئی

سمت معونہ پہنچے تھے جتنے مبالغہ نہیں

وہ سب اسی گروہ کے تھے چیدہ مسلمیں

اک سا بان صفہ تھا مسیور کے متصل رہتے تھے رات دن ہیں حق کو مشتغل

کرتا تھا عقد حب کوئی انہیں کا نیکدل ہوتا تھا اس گروہ سے از خود وہ منفصل

پہنچا تھا چار سو تک ان اصحاب کا شمار

اک وقت میں کبھی تھے پراتنے جاں نثار

معاهده یہود و
اہل اسلام

یہ سارے کام کر چکے جب شاہ مرلیں

چاہا حضور نے کہ یہود اور منسیں

کس بے عیاش میں ہوئے سرگرم سنیں

واضح ہوں تا ہر اک پہ ہر اک کے تعلقات

بالاتفاق طے ہوں تمامی معاملات

ابن عہد نامے میں جو شرائط ہوئیں رقم

اور دوسری یہ شرط تھی بے کاست اور کم

انہیں سے ایک یہ تھی کہ ملکر رہیں بہم

جاری رہے گا فدیہ کا دستور مرتشم

اور تیسری یہ تھی کسی اک کا عہد و اگر

لڑنے کو اس سے آئے بنے دوسرا سپر

چو تھی یہ تھی جو طے ہوئی تھی انکے درمیاں

اہل قریش کو نہ کبھی دے کوئی اماں

اور پانچویں یہ تھی کہ یہودی بہر زماں

ہر امر مذہبی میں رہیں مطلق العناں

شرط ششم تھی آئیں مدینے پہ گر عدو

ملکر یہ دونوں اس سے کریں جنگ و بدو

اور ساتویں یہ شرط ہوئی تھی بہم گرا

گراک فریقِ عدو سے تلے اپنے صلح پر

لازم ہے دوسرا بھی ہو آمادہ و کچھ کر

پر جنگ مذہبی پہ نہیں اسکا کچھ اثر

جسدم معاہدہ یہ ہوا انکے درمیاں

اعدا سے مطمئن ہوئے کچھ کچھ شہ جہاں

اسعد بن زرارہ و کلثوم ذی ہسم

رحلتے ان صحابہ کی پہنچا بہت ہی غم

اس ماں اس جہان سے گئے جانبِ عدم

راضی تھے پر مشیتِ حق پر شہِ اہم

رحلت یہ انکی جب ہوئے کفارِ لعنہ زک

بولے جناب میں نہیں مختار ذوالمن

طعن کفار پر
حضرت کا جواب

اس طنز کا جواب بلا حق سے خوب تر
عاصی ولید جو تھے رئیس ان اہل شہ
کہتے تھے جن کو اپنا وہ سردار مفتی
وہ نون نھیں نون گئے اس ار سے گذر

دین کفار کا
قدرتی جواب

ان واقعوں سے بند ہوئی اس طرح زبان

گویا لگا دی مہر خدا نے سہ وہاں

سمت مدینہ آئے تھے جب سے مہاجرین
اولادیں انکے گھر میں بھی تک ہوئی نہ تھیں
کہتے تھے اس بنا پہ بسم سار مشرکین
جادو کیا یہودیوں نے اپنے بالیقین

ابن زبیر
کی ولادت

لیکن ہوا زہیر کے گھر میں جو نہیں پیر

دل سے گیا ہر ایک کے وہ وہم ستر

ظہر و عشا و عصر کی اب تک ہر اک نماز
دور کعتی ہی پڑھتے تھے سلطان پاکباز

پر اب ہوا یہ حکم خداوند بے نیاز
کیجے چہار کعتی ان کو شہ حجاز

اس دن سے ان نمازوں کی رکعات کیں دو چند

لیکن رہے سفر میں اسی طرح کا ر بند

ظہر و عشا
کا چہار کعتی ہونا

کعبہ کہ جو خلیل کا قبلہ تھا بالیقین
لازم تھا ہوتا قبلہ سلطان مسکین

اس واسطے کہ آپ انھیں کے تھے جانشین
پر اسکو اپنا قبلہ بنا کے تھے مشرکین

کے میں اسلئے رہے جب تک شہ حجاز

پڑھتے رہے مقام براہیم پر نماز

واقعہ بسمت مسجد اقصیٰ تھا یہ مقام
حاصل تھا قبلتیں کا فخر اس سے لاکلام

پر کے سے مدینے جب آئے شہ انام
قبلہ کا راز ہو گیا افشا بنام و عام

شہ نے جو سوئے مسجد اقصیٰ پڑھی نماز

فورا ہی قبلہ کا ہوا اعدا کو ایتسا ز

شہ ہجری
تھیں قبلہ

کہتے تھے بر ملا یہ جہودان بدلتی ہیں قبلہ تو میرا ہی ہے بدلتے رہیں یہیں
یہ سنکے غم رسیدہ ہوئے شاہِ مرسلین کی غرض حق تعالیٰ سے لے رب عالمیں

دیتے ہیں طعنہ قبلے کا اعدائے نابکار

کہتے کہ مسلمان کا قبلہ تو دوسے قرار

یہ کہتے ہی دعا ہوئی فوراً یہ مستجاب عین نمازِ ظہر میں حق سے ہوا خطاب
دیتے ہیں طعنِ قبلہ جو اعدائے بے حجاب کہتے کی سمت پھیرے رخ آپ بھی شتاب

آیا جو نہیں یہ حکم بہت مشہد انام

رخ کر کے سوئے کعبہ نماز اپنی کی تمام

سلطانِ مرسلین نے جو قبلہ دیا بدل برہم ہوئے بہت ہی جہودان پر وغل
کہتے تھے ضد سے کام لیا ہے دریں محل آئے ہمارے دین کی وقعت میں تاخلف

ورنہ نہ تھا یہ قبلہ بدلنے کے واسطے

جو کچھ کیا ہمارے ہی جتنے کے واسطے

یہ سنکے جتنے اجنبی الایمان تھے مسلمان کہتے تھے قبلہ کوئی بدلنے کی شے نہیں
برہان بے ثباتی دیا ہے یہ بالیقین ہوتا ہے بس یونہی مستزلزل ہر ایک دین

لازم نہ تھا بدلتے اسے شاہِ بجزوہر

قبلہ تو دین کا ہے شعار بزرگ تر

کم عقل مسلمان جو لگے کرنے یوں کلام آئی یہ وحی از طرف رب ذوالکرام
تحویل قبلہ پر ہیں اگر معتض عوام کہدے بچے افسے آپ یہ اسے خسرو انام

قبلہ کبھی بدلتا نہ خلاق ووجہاں

پر دیکھتے تھے اس کو مطیعان و سرکشان

غرب اور شرق سب کا ہے خلاق وہ جلیل
رخ ہو اور صحر کو ملتا نہیں بدلہ جمیل
مانو اگر خدا کو رسل کو بلا ویسے
تسلیم کر لو دل سے انھیں باوی سبیل

ایمان لاؤ ساری کتابوں پر حشر پر
دولت کو اپنی صرف کرواہل فقہ پر

البتہ یہ امور ہیں سب موجب ثواب
ملتا ہے ان امور کا بدلہ بھی بے حساب
لازم ہیں کار بند رہیں انپہ شیخ و شتاب
انکے سوا ملیں گے نہیں جسا و صوب

قبلہ شعار دین کا ہے اک ہر ایتسا ز
اسکے سوا نہیں ہے کوئی اور اس میں راز

اس سال ہی حکم خداوند و جہاں
صوم مہ صیام ہوئے فرض بے گان
حکم جہاد آیا سوئے شاہ انس و جاں
فطرے کا اذن بھی ہو اصادر اسی ماں

تاماں اغنیاء سے مساکین ہوں فیضیاب
فقاہ کشی کا انپہ سے اٹھ جائے کچھ عذاب

اس سال ہی حکم خداوند بے نیاز
واجب ہوئی ہر ایک پہ عیدین کی نیاز
اس سال ہی بول سی خاتون پاکباز
آئیں بعقد شیر خدا خسر و حجاز

اس سال ہی رقیہ سی و نخت شہہ امم
دنیا کے دول کریں رحلت سوئے عدم

جب تک رہے وطن میں شہنشاہ مرسلین
دکھ دیتے تھے قریش ہی ازراہ بغض و کین
پہنچے سوئے مدنیہ جو باخیل مسلیں
پیدا ہوئے دو اور گروہ محنا صہیں

اول یہود جو علی الاعلان تھے عتدو
ثانی منافقین جو تھے در پردہ کینہ جو

حکم صوم و جہاد
وقفہ کا نزول

سکا عیدین و جہاد
جناب ببول کا عقہ
جناب قیہ کا رحلت

دینے میں حضرت
کے اعدا

آرام سے جو ٹھہرے وہاں شاہ بجزوہ کے کے مشرکوں کو ہوئی جو نہیں یہ خبر ابن ابی کے نام
 نارِ حصد سے جل کے ہوئے خاک سبز بسر ابن ابی کو لکھا اک نامہ زود تر
 انصار میں یہ شخص تھا ذیجاہ نامدار
 ہجرت کے قبل سب کا تھا سردار باوقار

لکھا تھا اس کو قتل کرو مصطفیٰ کو تم یا شہر سے نکال دو شاہ ہذا کو تم
 بیٹھے بٹھائے لاؤ گے سر پہ بلا کو تم پورا نہ کر سکو گے جو اس مدعا کو تم

حلمہ کرینگے تم پہ بہ طیار ہی کمال

لوٹیں گے گنج مال - زنانِ قمر جمال

شہ کو ہوئی قریش کے خط کی جو نہیں خبر ابن ابی سے کہا اسے مرو با اثر
 آمادہ اس گروہ سے ہونا نہ جنگ پر جسمیں ہے کوئی بھائی ترا اور کوئی سپہ

انصار چونکہ ہو چکے تھے دیں سے بہر یاب

سوچا نتیجہ جنگ کا ہے واقعی خراب

یہ سوچ کر سکوت کیا اسنے اختیار لیکن ہوا جو نامے کا مضمون آشکار
 شہ پانی شادمان ہوئے اندھے بدشمار آما وہ سرکشی پہ ہوئے سارے نابکار

کہتے تھے ان سے نوبت جنگ آگئی اگر

ہونگے قریش میری اعانت پہ بسر

اک روز کا ہے ذکر جناب شبہ جہاں پہنچے محلہ بنی خزرج میں ناگہاں
 محو کلام تھے بشر اسوقت کچھ وہاں جنہیں تھے مسلہیں کچھ اور کچھ معاندان

اسوقت تھے سواری پہ شاہنشہ بشر

ٹاپوں سے گرواڑھی تو روار خپہ ڈال کر

ابن ابی نے کیا سخت سے یوں خطا
گر دستور اڑاؤ نہ رہ اپنی دوستاب

سنکر کلام اسکا رسول فلک جناب
پڑھنے لگے کلام خدا برکت انتساب

سنکر کلام حق لگا کہنے وہ بد سیر

مجھکو نہیں پسند ہے ہو راست بھی اگر

تم میرے پاس آ کے سناؤ نہ یہ سخن
مجھکو نہیں پسند یہ فقرات و لشکن

سننے کو جائیں پاس تمہارے جو موزن
انکو سناؤ مجھ سے عیب ہونہ موزن

سننے ہی یہ سخن بگڑاٹھے سب اہل دین

ہو جاتی جنگ ہوتے نہ گر شاہ مزیں

سعد معاذ جو کہ تھے سردار اوسیاں
کے کو بہر عم کے گئے تھے اسی زمان

گھر پر آئیہ کے ہوئے تھے جا کے میہاں
پہنچے طواف کو جو وہ ہمراہ میزبان

آ پہنچا اتفاق سے بوجہ اس نوبہ سر

پوچھا تمہارے ساتھ ہے یہ کون دو نمبر

سنکر امیہ نے دیا بوجہل کو جواب
سعد معاذ ہیں مرے ہمراہ وہ ہر کام

یہ سنکے اس لعین نے کیا سعد سے خطاب
وہی تھے صحابہ یوں کو اماں راہ دوستاب

ہوتے نہ ساتھ امیہ کے اس وقت تم اگر

گھر رخ کے جانہ سکتے تھے لیجاتی یوں خبر

سعد معاذ نے کیا یہ سنکے یوں کلام
رو کو گئے تھم جو داخل مسجد حرام

پہلوگ تم سے لینگے ضرور اس کا انتقام
رو کینگے قافلے کو تمہارے براہ شام

ہم سے بگاڑ کرنے کا اچھا نہیں مال

فاقہ کشی کرو گے مقرر رہے نیاں

سعد معاذ اور
ابو جہل کی

موتی حرم تھے قریشی بایں سبب کرتا تھا انکی عزت و وقعت ہر اک عرب
 ہوتے تھے گر کسی سے کبھی بھی وہ پُرخضب تلے تھے اسے جنگِ جدل پر یہ سب کے سب
 قریش کی عورت کا سبب جو نہیں شہ رسل کے ہو وہ عدوے جاں
 فوراً مویدیں بنے انکے یہ ملحدان

اغوا سے جب قریش کے بگڑے یہ خیرہ سر باندھی ہراک نے دشمنی شاہ پر کر
 آتے تھے مسلیں جو حضور شہِ بشر ہوتے تھے سدراہ یہ سب بانیاں شر
 بعد قریش کی معذرت چھ ہجری میں سفارت بھری آئی جب
 کی عرض عبد قیس نے لے لے سید عرب

ہم آنا چاہتے ہیں جو خدمت میں آپکی کرتے ہیں روک ٹوک مضر کے سب آدمی
 ان روزوں منع ہوتی نہ گر جنگ باہمی آسکتا تھا نہ خدمت والا میں پھر کوئی
 ہلوگ دور حج ہی میں شہ آسکیں گے اب
 جائز نہیں سمجھتے ہیں جنگ اندوں عرب

اتنے ہی پر قریشیوں نے کی نہ اکتفا ہر شخص انتظام لگا کرنے جنگ کا
 حضرت کا قتل سب کا تھا منشا و عدا اسلام کا جہان سے ہوتا کہ خاتما
 کہتے تھے وقت اب نہیں غفلت کا دوستو
 لازم ہے مل کے حملہ مدینے پہ سب کرو

طیاری انکی سنکے شہنشاہِ کبر کرتے تھے جاگ جاگ کے روزانہ شب سبر
 پر کب تک آپ جاگتے اسطرح تا حصر اگر زنگ آکے یہ لائے زبان پر تدابیر حفاظت
 امشب جو پہرہ دیتا کوئی اچھا آدمی
 سو جاتا ہو کے مطمئن اللہ کا نبی

سے حضرت سعد وقاص کے پسرنے سنا جو نہیں یہ کلام سچ کر سلاح دینے لگے پرہ شاد کام
مدت کے بعد سوئے تھے اس شب شہ نام گویا کہ نیند ہو گئی تھی آپ پر حیرام
یوں کر رہتے زیت شہنشاہ وین لبر
بہر لحظہ حیات گذرتا تھا سخت تر

سچ کر سلاح سوتے تھے اصحاب تاسحر کفار بد شعار کا خطرہ تھا اس قدر
اس حال پر جو خالق عالم نے کی نظر حکم جہاد بھیجا بسمت شہ بشر
منشائے حکم تھا کہ ستم ویدہ مسلین
اب کافروں سے جنگ کریں ہو بگام میں معین
جب اہل دین ستائے گئے حد سے بیشتر حکم جہاد آیا سوئے سید البشر
منشائے حکم حق سے ہوئے شہ جو با خبر کیں بہر حفظ جاں یہ تدابیر پر اثر
پہلے کیا نواح کے لوگوں سے اتحاد
بعد اسکے راہ شام کا فرمایا انداد

الحاصل اس بنا پر پیئے افسد اوراہ کے کی سمت جانے لگے پیروان شاہ
تھا مدعا میں اگر اعدائے کینہ خواہ وھمکائیں اچھی طرح کریں خواب انتباہ
تاڈر کے پھر نہ جائیں تجارت کو سوئے شام
فاقوں سے تنگ آ کے کریں صلح پر کلام
اس اس طرح کی تیں ہمیں ہوئیں واں رہ میں ملا ہراک کو گروہ معاندان
نوبت جدال کی مگر آئی نہ درمیاں غایت ہراک ہم کی تھی خائف ہوں کافران
در نہ بچا کے جاں کو نہ جاسکتے تھے لعین
حزہ - عبیدہ - سعد تھے سردار مسلین

اس طرح چھیڑ چھاڑ جو ہونے لگی بہم ہشیار خطرے سے ہوئے پہلے شہ امام
چاہا تعلقات کو وسعت دی اپنے ہم اطراف میں بھی تانہ عدو کے جمیں قدم

پس کی سوے جہینہ ہم شہ نے اک و اں

وہ بوئے بر تو نگا میں مساوات ہر زمان

سن و د میں جب ہم سوے ابوا ہوئی رزاں یہ انتی میں پر تھا مدینے سے بیگیاں
قائد تھے اس ہم کے شہنشاہ انس و جاں تھے ہم ہی میں ساٹھ مہاجر کو نشان

آباد تھے وہاں بنی ضمہ ہر ایک سو

ٹھہرے پیے معاہدہ سلطان نیک خو

مخشی جو ضمروں کا تھا سردار محترم اس سے معاہدہ ہوا ان شرطوں سے بہم
حملہ کریں کسی پہ گرا عداے پرستم تم ہو میرے معین تمہارے معین ہوں ہم

پر جنگ مذہبی سے ہر اک رکھے احترام

اس حال میں رہے گا نہ قائم یہ ساز باز

مخشی سے عہد کر چکا جب شاہ بحدو بر اک ماہ بعد کر ز جو جابر کا تھا پسر
پہنچا سوے چراگہ طیبہ وہ زود تر چرتے تھے جس جگہ شہ عالم کے جانور

ان سب کو لیکے چلے یا وہ دشمن میں

دوڑے عقب میں پر نہ لگا ہاتھ وہ لیں

اس واقعے کے بعد شہنشاہ انس و جاں دو سو مہاجرین کے ہمراہ وہمناں
فوراً ہی ذوالعشیرہ کی جانب ہو رداں نو منزلوں کا فصل جو رکھتا تھا بیگیاں

آباد اس جگہ بنی مدج تھے سب سر بسر

جا کر وہاں مقیم ہوئے شاہ بحدو بر

جب آکے ابن جحش نے حالت یہ کی بیاں اور لاکے مال لوٹ کا پیشہ جہاں
ناراض ہو کے بولے شہنشاہ انس و جاں ان حرکتوں کا تکو ملا اذن کس زمان
حضرت کا مال غنیمت واپس کرنا

لیجاؤ ہکو مال غنیمت نہ چاہیے

خواہاں نہ تھے ہم اسکے یہ دولت نہ چاہیے

اصحاب مصطفیٰ بھی ہوئے سنکے خشکیوں بولے تمہیں روا تھے یہ افعال بدترین اصحاب کا ابن
کیوں حضرمی کے خون کی سرخ وہ زمیں کیوں لوٹ لاکے مال یہ بے حکم شاہ دیں

ماہ حرام میں تمہیں لازم نہ تھا قتال

بے حکم شاہ لوٹنا جائز نہ تھا یہ مال

جب حضرمی کے قتل کی پہنچی وہاں خبر باپ اسکا حرب کا تھا حلیف عزیز تر
یہ حرب تھا عرب کے رؤسا میں مفتخہ بعد عبد مطلب کے تھا حاکم ہر ایک پر

اس کے حلیف کا جو بہا آتا کوئی لہو

کیونکر نہ آتا غیظ میں یہ مرد تنہو

آئے تھے ہو کے نوفل و عثمان جو اسیر پوتے یہ تھے مغیرہ کے جو تھا بڑا شریہ
اور بعد حرب دوسرے درجے کا تھا اسیر کرتے تھے اس کا پاس صغیر اور سب کبیر

پوتوں کے قید ہونے پہ کب آتا اسکو چین

تھے اسکے نورعین کے یہ دونوں نورعین

پہنچی قریش والوں میں جسوقت یہ خبر کینہ ہر ایک شخص کا پہنچا کمال پر
ہراک نے انتقام پہ باندھی معاکر آمادہ جنگ پر ہوئے باجان و مال و زر

اس واقعے سے کھیل گئے جان پر قریش

باعث ہی تھا بدر کا غزوہ جو آیا پیش

سبب غزوہ بدر

آئے تھے جب سے شہنشاہ ہنشاہ انام رہتے تھے سب تشریش اسی غم میں صبح و شام
کس طرح قصہ شہ عالم کریں تمام اسلام کا جہاں سے کیونکر مٹائیں نام

پہلے بن ابی کواک خط کیا رواں

جس میں ہر ایک پہلو سے دیں اسکو دھکیاں

ان دھکیوں پہ بھی نہ کیا اسنے جب خیال غارتگری پہ تل گئے آخر وہ بد حال
جب ایسی حرکتوں سے بھی بنیکا ہوا نہ بال نار غضب کا دل میں ہوا سب اشتعال

چاہا کہ جنگ فیصلہ کن مسلیم سے ہو

معدوم تا گروہ یہ روئے زمین سے ہو

چاہا یہ سوچ کر ہو لڑائی کا انتظام پر مال کے بغیر نہیں چلدا کوئی کام

محسوس کر کے اس کو زن و مرد و خاص و عام سرمایہ سازالائے گھروں سے بچوش تمام

پھر اس سے سب تجارتی سامان خرید

کے سے شام کو چلا، اعدائے بدگوسہ

مطلب تھا جتنا نفع میں حاصل ہو مال زد سامان جنگ اسے خریدے ہر اک بشر

اس سال اس ارادے پہ بنی تھا یہ سفر پہلے سے بھو زیادہ تھی کوششیں باہر نظر

اب تک میان شام ہی تھا سارا کاراں

نخلہ میں حضرت می کا ہوا قتل ناگہاں

کے میں اسکے قتل کی پھیلی جو نہیں خبر سنتے ہی مشتال ہوئے اعدائے خیرہ سر

آبادہ پہلے ہی سے تھے وہ لوگ جنگ پر اتنے میں یہ خبر بھی ہوئی سب میں مشتہر

آتے ہیں فکر مال غنیمت میں مسلیم

لوٹیں گے رہ میں و افلے والوں کو بالیہ تھیں

تشریش اور قتل
حضرت کی تہارت

تذیب و اہمی
سایہ جنگ

قتل حضرت می کا
جیلہ نجابا

کھایا قریشیوں نے یہ سنتے ہی ہیچ تاب طیار ہو کے شام کی جانب چلے شتاب
واقف ہوئے اس عزم جب شاہ خوشنویس صادر کیا یہ حکم کہ حاضر ہوں شیخ و شتاب
حکم حضور سنکے جو نہیں آئے مونسین
شہ نے معاً بیان کیا عزم ملحدیں

جب دشمنوں کا عزم کیا سب پہ آشکار بولے ہماجرین جو تھے بسکہ جاں نثار
دل میں ہمارے ڈر نہیں اعدا کا زہار رٹے رہینگے جسم میں جب تک ہے جان زار
لیکن رخ سخن نہ تھا سوئے ہماجرین
انصار تھے مخاطب سلطانِ مرسلین

دستِ بزرگِ شہ پہ یہ بیعت چوکے تھے جب سب نے کہا تھا آپسے اے سید عرب
جسم مدینے آئیگی اعدائے بے ادب ہونگے مقابل انکے ہم انصار کے سب
اس موقع کے علاوہ مگر اے شہراہم
انکا مقابلہ نہ کریں گے کبھی بھی ہم

اسوجہ سے رسولِ خدا سیدانام ننگراں تھے سمتِ اہلِ مدینہ دم کلام
اس نکتے کو سمجھ گئے انصار نیک نام سعد عبادہ بولے! رسولِ فلک مقام
ہم کو دو جائیں بھر میں نہ رہیں آپ اگر
ہم وہ نہیں جو کثرتِ اعدا سے جائیں ڈر

بعد ان کے بولے حضرت مقداد ذی ہم ہم موسوی نہیں جو یہ کہیں! شہراہم
تم جاؤ جنگ کے لئے یارب ذوالکرم فاضل ہماری جاں نہیں جاتے نہیں ہیں ہم
پیدل ہمارے جنگ کریں گے سوار سے
نخلیں گے تیغ لیکے یمن و یبار سے

قافلہ بولے جاؤں
خبر پر قریش کا
شام کی طرف جانا

حضرت انصار کا
ارادہ قریش ہر کرنا

سعد عبادہ انصار
کا جواب

مقداد کی حضرت
سے گفتگو

پیش جناب آئے پیے قتل گر عسدر
تیغ اپنی اس لعین کا پی جا بیگی ہو
حملہ کرے گا پشت پہ گر کوئی فتنہ خو
بچ کر نہ جائے گا کہیں وہ سیاہ رو

ہم سب ہرزبر پیشہ دین الہ ہیں
اعدا کے سر اڑانے میں ذی دستگاہ ہیں

یہ سنکے باغ باغ ہوئے شاہ خوشخطاب
فرط سرور سے چمک اٹھا رخ جناب
فرمایا بہر جنگ ہوں طیار شیخ و شباب
سنتے ہی حکم آپکا آہنیچے سب شباب
پھر کیا تھا لیکے سب کو معاً سیدانام

بارہ صیام کو ہوئے راہی بسمت شام

جس دم چلے مدینے سے سلطان نادر
زائد تھے تین سو سے کچھ اصحاب جاں نثار
اک میل چل کے بولے رسول کرم شعار
ٹھہرو کہ لے لوں جائزہ فوج ایک بار
یہ سنکے رک گئے معاً اصحاب آنجناب

کم عمروں کا حضور نے فرمایا انتخاب

زاں بعد ان سے بولے یہ شاہنشاہ نام
میدان جنگ میں نہیں تم کسوز کا کام
گھر جاؤ زرمگاہ ہے خطرات کا مقام
اب تا بلوغ جنگ کا لینا کبھی نہ نام
یہ سنکے رووئے جو عمیر نکون شاہ

فرمایا رو رہے ہو تو خیر آؤ بہمن شاہ

سعدانکے بھائی خسرو دین کے تھے ہم کباب
خنجر گلے سے ان کے حائل کیا شباب
اس طرح آخرش ہوئے وہ ہمرہ جناب
راہی ہوئے وہاں سے جو اب شاہ خوشخطاب

سوچا وغا کریں جو یہود و منافقین

بچوں کے عورتوں کے لہو سے ہوتے تر نہیں

حکم کیاری

غزوہ بدر

غزوہ بدر

آیا جو یہ خیال تو فوراً اسی زمانہ میں نے کیا مدینہ ابوالبابہ کو رواں
 جب چلے آدھروہ رئیس نکونشاں بولے تمہیں مدینے پہ کرتا ہوں حکمراں
 جب تک نہ آوں میں کرو سب کی محافظت
 اعدانہ کرنے پائیں ذرا بھی مداخلت

متعین انکو کرچکے جب سیدانام عاصم بن عدی سے کہا! مرو نیکنام
 جا عالیہ کو تو بھی ترا بھی یہی ہے کام جب تک نہ آؤں رہنا بصد حسن انتظام
 ہر دو جگہ کا کرچکے جب نظم شاہ ذوی
 طی راہ بدر آتے تھے جس رہ سے ملدیں

قبل اسکے شہ نے بھیجے تھے دو مجزراں جو ہو چکے تھے قافلے کو پہلے ہی رواں
 مطلب تھا بڑھ کے دیں خبر نقل دشمنان واوی پہ پہنچے دوسری جانب وہ جسزماں
 فوراً خبر رسالوں نے آکر یہ دی خبر
 واوی کی سمت ثانی پہ ہے انکا ستر

پہنچے تھے نزد بدر کے جب شاہ انس جاں حاضر ہوئے تھے خدمت عالی میں مجزراں
 اسوقت سترہ رمضان کی تھی بیگماں اعدا کو سنکے ٹھہرے وہیں سیدزماں
 پیغمبر خدانے جو اس جا کیا قیام
 ٹھہرے مجاہدیں بھی وہیں باسرور تام

ہمراہ آنجناب تھے جتنے مجاہدیں پیدل تھے ان میں دو کے سوا سارے موہنیں
 سامان حرب ضرب بھی تھا پاس کتڑیں عسرت سے کر رہے تھے بسر اکثر اہل دیں
 لیکن بایں ہمہ بھی تھے ازبکہ بے خطر
 رکھتے تھے فضل حضرت خلاق پہ نظر

برعکس انکے نکلے تھے جب گھر سے کافراں جمعیت اک ہزار تھی ان سبکی بے گماں
جنہیں سے سو سوار تھے با صد شکوہ و شاں پیدل تھے مابقی۔ یہ مسلح تھے سب جوان
سامانِ حرب ضرب بھی کافی تھا سب کے پاس

ہمراہی میں رسد بھی تھی پید و بیقیاس

جو جو قریش کے تھے ریسان با اثر جز بولہب سب آئے تھے گھر بار چھوڑ کر
دولت سے مالا مال تھے وہ لوگ اس قدر لشکر کی میزبانی پہ باندھے تھے سب کمر

عتبہ بن ربیعہ جو تھا مروزی شکوہ

اس وقت ان سبھو نکا تھا سردار و سرگروہ

پہنچے تھے نزدیک بدر جو اعدا سے خیرہ سر مسموع ہو چکی تھی اس وقت یہ خبر
ابکارواں کو کچھ بھی نہیں خوف اور خطر اعدا کی زد سے بچ کے وہ جا پہنچا دور

یہ سنکے زہرہ اور عدی کے جو تھے امیر

کہنے لگے کہ اب نہیں جنگ ان سے ناگزیر

بوجہ بد سیر نے سنا جو نہیں یہ کلام بولا سکوت ہے بڑی نامرومی کا کام
جو شیر دل ہیں چاہئے سمجھیں اسے حرام مرجائیگے مگر نہ ہٹائیں گے پیچھے کام

یہ سنکے وہ قبیلے تو گھر کو ہوئے رواں

اور مابقی چلے طرف بدر اسی زماں

پہنچے تھے چونکہ بدر میں پہلے ہی مشرکیں پس اس پہ جم گئے جو موقع کی تھی زمیں
پہنچے جو بعد انکے وہاں صاجان دیں بہر قیام پانی جگہ بسکہ بدترین

پانی کا جس مقام پہ نام و نشان نہ تھا

بالوہی بالوہی کوئی شیشہ کنواں نہ تھا

ٹھہرے وہاں جو خسرو وین شاہ خوشنویس نے انتخاب کیا وحی حق سے اسکو کیا شہ نے انتخاب کرنے لگے حضور سے با صد ادب جناب

بولے یہ آفسے سنکے رسول فلک جناب اسکے لئے ہوا نہیں کچھ وحی کا نزول
یو نہیں ٹھہر گیا یہاں اللہ کا رسول

یہ سنکے بولے شہ سے جناب نیکو سیر ٹھہرایا اپنی رائے سے گراس کو مستقر
فوراً ہی اسکو چھوڑے اے سید البشر چشمے پہ قبضہ کیجئے اللہ جلد تر

بہتر ہے اسکو مانئے اے شاہ مرسلین

راحت نصیب ہوں گے بایں طور مسلیں

شورہ ہوا جناب کا مطبوع خاص و عام چشمے پہ جا کے ٹھہرے معاً سید انام
جو نہیں کیا حضور نے جا کر وہاں قیام بارش بھی ہو گئی بغایات ذوالکرام

جس سے کہ گردوب گئی اس رزمگاہ کی

تائید تھی یہ قادرِ ذمی عسز و جاہ کی

بارش لگی جو ہونے بالطف ایزدی کھنے لگے صحابہ سے اللہ کے نبی
روکو یہ آبِ حوض بنا کر ابھی ابھی تا آگے چل کے پیش نہ آئے کوئی کمی

یہ سنکے سب نے حکم کی تعمیل کی شتاب

فوراً ہی چند حوض کی صورت میں روکا آب

اس طرح آب پر ہوئے قابلین جو شاہدین لازم تھا آب پاتے نہ یک قطرہ مشرکین
رحمت تھی پر حضور مرے بہر عالمین محروم آب رستہ تو کیونکر معاندین

اس موقع پر بھی جاری رہا شہ کا فیض عام

تحفیص مسلیں تھی نہ اندا کی روک تمام

ہنگام شب تھا کرچکے جب انتظام آب خستہ سفر سے تھے بہت اصحاب آنجناب
کھولی کمرہ راک نے بالآخر برائے خواب بستر پہ پہنچے ہی تھے کہ نیند آگئی شباب

لیکن شبہ ہمارے بیدار ساری رات

اعد اکا خوف تھا رہے ہیشا ساری رات

گذری دعائے فتح میں کی وہ ساری رات ہوتے ہی صبح سبکو جگایا پیئے صلوات
فارغ ہوئے نماز سے جب وہ نکو صفات تقریر کی جہاد پہ پڑ مغز و پڑ نکات

تا باخبر ہوں مرضی رب العباد سے

لین کام وقت جنگ اصول جہاد سے

گو بہر جنگ سارے قریشی تھے بقیار پر ایسے بھی تھے کچھ جنہیں تھا اس ننگ عار
منجملہ ان کے اک تھا حکیم نکو شعار جو جا کے بولا عتبہ سے اے مرد ذی قار

میدان جو آج گرم نہ ہو کارزار کا

روز آج کا ہو روز تری یادگار کا

عتبہ نے پوچھا پاؤ نہیں کیونکر یہ افتخار بولایہ سنکے اس سے حکیم ستودہ کار
ہے حضری کا خون فقط وجہ کارزار وہ آپ کا حلیف تھا آپ اسکے دستار

گر اس کا خون بہا انہیں دیدیں ابھی جناب

لین راہ اپنے اپنے گھر و نکی یہ سب شباب

مثل اور کافروں کے نہیں تھا وہ بد نہاد کہنے لگا کہ اچھا ہو رک جائے گرفتار

لیکن بغیر شورہ بوجہل پڑ عناد ممکن نہیں تھا کرتا اکیلے وہ انداد

یہ سوچ کر حکیم سے بولا وہ صلح جو

جا کر اس امر میں تو ہی کر اس سے گفتگو

پہنچا جو اس کے پاس سنتے ہی وہ جواں پھیلا رہا تھا تیروں کو اپنے وہ بدگماں
جو نہیں پیام عتبہ کا اس سے کیا بیاں بولا بگڑ کے اس سے وہ سردا مشرکان

عتبہ کو جراتوں نے دیا اسکی کیا جواب

بھیجا جو میرے پاس یہ پیغام ناصواب

اسکا پسر نہوتا محمد کے ساتھ اگر آمادہ خامشی پہ نہوتا وہ بھول کر
اب جبکہ اسکو بیٹے کی جانب سے ہے خطر ساعی اس امر میں ہو کہ سب لوٹ جائیں گھر

ہم ایسے صفدروں سے تو ممکن نہیں یہ بات

ایسا وہی کر گیا جو ہوا اسکا ہم صفات

یہ کہہ کے حضری کے اخی کو کیا طلب آیا جو وہ تو کہنے لگا۔ ہو گیا غضب
تیرا شکار دام سے جاتا ہو دیکھ اب اعدا کے رعب و اب عتبہ گیا ہے وب

ڈرتا ہے صدمہ پہنچے نہ بیٹے کی جان کو

کستا ہو مجھ سے لوٹ چلو اب مکان کو

طالب ہیں حضری کی دیت کے قریش گر اعدا کے بدلے دو گنا میں مانگیں گے جتنا زر
یہ سنکے آیا طیش میں وہ حد سے بیشتر کر ڈالا پارہ پارہ لباس اپنا سر بسر

یہ دیکھ کر قریش میں پیدا ہوا وہ جوش

ہر ایک رزمگاہ میں پہنچا بصد خروش

عتبہ نے سنکے طعنہ بوجہل بدسیر بولا بگڑ کے۔ ہے وہ زمانہ قریب تر
دیکھے گی خلق کون ہے نامرد سر بسر ہوتا ہے کون خوف سے جو نڈھ مفر

یہ کہنے مانگا مغفرت کی اسی زمان

پر کوئی ٹھیک اترانہ سر اتنا تھا کلاں

منفر نہ ٹھیک اترا جو عتبہ کے فرق پر کپڑا لپیٹا سر سے کہ پہنچے نہ کچھ ضرر
ٹوہ با سلاح جنگ میں جب وہ تمام تر ہراک بشر سے پہلے کسی جنگ پر مکر

دیکھا جو اس کو جنگ پہ طیار ہو گیا

ہراک سپاہی پیرو سردار ہو گیا

رحمت تھے چونکہ بہر جہاں شاہ مرسلین پس دشمنوں پہ بھی نہیں ہوتے تھے خشکیں

اس وقت جب تھے تشنہ خوں سارے ملیں تو بھی ترانکے خوں سے نہ فرمانی تیغ کیں

اک خس کے سائبان میں کٹھمرے شہ بشر

جو زنگہ کے گوشے پہ واقع تھا سرسبز

ہنگام صبح آیا تو شہ نے اسی زماں تقسیم تین حصوں میں کی فوج غازیوں

مصعب مہاجرین کے بنے صاحب نشان سعد و حباب اوس و خزیمہ پہ حکمراں

تقسیم فوج کر چکے جب شاہ ذوقار

پھر کی درست اشارہ ناک سے ہر قطار

صف بندیاں جو کر چکے شاہ ہنشتہ امم فرمایا صف کے آگے نہ پیچھے ہو اب قدم

شور و شغب کا نام نہ لے کوئی یک قلم خامش رہے ہر ایک کوئی بوج نہ مارے وہ

وقت مقابلہ اڑے بڑھ بڑھ کے ہر جزا

اعداء پہ رعب ہر دو جہاں سے گھا بر تری

اس موقع پر کہ فوج مقابل تھی بیشتر خوش ہوتے بڑھنا شاہ کی جانب جو ان بشر

ایفائے عہد کا تھا مگر پاس اس قدر امخلاف ہوئیں نہ کتا تھا عہد پھر

تھا اعتماد نصرت رہت جلیل ہر

جاتی نہ تھی بگاہ کینر و قلیس ہر

مکے سے آرہے تھے حذیفہ بن الیمان ہمراہ جو حسیل بھی تھے اُنکے اُسزماں
رستے میں انکو دیکھ کے بولے یہ مشرکوں کیادوںوں جاتے ہوئے امداد و دستاں

جانے نہ پاؤ گے ہیں ولات کی قسم

جب تک کرو نہ عہد نہونگے معین ہسم

دیکھا جو جانے دیتے نہیں ہکو مشرکیں مجبور عہد پر ہوئے وہ دونوں مسلین

جب عہد کر کے آئے سوئے شاہ مرسلین روداد عہد عرض کی با چشم آنگیں

سُن کر یہ حال بولے رسولِ فلک جناب

بد عہدیوں سے ہوتے نہیں لوگ کامیاب

اُمڈ سے پاس عہدِ شہنشاہِ بجزدور امر خلاف وعدہ سے نفرت تھی کس قدر

لازم ہے ہکو ڈالیں گریباں میں اپنا سر دیکھیں ہیں کتنے بتع سید البشر

وعدہ خلافیوں سے ہے کتنا ہمیں گریز

لازم ہے اپنے حال پر ہم خود ہوں شک ریز

اب وقت آیا تھا ہوں نبرد آزما ضرور اسلام - کفر باطل و حق - ظلمت اور نور

منظر یہ پیش چشم تھا سجدے میں تھے حضور لب پر دعائے فتح تھی دل بسکہ ناصبور

کہتے تھے اے خدا اگر اسلام منٹ گیا

تو جان لے کہ جہاں سے ترانام منٹ گیا

آئے جو بیترا نظر شاہِ مرسلین بُو بکر روکے کہنے لگے اِنخسہ عالمیں

وعدہ وفا کر گیا خدا اپنا بالیقین رنجیدہ اس قدر ہیں عبث آفتابِ دین

یہ کہ رہے تھے آگیا وقت سید فتح

وحی الہ بن گئی پیغام عید فتح

اب پاس بالکل آگے اعدائے خیرہ سر بولے یہ انکو دیکھ کے سلطان بگرد
تم لوگ پیش قدمیاں کرنا نہ بھول کر رب کریم دیکھا یقیناً تمہیں ظفر

البتہ یہ خیال رہے اے مجاہدیں

تیروں سے روکو آئیں سر و سپر جو ملدیں

اس وقت رزمگہ کا تھا عالم عجیب تر بو بگرد دھرتے ناز کا پالا پسر ادھر
عتبہ ادھر حریف ادھر پارہ جگر ماموں کے خون کا تشنہ لب خنجر عمر

گویا کہ امتحانگہ ایماں تھی رزمگاہ

جس میں بدل شریک تھی سب پیران شاہ

صف بستہ نہیں ہو گئے جب ہر دو لشکراں عامر معاہی لیکے چلا خنجر و سناں

بھائی تھا حضری کا یہ سرد ارضداں کی تھی اسی نے جامہ وری صورت کتاں

جمع نے اسکے خون سے کی سرخ اپنی تیغ

آتے ہی اس لعین کو کیا قتل بے دریغ

پہنچا جو قتل ہو کے جہنم کو وہ لعین بہر جدال عتبہ بڑھا سوئے مسلیں

تلتا نہ جنگ پر کبھی وہ مرد دور ہیں کرتا نہ طعن سے جو ابو جہل خشمگیں

آیا نکل کے فوج سے جس وقت وہ جواں

نکلے ولید و شیبہ بھی فوراً اسی زماں

آتے ہی کی جو مد مقابل کی جستجو پہنچے معاذ و عوف و عبد اللہ و برد

پوچھا ہراک سے نام و نسب کر کے گفتگو بعد اسکے بولا شاہِ رسل سے بصد غلو

ہلوگ ان سے کہ نہیں سکتے کبھی بھی جنگ

ان سے لڑانی کرنا ہمارے لئے ہے ننگ

واپس جو آئے حکم نبی سے وہ سب جواں پہنچے عبیدہ - حمزہ - علی زکون شاہ
 رنچر نقاب اٹے تھے یہ لوگ اسزماں پوچھا جو عتبہ نے نسب و نام غازیوں
 فوراً ہی دیکے کافی دشانی اسے جواب
 بہر مقابلہ بڑھے ہر سہ نیکو خطاب

عتبہ شرار فوج و
 وید و شیبہ کا قتل

جس وقت عتبہ نے کیا حمزہ پہ بڑھکے وار اک ضرب تیغ میں لیا حمزہ نے اسکو مار
 سمت علی بڑھا جو ولید ستم شعار مقتول ہو کے پہنچا وہ ملعون بھی سوکے نار
 شیبہ ہوا عبیدہ کی جانب جو تیغ زن
 کبحت نے جناب کا زخمی کیا بدن

یہ دیکھتے ہی پہنچے جناب ابو تراب اک ضرب میں لعین کو بھیجا پیئے عذاب
 جب قتل اسکو کرچکے وہ فخر شیخ و شباب لائے عبیدہ کو بھی اٹھا دوش پر شباب
 یوں دم کے دم میں پہنچے وہ تینوں کے جہیم
 حمزہ نے اک کو دو کو علی نے کیا دو نیم

بعد انکے صف سے نکلا عبیدہ بن سعید ڈوبا ہوا تھا سر بسر آہن میں یہ پلید
 آنکھیں کھلی ہوئی تھیں فقط اسکی ہر وید باقی تمام عضو پہ تھی پوششِ حدید
 آیا تو اس طرح ہوا آتے ہی ہمکلام
 اے دشمنو! سنو ہے ابو کرش میرا نام

یہ سنکے نکلے صف سے زبیر نکو سیر بر چھی لعین کی آنکھ میں ماری وہ تاک کر
 آ پہنچا پشت زمین سے وہ فوراً زمین پر گرتے ہی تن سے جانِ حزیں نے کیا سفر
 ماری تھا سوکے نار گیا ایک ار میں
 ارمانِ فتح لیکے دل بے قرار میں

لڑاؤ کے قتل ہونے لگے یوں جو وہ لعین سوچا شکست دینگے بایں طور مسلمین
اب ان بچکے جانہ سکے گا کوئی کہیں پس جنگ با اصول کا موقع رہا نہیں

آخر یہ دل میں سوچ کے اعدائے بدسیر
چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے مسلمین پر

اس دم تھے سر بسجده شہنشاہِ مسلمین دست دعا اٹھا جو سوئے رب عالمین
غیبی سپاہ چرخ سے آکر ہوئی دعویں مقتول چار سمت لگے ہونے تلخ دین

جو سرا بھی تھا دوش پہ آیا زمین پر
گویا قضا کی تیغ چلی مشرکین پر

بوہل جو تھا دشمن شاہنشاہِ بشر ایذا دہی پہ باندھے ہی رہتا تھا جو کر
عتبہ کے بعد سب کا تھا سردارِ مفتخر فرماں پذیر جسکے تھے دل سے سب اہل شر

بوہل کا قتل

اس فانی اقتدار پہ تھا بسکہ اسکو ناز
اپنے کو جانتا تھا وہ تاجِ سر حجاز

یہ دیکھ کر معوذہ معاذِ نکونشاں انصار کے جو دونوں تھے جاننا زنجواں
کننے لگے بہم۔ اسے مارو ملے جہاں پروا نہیں اس امر میں جائے ہماری جاں

اب زندہ رہنے دینگے نہ ہم اس لعین کو
ناپاک کر رہا ہے سراسر زمین کو

یہ عزم کر کے نکلے وہاں سے وہ زنجواں جا پہنچے اس جگہ پہ بن عوف تھے جہاں
جاتے ہی پوچھا کان میں بوہل ہو کہاں وہ بولے اسے کام ہے کیا تم کو اسرار

فرمایا ہر قتل ہوئی اس کی جستجو
یہ تیغ آج چاٹے گی اس شوم کا لہو

یہ سن کے انسے بولے بن عوف ذی وواد کیا سامنے کھڑا ہے وہ بد بخت نامراد
پایا نشان جو اسکا بڑھے دونوں خوش نہاد پہنچے جو نہیں زمیں پہ تھا وہ بانی فساد

دیکھا جو عکرمہ نے پدر کا یہ حال زار

پہنچے سے تیغ کا کیا قاتل پہ ایک وار

کھایا جو نہیں معاذ نے شانے پہ ایک وار کٹ کر لگا لگتے زمیں پر پیدیاں

تکلیف گرچہ اسکی تھی از بسکہ ناگوار تو بھی کیا تعاقبِ خصم و غاشعار

لیکن قضا نہ آئی تھی بیچ کر نخل گیا

آتے ہی زیرِ دام شکار اجل گیا

زور سے جوانکی بیچ کے گیا عکرمہ نخل کرتے رہے معاذ اسی طور پر جبدل

دیکھا جو یہ کہ دست بریدہ ہے پر نخل فوراً دبا یا پانوں سے تسہ گیا نخل

اب کیا تھا قید دست سے آزاد تھے معاذ

اور کافروں کی واسطے جلا دتھے معاذ

بوجہں بد سگال کو چھوڑ آئے تھے ادھر غلطاں تھا فرشِ خاک پہ وہ شوم فتنہ گر

بیٹے کو اپنی جان کا پیدا ہوا جو ڈر اسنے بھی اپنے باپ کی جا کر نہ لی خبر

اتنے میں بولے حضرت سلطانِ مرسلین

کس حال میں ہو دیکھو تو بوجہں بد بختیں

یہ حکم سنتے ہی بن مسعود نیک نام نکلے کہ دیکھیں حالتِ بوجہں زشت کام

دیکھا تو مرنا تھا وہ عدو سے شہِ انام پوچھا تجھی کو کہتے ہیں بوجہں خاصِ عالم

بولا بصدِ غرور وہ ملعون بد صفات

قوم اک کو قتل کر دے نہیں فخر کی یہ بات

بوہل نے ربخ بن مسعود پر کبھی مارا تھا اک طپانچہ بصد نخوت و منی
اسوقت اس لعین کی دیکھی جو بے بسی فوراً ہی انتقام کی خواہش انھیں ہوئی

گردن پہ اسکی پانڈ جو رکھا بصد سرور

بولا بگڑ کے آپ سے وہ سپیکر غرور

بکری چرانے والے کہاں رکھتا ہے قدم گردن یہ اسکی ہو جو ہے ہراک سے محترم
یہ سنکے اس لعین کا معاً سر کیا تسلیم بعد اسکے فوراً آئے حضور شبہ ام

ڈالاسر اس کا زیر قدم شبہ جہاں

یونہیں ذلیل ہوتے ہیں آخر میں رکشاں

کچھ لوگ جبراً آئے تھے ہمراہ اہل شر واقف تھے انکے حال سے سلطان بکروبر

پس کہدیا تھا سب سے لڑائی سے پیشتر انہیں سے سامنے اگر آئے کوئی بشر

لازم ہے سبکو قتل سے اس کے کریں دریغ

برسائیں تیر و تیغ کا ہرگز نہ اس سپہ میغ

بوالبنختری بھی تھا انھیں شخصاء میں شمار مجذری کی جب نگاہ پڑی اسپہ ایک بار

کہنے لگے ہے حکم رسول کرم شعراء جبراً جو آئے ہیں وہ ہوں قتل زینہار

ان رحم کر وہ لوگوں میں تو بھی ہونے جواں

ورنہ نہ چھوڑتا میں تجھے زندہ اس زمان

بوالبنختری کے ساتھ تھا اک اسکا جاں شمار بولا امان اسکو بھی ہوا سے بکو شعراء

کہنے لگے وہ مجھکو نہیں اسکا اختیار مستثنیٰ یہ نہیں کہ کروں قتل سو میں عار

سننے ہی یہ کلام دیا آسنے یہ جواب

ہرگز نہیں یہ مرگوارا مجھے جناب

زوف ایسی زندگی پہنچا لوں میں اپنی جاں اور دوست میرا قتل ہوا دوستِ شمنان
بے شرم اتنا میں نبوں مکن ہو یہ کہاں سنتے ہی طعنہ دینگی مجھے قوم کی زناں

یہ کہہ کے بعد حملہ ہوا قتل وہ لعین

”ابن شریف دوست کو ہرچھوڑنا کہیں“

اس جنگ میں حضور کا خصم شدید تر ملعون امیہ بھی تھا خلف کا جو تھا پسر
اس سے کبھی جناب بن عوف خوش سیر یہ کہہ چکے تھے آیا مدینے میں تو اگر امیہ کا قتل
پہنچا سکیں گے تجھکو نہ اعدا ترے زیاں

میں تیری جان و مال کا ہو گناہ گاہیاں

اب جبکہ لڑنے آیا تھا وہ دشمنِ میں لازم تھا قتل کرتے وہ ملتا جہاں کہیں

لیکن لحاظ رکھتے ہیں وعدے کا مومنین چاہا نہ اس بنا پہ کہ ہو قتل وہ لعین

چاہیے اس کو لیکے وہ بالائے کوہسار

بچ جائے تاکہ قتل سے وہ شوم بشار

لیکن گیا جو کہہ کی جانب وہ بد سیر پڑھی گئی بلاں کی کعبخت پر نظر

انصار کو انھوں نے معا بڑھ کے دی خبر سنتے ہی جا کے ٹوٹ پڑے سب لعین پر

دیکھا جو ابن عوف نے انصار کا ہجوم

بیٹے کو آگے کر دیا بچ جائے تا وہ شوم

آیا جو روپہ وہ تو تھی مکن کہاں مفسر پہنچا پد سے پہلے ہی وہ جانب سقر

قتل اسکو کر چکے جو نہیں انصار خوش سیر دوڑے کہ اس لعین کی بھی فوراً ہی لیں خبر

یہ دیکھتے ہی بولے بن عوف نیک نام

تولیت جاز میں پہ نہو کام تا تمام

یہ سنتے ہی زمین پہ لیٹا جو وہ لے لیں فوراً ہی اسپہ چھا گئے وہ صاحب یقین
تا قتل کر سکیں نہ اُسے صاحبانِ دین تشنہ تھے اسکے خون کے گراے نہیں

ہاتھوں کو ابنِ عوف کی ٹانگوں کے دریاں

ڈالا جو اک نے دو تھا وہ مردودِ دو جہاں

کشتہ ہوئے جو عتبہ و ابو جہل بد گسار اعدا نے فرطِ رعب سے ڈالی معاً سپر
اب کیا تھا قید ہونے لگے حامیان بشر عباسِ عقیل - اسود و نوفل سے نامور

جتنے معززین تھے ہوئے سب کو سب اسیر

لات و سہل ہوئے نہ کسی کے بھی دستگیر

عتبہ و شیبہ و ابو جہل کینہ خو بو البختری و زمعہ و منبہ سے کینہ جو

عاص و اُمیہ اور ولید سیاہ رو تاج سر قریش تھے یہ سب کے سب عدو

تائید حق سے ہو گئے سب نذر تیغ تیز

باقی رہا نہ ان میں سے کوئی پیسے ستیز

یوں لکھ رہا ہے صاحب تاریخ معتبر کام آئے اس لطافی میں کفارِ بیشتر

چن چن کے مارے لوگوں نے سزارِ خاصکر وقت گرفت بھی تھا یہی مطمح نظر

ستر کو قتل کر دیا ستر ہوئے اسیر

یہ سب قریش ہی کے تھے سر لشکر و امیر

قادر نے زعم سب کے دلونے دیا نجال سرکش تھے جس قدر ہوئے اتنے ہی پائمال

جو قید تھے وہ تھے الم قتل سے نڈھال بھاگے جو وہ تھوڑے ہی ہزیمتِ خستہ حال

مار گئے تھے جو وہ تھے در ماندہ عذاب

باقی رہے تھے جو وہ تھے غیرت سے آب

فضل خدائے پاک رہا مسلمین پر غالب ہر اک طرح رہے ہر اک لعین پر
 ماختم جنگ ڈرتے رہے اپنے دین پر کتر تھے جنکا خون بہا تھا زمین پر
 شرکائے جنگ میں سے ہوئے جو وہ ہی شہید
 چھ تھے مہاجر آٹھ تھے انصار کے سعید

گو تھا لڑائیوں میں یہ معمول آنجناب دیتے تھے حکم لاش کی تدفین کا شتاب
 پر اس لڑائی میں کہ تھے مقتول جیاب تدفین الگ الگ تھی ہر اک کی خود اک عذاب

پس اک وسیع چاہ میں واقع تھا جو وہاں

فرمان شہ سے ڈالے گئے سارے کشتگان

لاش امیہ پھولی تھی جو حد سے بیشتر مدفون ہوئی وہیں وہ حکم شہ بشر

واپس پھر آئے آپ مکاں کو بصد ظفر آتے ہی قیدیوں پہ کی الطاف کی نظر

اک ایک کی صحابہ پہ تقسیم شہ نے کی

آرام دیں سبھوں کو یہ تقسیم شہ نے کی

اصحاب جو تھے پیر و حکم شہ جہاں کرتے رہے اساری پہ الطاف بیکراں

کھاتے تھے خود کھجور انھیں دیتے تھے گرم ناں شرمندہ ان سلوکوں ہوتے تھے وہ ہر آں

برکت تھی سب یہ صاحب خلق عظیم کی

جو چارہ جوئی کرتے تھے قلب و ونیم کی

کپڑے نہ تھے پہننے کو ان قیدیوں کو پاس یہ دیکھتے ہی بولے رسول کرم اساس

نم لوگوں میں جو ہو رضا جوئے رہنا جس ممکن ہو تو وہ دے ابھی لا کر انہیں لباس

سنتے ہی حکم حضرت سلطان مجسود بر

لے آئے کپڑے گھر سے سب اصحاب زود تر

حاضر کیا ہراک نے جو بلبوس اسرماں آیا درست جسم پہ ہراک کے بیگماں
عباس پر تھو قد میں ہراک شخص سوکلاں اترانہ ٹھیک اپنے کوئی پیرہن اس آں

آخرین آئی نے جو قد میں تھا جو اب

منگرا کے گھر سے پیرہن اپنا دیا شتاب

بدلے میں تھا اسی کے جو بنٹا پئے کفن حضرت نے اسکے مرنے پہ اک اپنا پیرہن
احساں کسی کار کھتے نہ تھے سید زمن جزوات پاک حضرت خلاق ذوالمنن

منون تھے تو لطف خدا کے کریم کے

مرہون تھے تو رحمت رب رحیم کے

آیا تھا قید ہو کے سہیل عمر و کا پسہ بولے یہ اسکو دیکھ کے فاروق نامور
یہ زودیں میں کرتا تھا تقریر بیشتر دو نچلے دانت اسکے توڑا دیں شہ بشر

فرمایا ایسا فعل کروں گا جو میں کبھی

کیا اسکا بدلہ لے گا نہ وہ قادر قوی

بعد اسکے شورہ خواہ ہوئے شاہ سلیں بارنے میں ہوا ساری کے کیا رائے ہوئیں
بولے یہ سنکے حضرت صدیق خوش یقین سب اپنے ہی عزیز اقارب ہیں شاہ دیں

لے لے کے فدیہ چھوڑے ان کو شہ انام

اسکے سواندے گا کوئی شورہ یہ غلام

بعد انکے بولے حضرت فاروق خوش سیر جو جسکا ہو عزیز قریب اسے شہ بشر
وہ اسکو اپنے ہاتھ سے بھینچے سوئے سقر اسکے سوا نہیں ہے کوئی شورہ وگر

لیکن نہ آئی آپ کو یہ رائے کچھ پسند

تجزیہ اولیں پہ ہوئے آپ کار بند

لے لیکے فدیہ چھوڑ چکے جب انھیں جناب فوراً ہی اتری آپ پر یہ آیہ عتاب
حکم نوشتہ میرا نہ کرتا جو سبب باب جو کچھ لیا تھا اسپہ اترتا بہت عذاب

یہ حکم سنکے روئے بہت سیداًم
اور یار غارِ شہ بھی ہوئے بسکہ پڑالم

اتری رسول پاک پر کیوں آیہ عتاب کیوں دی خدا نے پاک نے دھکی پئے عذاب
مسلم و ترمذی سے محدث کو خطاب دیتے ہیں اسکا اپنی کتابوں میں یوں جواب

فدیہ لیا حضور نے بے حکم رب بار
غار تگری صحابہ نے فرمائی اختیار

پر اتنا ہی حکم نہ آیا تھا پیشتر اسوجہ سے خدا نے بھی کی عفو کی نظر
آخر میں آیا حکم خداوند جس رو بر لڑنا جو تم نے کھاؤ وہ طیب ہو سرسبر

یہ سنکے مطمئن ہوئے شاہنشاہ جہاں
اصحاب کا بھی دور ہوا رنج جانتاں

لی تھی ہر اک اسیر سے فدیہ میں جو رقم فی کس تھی بالعموم وہ چالیس سو درم
لیکن جو تھے اساری میں مراد ذبح شہم ان سے زیادہ لی تھی کہ ہو جائے زور کم

ناداری سے جوئے نہیں سکتے تھے اتنا مال
فرمایا انکو عفو گئے گھر وہ شاد حال

عباس جو تھے آپ کے علم بزرگوار بولے غویب سے ہو مرا حال بسکہ زار
فدیہ کہاں سے دوں تمھیں لے ابن نامدار شرم آتی ہو تمھارا چچا ہو کے لوں وہ دار

فرمایا شہ نے کیا ہوا فرمائے وہ زر
رکھا تھا جس کو پاس چچی کے دم سفر

حضرت عباس کا
قبول اسلام

بولے یہ سنتے ہی۔ ہو تم اللہ کے نبیؐ اس سرخشتی سے نہ تھا باخبر کوئی
دی ہے اسی نے تلو مری جان آگئی ایماں نہ لائے تمپہ جواب بھی تو ہے شقی

یہ کہہ کے صدقِ دل سے مسلمان ہو معا

تھے حق پسند صاحب ایماں ہوئے معا

نادار جو تھے فن کتابت سے بہرہ ور انکو ہوا یہ حکم شہنشاہِ بحر و بر
دس بچوں کو سکھا دو کتابت کا گر ہنر آزاد ہو کے تم بھی چلے جاؤ اپنے گھر

یہ سنتے ہی ہر ایک نے کی ابتداءے کار

کچھ لڑکے زیدساں ہوئے لکھنے میں ہوشیار

بوالعاص جو تھے شوہر نیتِ شہ جہاں آئے تھے وہ بھی قید میں ہمراہ قیدیاں

فدیہ کے ان سے بھی ہوئے طالبِ شہ زماں لیکن وہ مال رکھتے نہ تھے پاس کچھ ہاں

ہو جاتے جسکو دیکے وہ آزاد قید سے

گھر کرتے جا کے اپنا وہ آبا و قید سے

دی آخرش یہ زینبِ ناستاؤ کو خبر بھیجو بقدر فدیہ کہ آجاؤں چھٹ کر گھر

بیوی نے جب سنا ہوئیں رنجیدہ بیشتر اک ہار بھیجا اپنے گلے سے اتار کر

یہ ہار تھا خدیجہ کبریٰ کی یادگار

پہچانتے تھے اس کو شہنشاہِ نامدار

اس ہار پر حضور کی جو نہیں پڑی نظر بے اختیار رو دئے آپ اسکو دیکھ کر

یاد خدیجہ ہو گئی فوراً ہی تازہ تر کہنے لگے صحابہ سے دل اپنا تمام کر

مرضی ہو تم سبھو کی تو فدیہ نہ ان سے لوں

ماور کی یادگار کو واپس ابھی کروں

یہ سنتے ہی ہوئے سر تسلیم سبکے خم مرضی ہراک کی پا کے ہوئے خوش شلام
 داماد سے کہا نہ ہو محزون و پرالم تکو معاف کرتے ہیں فدیہ کے سب درم

پہنادو جا کے زینب و لکیر کو یہ ہار

کدو پدرنے لی نہیں ماور کی یادگار

آئے مدینے سے جو ابو العاص چھوٹکر الطاف مصطفائی نے دل پر کیا اثر
 زینب کو گھر پہ آتے ہی بھیجا پدرو گھر بیٹی کو دیکھ کر ہوئے خوش شاہ بجزوہ

بو العاص تاجروں میں تھے مکے کے نامدار

کچھ روز بعد شام گئے بہسہ کاروبار

اسد فہ وہ گئے جو تجارت کو سوئے شام نفع کثیر پایا ز الطاف ذمی الکرام
 خوش خوش مکاں کو آ رہے تھے با صد احتشام آپنچا ایک دستہ فوج شہر انام

اسنے پہنچتے ہی کیا پہلے انھیں اسیر

بعد اس کے منقسم کیا مال و زر خلیفہ

یہ چھپ کے آئے بیوی کے پاس کے لی پناہ واقف ہوئے اس امر سے جب جہاں کے شاہ
 اصحاب سے کہا تمھیں بخشے گا اور اللہ بو العاص کا جو مال لیا ہے میان راہ

سمجھو مناسب اسکو تو واپس کرو ابھی

دیتا ہے تکو شورہ یہ اللہ کا نبی

یہ سنتے ہی کیا سر تسلیم سب نے خم واپس ہراک نے کر دی اک اک شے اک اک درم
 مال اپنا پا گئے جو وہ مرد بکوشیم واپس گئے مکان کو با فرست اتم

شہر کاٹے ہار و مار لایا پہلے کیا حساب

بعد اس کے دین حق سے ہوئے خودی بہرنا

ابو العاص کا
 قبول اسلام

ایمان قبول کر کے جو ہجرت کی اختیار
شرکاؤں سے یہ بولے نہ آتا میں زینہار
پر ہے معاملے کی صفائی مرا شعار
آیا ہوں اسلئے ادھر اے شاملان کار

تا یہ کہو نہ خاسر ایماں وہ ہو گیا
مٹا فیوں کے ڈر سے مسلمان وہ ہو گیا

پہنچی شکست فاش کی اعدا کو جب خبر
تا مکدہ بنا معا انکا ہر ایک گھر
لیکن بوجہ شرم تھی یہ قید سخت تر
آہ و بکا نہ کر سکے کھل کر کوئی لبشہ
گھٹ گھٹ کے جان دیتے تھے مرد و عورت
رہتی تھی آہ سینے میں مسود شرم سے

اسود تھا کے والوں میں اک مرد با اثر
اس معرکے میں آئے تھے کام اسکے دلبر
پر شرم قوم سے نہیں کی چشم اسنے تر
دل اسکا اٹا آتا تھا اس غم سے سرسبر
اک روز آئی کان میں روئی کچھ صدا
سمجھا کہ اذن رونے کا شاید کہ ہو گیا

نوکر سے بولا سنتے ہی وہ مرد بے خبر
روتا ہے کون - دیکھو تو آپھوٹ پھوٹ کے
جا کر جو اسنے دیکھا اک عورت ہے کھولے سر
کھویا تھا اونٹ روتی تھی اس غم میں سرسبر
مالک سے یہ وقوعہ جو اسنے کیا بیاں
بے اختیار بولا یہ سنکر وہ غم کماں

گم شدگی شتر پہ تو رونا ہے اک ستم
لازم تھا کرتی واقعہ بدر پر الم
حادث عقیل ایسے دلیر و نجا کرتی غم
جنگا وجود دہر میں تھا بس کہ مقتنم
نہتے تھے جنگی زور سے دلیران صفت شکن
جنگے رجز سے ہوتا تھا لڑناں تمام دن

عمیر کا قبول اسلام

اکدن عمیر و ابن امیہ سے بدشیم کرتے تھے اہل بدر کا ماتم بکرب و غم
فارغ ہوئے جو اس سے وہ اعدائے پرستم بولا بن امیہ میں ہوں گرچہ ذبشیم

لیکن ذرا بھی لطف نہیں اب حیات کا

غم جانتاں ہے انخ و پدر کی مات کا

بولا عمیر ہوتا نہ گر میں عیسا لدار اور قرض کا نہو تا مرے سر پہ کوئی بار

زندہ نہ چھوڑتا میں محمد کو زنیہار جاتا مدینے ہو کے ابھی اسپ پر سوار

جاتے ہی سراطا معان کا بیگیاں

خنجر سے میرے ملتے نہ ہرگز انھیں ماں

صفوان جو امیہ سے دشمن کا تھا لپسر بولادہ تم سدھا رویہ سب بار میرے سر

یہ سنتے ہی عمیر گیا فوراً اپنے گھر خنجر بچھایا زہر میں اور باندھ لی کر

پہنچا جو نہیں مدینے میں وہ سپیکر عناد

بھانپا معاً عمر نے ہے آما وہ فساد

نیت سے اسکی ہو گئے واقف جو یوں عمر غصے سے سرخ ہو گئے رخسار لبر

لائے گلا دبا کے معاً باب شاہ پر آیا جو یوں عمیر حضور شہ بشر

فرمایا چھوڑو اسے آنے و و میر پاس

یہ سنکے دستکش ہوئے فاروق خوش اساس

آیا جو وہ قریب شہنشاہ جس رو بہ فرمایا کہیں ارادے سے آیا بیان کر

کی عرض قید میں ہو ہمارا بھی اک لپسر اسکو چھوڑانے آیا ہوں طے کر کے یہ سفر

فرمایا پھر لے ہے تو کیوں تیسخ ابدار

بولا کہ اسنے بدر میں کیا کیا کئے ہیں کار

یہ سنے اس سے بولے شہنشاہ انبیا تھنے حجر میں بیٹھ کے شورہ کیا ہے کیا
 سچ کہہ دیا نہیں مرا قتل اسکا دعا سنتے ہی یہ کلام وہ حیرت میں آگیا
 بولا ہیں آپ واقعی اللہ کے نبی
 کھولا اسی نے آپ پہ یہ سر مچھتی
 ورنہ کسی کو شورے کی اصلا نہیں خبر صفوان کے سوا نہیں آگے کوئی بشر
 وہ اسکو لائے گا نہ کبھی بھی زبان پر شاہا اسی کا بیجا ہوا ہوں میں بدگر
 یہ کہہ کے پھر تو دل سے مسلمان وہ ہو گیا
 کافر تھا دم میں صاحبِ یماں وہ ہو گیا
 مکے کے مشرکین کو تھا اب اسکا انتظار آتے ہی قرہ قتل کا دے گا وہ پختہ کار
 لیکن پلٹ کے آیا جو وہ شخص ہوشیار کافر نہیں تھا بلکہ تھا اک مرد ویندار
 دیکھا جو اسکو ہو گئے حیرت زدہ لیں
 قدموں کے نیچے سے گئی گویا نزل زمین
 ادم تھا سارا مکے کا مکہ عدوئے دیں زندہ وہاں سے جا نہیں سکے مسلمان
 لیکن ہر جہہ رحمت خلاق عمالیں بال اسکا بنیکا کر نہیں سکا کوئی لیں
 آیا تو کی اشاعت دین خدائے پاک
 انوار دین سے ہو گیا اک مجمع تانباک
 فاتح ہوئے جو بدر میں سلطانِ مرسلین حیراں ہیں اس سے غریب سارے موزیں
 تائید ایزدی کے تو قائل ہی وہ نہیں کہتے ہیں اک خیال ہے ناقابل یقین
 اسباب ظاہری ہی یہ کرتے ہیں وہ نظر
 انکے خیال میں ہیں یہی باعث ظفر

اچھا یہی سہی کریں اسباب پر نظر گرتے کو انہیں پہ سمجھتے ہیں منحصر
 دیکھیں تو میل ہی نہ تھا انہیں بہہ گئے سردار فوج خود ہی نہ راضی تھا جنگ پہ
 زہرہ - مدی کے لوگ تھے بیزار جنگ سے
 لوٹ آئے تھے مکان - تھا انہیں عار جنگ سے

بارش سے آسجگہ - تھا جہاں انکا مستقر کیچڑ کہیں ہوئی کہیں دل دل پر از خطر
 جس سے کہ چلنا پھرنا ہوا امر سخت تر عاجز تھا گویا زلیست اپنی ہر اک بشر
 بے قاعدہ تھے جمع وہ سب رزمگاہ میں

ترتیب تھی نہ بندش صفت تھی سپاہ میں
 اسباب ایسے ہوں تو ہوں کیا خاک فقیاب فتح و ظفر کا یوں نہیں کھلتا کبھی بھی باب
 فوج و رسد - سلاح ہر اک شے ہو جیسا تو بھی حصول فتح ہے امر خیال و خواب

جب تک نہ سب ہوں متحد و متنقہ بجوش
 جب تک نہ سب ہوں جنگ کے خواہاں خردوش
 فاتح ہوئے جو فخر رسل سید امم روئے زمین پہ جم گئے اسلام کے قدم
 اب اہل مکہ کا ہوا از لبکہ زور کم اہل مدینہ بھی لگے کرنے سراپنا خم

ابن ابی جو تھا وہاں مرد ذمی اثر
 ظاہر میں ڈر کے وہ بھی ہوا دیں بہرہ ور

قرب جوار کے جو قبائل تھے انپہ بھی فضل خدا سے بیٹھ گئی سطوت نبی
 اب سرکشی کا عزم بھی کرتا نہ تھا کوئی فتنے کی آگ گویا بھڑک کر کے دب گئی
 اب مسلیم کو نہ رہا مشرکین کا ڈر

تائید حق سے پہنچا نصیب انکا اونچ پر

اس طرح بدر میں ہوئے اعدا جو پائمال کہنے لگے یہود جو تھے قینقاع کے آل ہم شیریوں سے جو آتی نہیں نوبت جدال غزوة دلوں سے انکے معاویتے ہم نکال

ان وحشیوں سے لڑ کے ہوئے کامیاب گر
ہموگ اس ظفر کو سمجھتے نہیں ظفر

نخوت سے اس طرح لگے کہنے جو وہ لعین فوراً ہی آیا حکم خداوند عالمیں
کہہ دیجئے ان یہود سے اے شاہ مرسلین آتا ہے وقت ہاروگے تم سب بھی باقیہیں
روز قیام جاؤ گے دوزخ میں سب کے سب

جو ہر مقام عذاب کا ازبکہ پر تعب

کیا بدر سے نہیں ہوئی عبرت تمھیں سول اپنے سے دو گنا دیکھتے تھے لشکر رسول
آجاؤ حق پہ دعوت ایماں کرو قبول بہتر نہیں قضیہ جنگ و جدل کا طول
یہ سنکے آئے طیش میں وہ سارے بدنگال

چاہا دلوں سے کینہہ ویرینہ لیں نکال

آما وہ چھٹیر پڑ ہوئے آخر یہودیاں عصمت درہی کی اک زن مسلم کی ناگہاں
لازم تھا اس جنگ پہ تک جاتے مومناں لیکن وہ ضبط و صبر کے خوگر تھے بیگیاں

سردار سے جو انکے کہا بہرہ انسداد

بجائے ہوا چلا گیا سکر وہ بد نہاد

یہ دیکھ کر حکم خدا شاہ بحر و بر خود لیکے فوج راہی ہوئے سواہل شہر
جا کر کیا حصار ان اعدا کا پیشتر دیں کی طرف بلانے لگے پھر شہ بشر

دو مہینے تک رہے وہاں اللہ کے رسولؐ

پر جنگ کو وہ نکلے نہ ایماں کیا قبول

تنگ آ کے مانگنے لگے آخر کو وہ اماں اور لائے جزیہ سوے شہنشاہ دو جہاں
اک عہد نامہ بھی دیا ترتیب اسی زمانہ فضل خدا سے دب گئے جب یوں کشاں

فتح و ظفر کے ساتھ پٹ آ کے شاہ دیں

کھا کر شکست ہو گئے مرعوب ملحدیں

پہلے تو حضری ہی کو روتے تھے اہل شر پیش آیا اب جو بدر کا غزوہ شدید تر
مانگدہ تھا فرط الم سے ہر اک کا گھر خواہاں انتقام تھا مکے کا ہر بشہ

غزوہ یونین

پیش آیا بعد بدر کے جو غزوہ یونین

باعث ہی تھا ورنہ نہ لڑتا کوئی فریق

گشتہ ہوئے جو عتبہ و بوجہل بد سیر اب مشرکین کا تھا ابو سفیان تاج سر

اس افتخار سے ہوا جو نہیں وہ مفتخر چاہا عوض لوں بدر کے کشتوں کا جلد تر

سو گند اسنے کھائی نہ لوں جب تک انتقام

ہے مجھ پر زینت اور طہارت ہر اک حرام

یہ عزم کر چکا جو وہ مردود بد شمار لیکر چلا مدینے کو دو سو شتر سوار

پہنچا جو پاس تھی کے وہ مرد بد شمار امید رکھتا تھا مرا ہوگا معین کار

پر اسنے منہ چھپایا نہ کھولا مکاں کا باب

آگے بڑھا یہ دیکھ ابو سفیان بے حجاب

پہنچا بنی نظیر کے سردار کے قریب جسکو سلام کہتے تھے سب لوگ بالیقین

سو داگری خزانہ تھا جس کے تہہ نگیں آمد کی اس لعین کی پانی خیر جو نہیں

فوراً ہی پیشوا می کو نکلا مکان سے

گھرا کے میہان کیا غزوہ شان سے

پھر ازسب مدینے کو اسپر کئے عیاں واقف ہوا جو آنسے وہ سردار ملحدان
 حملہ کیا عریض پہ ملعوں نے ناگہاں جو تین میں پر تھا مدینے سے بیگماں
 حملے سے اسکے سعد جو عمرو کے تھے پسر
 راہ خدا کے پاک میں جاں سے گئے گذر

قتل انکو کر چکا جو وہ مردود خیرہ سر پھنکوائے چند گھاس کے انبار چند گھر
 ان واقعات کی ہوئی شہ کو جو نہیں خبر نکلے پیئے تعاقبِ خصم زبوں سیر
 جب یہ خبر سنی کہ شہنشاہ انس و جاں
 آتے ہیں مجھ سے لڑنے کو با فوج غازیان

گھبرا گیا یہ سنکے وہ مردود نا بکار سو چا قسم اتر گئی۔ بہتر ہے اب فرار
 یہ عزم کرتے ہی رہ مکہ کی اختیار رستے میں بوسے ستو کے پھینکے کہ کم ہو بار
 سامان میں رسد کے تھا ستو ہی اسکے پاس
 جسکو کہ پھینکا گیا۔ تھا اتنا بدحواس

نکلے مدینے سے جو تعاقب میں شاہ دیں آیا گرفت میں نہ گروہ مخالفین
 بوسے وہ ستو کے نظر آئے کہیں کہیں ہمراہ ان کو لائے اٹھا کر مجاہدین
 ستو ہی کو سوتی کہا کرتے ہیں عرب
 پس غزہ سوتی گئے کہنے اسکو سبب

۳۰ ہجری اس سال آئیں حفصہؓ بعقد شہر جہاں زینبؓ سے بھی نکاح ہوا شہ کا بعد از ان
 کلثومؓ کا غنی سے ہوا عقد اسی زمانہ پیدا ہوئے جناب حسنؓ شاہ انس جاں
 اس سال ہی حکم خداوند بحروب
 قائم ہوئی زکوٰۃ ہراک ذی نصاب پر

۳۰ ہجری
 حفصہ زینب و کلثوم
 حضرت حسن
 و ابوبکر

۱۵۵

جب سے شکست بدر میں کھا آئے تھے قریش مسکن گزین قلب تھا غم جاے فرخ عیش
آبادہ جدال تھے از لبس بغیظ و طیش ساعی بہر طرح تھے کہ افزوں ہو میزاجش

جب کرچکے بعد اتم سارا انتظام

چاہا مدینے جا کے لوں حضرت سے انتقام

عم رسول حضرت عباس نامدار مکے میں تھے جب غم ہو ان کا آشکار
اک خطر رواں کیا سوئے محبوب کردگار تا غم دشمنان ہوں آگاہ و ہوشیار

خط سے ہوا جو علم کہ کفار بدسیر

باسہ ہزار فوج ہیں آتے مدینہ پر

پڑھ کر نماز جمعہ رسول فلک مقام بولے مجاہدین سے! اصحاب خاص عام
سوئے مدینہ آتے ہیں عداکے بد قوام تالین شکست بدر کا ہم سب سے انتقام

لازم ہے سنتے ہی کرو طیارہ جہاد

تا ہوں ذلیل و خوار وہ سب باقی فساد

سنتے ہی حکم حضرت سلطان مرسلین آبادہ جہاد ہوئے سارے مسلین
شوال کی جو آگئی تاریخ ہفتیمیں طیارہ ہوئے آئے گھر سے سب ہیں دین

بہر جہاد جمع ہوئے جب مجاہدین

نکلے سلاح جنگ پہنکر شہ زماں

راہی ہوئے جو سوئے احمد شاہ شہر طاب نو ہو پچاس شخص مجاہد تھے ہم کاب
کچھ وہ جو قطع کر چکے وہ نصرت انتساب طبرک بن ابی نے رہ گھر کی لی شتاب

دیکھا جو اسکو جاتے ہوئے جانب مکاں

کچھ خزر جی ہوئے متزلزل کچھ اوسیاں

لیکن سنبھل گئے وہ بتوفیق ایزوی دل ان سبھوں کے کرے اللہ نے قوی
پہنچا احد کے پاس جو نہیں عسکر نبی ٹھہرا وہیں حکم شہنشاہِ اطمحی
چر جبکہ تھا آپ کے لشکر کا مستقر
واقع تھا ایک درہ وہاں اُسکی پشت پر

یہ دیکھ کر رسول خدا فخرِ شیخ و شباب بولے بنِ جبیر سے اے جراتِ انتساب
ناوگ فگن چاس ابھی کر کے انتخاب فوراً ہی بابِ درہ پہ ہو جاؤ سبِ باب

ہلوگ فتحیاب ہوں یا آنکہ منہزم

ہٹنا نہ بابِ درہ سے تم لگ یک قدم

ورنہ کرنیگے پشت سے حملہ معاندیں دھوکے میں مارے جائیگے اکثر مجاہدیں

یہ سنکے بابِ درہ پہ آئے وہ خوش لقیں محفوظ ہو گیا بہر انداز وہ جو نہیں

صف بستہ رہیں لشکرِ اسلام ہو گیا

ہر اک ولیر غیرت بہرام ہو گیا

تھامانے ہی لشکرِ اعدا کا بھی مقام نکلا براءے جنگ ابو عامر بد اختتام

تھے ہمہری میں اُسکی کئی اور زشت کام میدانیں چاہتے ہی تھے آکر جائیں گام

پر انپہ ہر طرف سے جو برسایا بتر

ملتی نہ تھی مفر نہ تھا بنتا جو اب تیر

طلونے انکو دیکھا جو اسطرح منہزم بہر مقابلہ بڑھا وہ عازمِ عدم

پہنچے ادھر سے لیکے علیٰ خنجرِ دوم اک ضرب میں لعین کا فرمایا سرِ قلم

اک اک اسی طرح جو ہوا راہیِ حسین

گھبراٹے دیکھتے ہی یہ رووا وہ لیم

ملکر ہراک نے حملہ کیا آخر شمشاب
پر یوں بھی ہو سکے نہ وہ ملعون فتح یاب
فوراً ہی اہل دین سے دیا جواب

میدان کارزار بنا دم میں لالہ زار
بھاگے بچا کے جان بالآخر سب اہل نار

دیکھا حبابہ نے معاند کا انہزام
دوڑے پئے تعاقب اعدائے زشت کام
متعینانِ درہ نے دیکھی جو فتح تام
فوراً پئے تعاقب اعدا اٹھائے گام

فرمان مصطفائی کا آیا نہ کچھ خیال

اُس کان سے سنا دیا اس کان سے بحال

ابن جبیر نے انھیں روکا بہت مگر
اک آدمی پہ بھی نہ پڑا کھنے کا اثر
ابن ولید نے جو نہیں دیکھا تھی ہے در
حملہ کیا بچوش اتم مسلمین پر

یہ دیکھتے ہی بھاگ رہے تھے جو ملحدیں

وہ بھی بن ولید کے آکر ہوئے معین

حملہ یہ دفعہ جو ہوا مسلمین پر
اک تازیانہ تھا جو لگا غائبین پر
کرتے عمل جو گفتہ صادق امین پر
جائے مفر تلاش نہ کرتے زمین پر

سردار کے جو حکم کا کرتے نہیں خیال

ہوتے ہیں آخرش وہ اسی طرح خستہ حال

شیطان نے جو دیکھا ہے ہنگامہ اک پیا
شکل بن سراقہ میں چلا کے یوں کہا
خوش ہو قریشیو کہ ہوئے قتل مصطفیٰ
یہ سنئے مسلمین ہوئے اکثر گریز پیا

کہتے تھے کیا کریں سبھی ارباب باخبر

ہوش دھوا اس ہو گئے تھے سلب سرسبر

۵ جناب سعد بن ابی وقاص کے سپرد و بن عوف نیک نام
طلحہ ابو عبیدہ و جناب خوش نظام عاصم۔ ابو وجانہ و حارث ستودہ کام

اسید سعید اور سہیل بن کونشاں

یہ چند لوگ تھے جو تھے نزد شہ جہاں

دیکھا جو مشرکین نے سلطان مسلمان
بٹھے ہیں رزمگاہ میں با چند مسلمین
چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے لیکے تیغ کیں
پر حافظ جناب تھا خلاق عالمین

اصحاب نے سنبھال لی شمشیر آبدار

صد ہانگے عدم کو ہزاروں ہوئے فرار

شمشیر زن جو آئے تھے بھاگے وہ مثل زن
کوئی کٹھنر سکانہ قریب شہ زمین
پر دو لعینوں نے کہ جو تھے بسکہ پر فتن
دو سنگ مارے بر رخ محبوب ذوالمنن

جن سے حضور کا ہوا دندان اک شہید

اور زخم آیاناصیہ و لب میں بھی شدید

مجرور ضرب سنگ سے جدم ہوئے حضور
اک غار میں پہنچ کے کیا خون رخ سودو
پھر درگہ اللہ میں کی عرض اسے غفور
آنکھیں تو انکو دے نہوا یندہ تا قصو

اقتدرے رحم حضرت سلطان مسلمان

ایذا میں پاکے بھی ہوئے آپ شمشیر

وہ دونوں بد نہاد جو تھے بسکہ بدسیر
تیغ ابو وجانہ سے پہنچے سوئے سقر
دم بھر بھی رہنے پائے نہ زندہ زمین پر
پائے معاہدی فعل زبوں کے زبوں شتر

اک ابن تمیہ تھا بد افعال بد مال

اور دوسرا تھا عقبہ و قاص بد سگال

بھاگے تھے سنکے رحلت حضرت کی جو خبر ان لوگوں میں سے کعب کی شہ پر پڑی نظر آئے تھے اتفاق سے وہ بابِ ورتہ پر حضرت کو زندہ دیکھ کے بولے وہ چیخ کر

فضل خدا سے زندہ ہیں سلطان مرسلین

پر و انوار جمع ہو سب گرد شمع میں

جو نہیں خبر یہ پائی کہ زندہ ہیں مصطفیٰ فوراً ہی جمع ہو گئے اصحاب با صفا
یکجا ہوئے جو نہیں وہ سب از فضل کبریا پہنچے احد پہ ہمراہ سلطان انبیا

دیکھا جو ملحدوں نے احد پر ہیں شاہ میں

چاہا جو چڑھنا چڑھ نہ سکے رہ گئے وہیں

بولایہ دیکھ کر ابوسفیان بدگم فوج قریش کا جو تھا سردار مفتخر
اسے قائمان کوہ محمد کی دوخبر زندہ ہیں یا کہ دار فنا سے کیا سفر

دنیا ہی چاہتے تھے صحابہ معاً جواب

پر حکم شاہِ دین سے نہ کچھ کر سکے خطاب

پایا نہ اس لعین نے جو کچھ پانچ سینچن بار دوم ہوا وہ پھر اس طرح حرفزن
بوکر ہیں کہ انکا بھی مقتل بنا یہ رن بگڑے صحابہ سنتے ہی یہ قول دشکن

چاہا جو اب وہیں پہ رکھا شاہِ دین نے باز

خامش ہوا نہ پھر بھی وہ متکبر حجاز

بار سوم یہ بولا وہ مردود بد شیم تم میں عمر ہیں یا گئے وہ بھی سوئے عدم
یہ سنکے بولے خسرو دین سید امم اب بھی نہ بولو چپ رہو سب لوگ لکھتے سلم

اس بار بھی جو چپ رہے اصحابِ دیوار

چلا گئے بولازور سے وہ باقی نساو

شاید یہ تینوں کر گئے اس دار سے سفر گزندہ ہوتے بولتے بے خوف بے خطر
یہ سنکے تاب لانہ سکے حضرت عمر فرمایا سب ہیں زندہ نہ تو خوش ہو مقدر

ڈھانگے تجھ پہ قہر و بلا ہم سب اکیلے دن
لاٹینگے تیرے سر پہ قضا ہم سب اکیلے دن

بولا یہ سنتے ہی ابوسفیان بے حجاب آئندہ ہوگی بدر میں پھر جنگ کک شتاب
فرمایا شاہ دیں نے یہ سنتے ہی دو جواب حاضر ہیں بہر جنگ یہاں سے شیخ و شتاب

فضل خدا کے پاک ہے ہر دم معین حال
بھاگو گے پھر مقابلے سے با صد انفعال

یہ سنکے پھر پہل سے کہا اسنے ہو اعلیٰ فرمایا شہ نے کمد و کھلے د و پڑ و غل
جزوات حق نہیں ہو کوئی اعلیٰ و اجل ہیں پارہ ہائے سنگ یہ سب لات اور پل

ملتے ہی اس جواب کے بولازہ بد اساس
عزلی نہیں ہے مثل ہمارے تمھارے پاس

یہ سنتے ہی صحابہ سے بول اٹھے شاہ دیں کمد و لعین سے عزلی کی حاجت یہیں نہیں
دولا ہے ہم سب جو نکاوہ خلاق عالمیں مولا ترا بھی ایسا ہے کوئی بتا کہیں

پایا جو اس لعین نے صحابہ سے یہ جواب
نخوت کے ساتھ کرنے لگا اس طرح خطاب

مقول آئیں گے تمھیں مثلہ کئی نظر الزام اسکا دینا نہ تلوگ میرے سر
حکم اسکے واسطے نہ تھا میرا کوئی۔ مگر ناراض بھی ہوا نہیں اصلا اس امر پر

اس گفتگو کے بعد وہ سہ واریوں
کے کی سمت چل دیا با فوج کافراں

ذکر شہادت
جناب حضرت حمزہ

ہیں متفق اس امر میں سارے مورخین اس غزوہ میں شہید ہوئے ستر اہل میں
شامل تھے انہیں حمزہ بھی راسل لجا ہدی رکھتے تھے جو خطاب ید اللہ بالیقین

غزوات میں دکھاتے تھے جو اپنی صفی

اعداء کے دل پہ نقش تھی جن کی بہادری

کشتہ ہوئے جو بدر میں کفار بد شیم انہیں سے اکثر آپکے ہاتھوں گئے عدم

عتبہ کا آپ ہی نے تھا فرمایا سہ قلم کی تھی جناب ہی نے طعیہ پہ تیغ علم

عتبہ تھا زوجہ ابوسفیان کا پدر

اور تھا طعیہ عدی بھی مرو با اثر

وحشی تھا اسکے بھائی کے بیٹے کا اک غلام حربہ زنی کے فن میں تھا مشہور اسکا نام

آقانی اسکے جو کہ تھا از بسکہ بد نظام جسکو جبر کہتے تھے نکلے کے خاص عام

ہنگام جنگ اس سے کہا اے نکوشیم

حمزہ کو قتل کر کے جو کر راہی عدم

اسکا عوض یہ ہے نہ رہے گا تو بچر غلام آزادی دوں گا تجھکو میں فوراً ہی لا کلام

حاضر تھی ہندہ بھی جو تھی ام امیر شام وحشی سے بولی کرے جو کام انکا تو تمام

بدلے میں اسکے میں بھی دوں انعام بقدر

تو مالدار ہو کے کرے زندگی بس

وعدوں کو انکے سنتے ہی فوراً وہ بد گھر نکلا بہ فکر قتل ید اللہ خوش سیر

دیکھا کہ ڈر ہے ہیں وہ ہمشکل شیر نر اور اسکی سمت آتے ہیں خون بے خطر

کتر کے زہر سنگ وہ فوراً ہوا نہاں

لیکن اسے نہ دیکھ سکے حمزہ اسنر ماں

آئے برابر اسکے جو نہیں وہ ہنر بردیں اصلاً خبر نہ تھی کہ ہے وحشی تہ کہیں
 حربے کا دار اسنے کیا پھینک کر جو نہیں ضرب آئی ز میرنا ف اجل آگئی وہیں

چھپے جو اسکی سمت اٹھا کر وہ چند گام

گر زمیں پہ آئے ہوئی زندگی تمام

قتل جناب کی ہوئی ہندہ کو جب خبر آئی قریب لاش کے فوراً وہ بد گھر

مثلاً کیا جناب کو آتے ہی پیشتر پھر پیٹ چاک کر کے چایا معاً جگر

اس سانسے خسرو دیں کو ہوا وہ غم

تشریح جسکی کر نہیں سکتا مرا مسلم

فائب ہوئے تھے فوج عدو پر جو غازیوں کرتے تھے سب تعاقب خصمان جانتاں

حملے کا فتویٰ بی کے باعث نہ تھا گماں پر آگئے عقب سے جو کفار ناگماں

ہر اک نے تیغ عالم کی بڑھا جوش انتقام

جاتی رہی ہر ایک سے تمیز خاص عام

تھے حضرت یان حذیفہ کے جو پدر کشتہ یو نہیں ہوئے وہ صحابی خوش سیر

چلائے جیسے گرچہ حذیفہ بہت - مگر تھا جوش انتقام سے خود رفتہ ہر بشر

کہنے پہ ایک نے بھی نہ انکے کیا خیال

تھے کہ ان غریب نے فرمایا انتقال

ابن خلف جو سید عالم کا تھا عدو رہتا تھا فکر قتل میں ہر دم وہ کینہ جو

پالا تھا اس لعین نے اک اسپ تند خو ہجرت سے قبل کتا تھا شہ سے وہ زشت رو

پالا ہے تیرے قتل کی خاطر یہ راہوار

ہنگام قتل ہو گیا اسی اسپ پر سوار

ابن خلف کا قتل

اس جنگ میں جو پایا کچھ اپنے کو کامیاب نکلا بغزم قتل شدہ ہیں وہ بد خطاب
چاہا مجاہدین نے جو روکیں اسے شتاب فرمایا آپ نے نہ تو تلوگ سد باب

حافظ بہاری جاں کا ہے وہ خلق آفرین

ان مشرکین کا ہمیں اصلاً خطہ نہیں

اتنا ہی کہنے پائے تھے مجیب کر دگار گھوڑا کو داتا آگیا سر پر وہ نابجا
فورا اک آدمی سے جو تھا شہ کا جاں نثا لی برتھی اور گلے پہ کیا اس لعین کے وا

زخم خفیف تھا پہ تڑپ اٹھا وہ لعین

بھاگا مقابلے سے سوئے فوج مشرکین

پہنچا وہاں تو بڑے یہ کفار دیکھ کر زخم خفیف پر تو ہے چلاتا اس قدر
کنے لگا ہے دست محمد کا یہ اثر مرجاتا میں وہ تھوڑک بھی دیتے کہیں اگر

تکلیف بڑھتے بڑھتے بالآخر ہوا جلال

ملعوں نے وقت کوچ کیا رہ میں انتقال

مکے کو کوچ کر گئی جب فوج کافراں حضرت بھی چلے لے پس تدفین کشتگاں
نزد مدینہ پہنچے جو نہیں شاہ انس و جاں سب طالبان دیدہ شدہ ہیں ہوئے رزاں

جب سے خبر گئی تھی وہاں ارتحال کی

باقی نہیں تھی حد کوئی رنج و ملال کی

اک بی بی نیکی جنت کہ کبشہ تھا جن کا نام تھیں جو مجتہد شہ ہیں سید انام
انکا پسر بھی آیا تھا راہ خدا میں کام کہتے تھے جسکو عمر و مدینے کے خاص عام

وہ سبکے یہ خبر کہ ہیں آتے مجاہدین

آئیں بشوق دیدہ شہنشاہ مرسلین

جو نہیں جمال پاک نبی پر پڑی نظر بولیں بجوش الفت صادق وہ خوش سیر
 روئے جناب و بیکھ کے اے شاہ بحر و بر مشکل نہیں کوئی جو نہو مجھ پہ سہل تر

یہ سنکے بولے خسرو دین شاہ انس و جان

مزوہ تجھے کہ عمر و ہوا راہی جہناں

پھر اسکے ساتھ ہی ہو یوں انیسے حرفزن جو جو ہوئے قاتل رہ رہت ذوالمنن

راحت کناں ہیں خلد میں باعیش جان و تن گھر والے انکے ہوں نہ الیم اور پر محن

یہ سنکے بولیں شاہ رسل سے وہ خوش خصال

فرمائے وعانہ رہیں تا وہ پڑے ملال

کہنے پہ انکے سید عالم شہ امم خالق سے ملتی ہوئے اے رب ذوالکرم

دل میں ہے مسلمین کے جو اقربا کا غم قدرت سے اپنی کرے اسے محویک قلم

جو جو مصیبتیں ہیں پڑیں انپہ اے جلیل

انکے عوض میں بخش انھیں بدلہ کجیل

جو خوش نصیب آئے ہیں راہ خدا میں کام جان انکی طیر سبز کے قالب میں بالذام

کرتی ہے دن کو سیر جہاں باسیر تمام کھاتی ہے میوہ جات بالطف ذوی کرام

کرتی ہے شب کو عرش کی قندیل میں سیر

پاتی ہے یہ تقرب خلاق بحر و بر

عبد اللہ جو تھے والد جابر بنو سیر وہ بھی ہوئے تھے فیض شہادت کے بہرہ ور

روح انکی پہنچی بعد شہادت جو عرش پر بولایہ بالمشافہ خلاق بحر و بر

خواہش کسی طرح کی تجھے ہو تو کربیاں

ایذا کسی طرح کی اٹھانا نہ تو یہاں

یہ سنکے بولی روح نکو آخستہ وسعید لغت ہر ایک خلد میں ہے وافر و مزید
خواہش مجھے جو ہے تو یہی اے مرے مجید دنیا میں جا کے پھر ہوں تری راہ میں شہید

فرمایا حق تعالیٰ نے اے روح نازنین
پھر جا کے تو شہید ہو ممکن یہ اب نہیں

بولی یہ سنکے روح پھر اے رب دو جہاں کر خویش۔ اقربا پہ مرا حال ہی عیاں
تا ہوں نہ میرے قتل کے صدے سے غم کناں ویں جان میری طرح پے عیش جاواں

خواہش پہ انکی حق نے کچھ آیات پر نکات
بھیجی ہیں جن کا ترجمہ ہے منظر صفات

جو مسلمین جنگ احد میں ہوئے شہید کتا ہے انکے بارے میں یہ قادر مجید
مردہ انھیں نہ سمجھو ہیں زندہ یہ سب سعید پاتے ہیں مجھ سے رزق بھی سب افرو مزید

شاداں خوش ہیں بسکہ مری نعمتوں سے وہ
ستفنی ہر طرح ہیں مری رحمتوں سے وہ

اس غزوے میں فرار ہوئے تھے جو ملیں انکا قصور عنو کیا حق نے بعد ازیں
گر ہو گئی خطا تھے بشر وہ بھی بالیقین کیونکر نہ عفو کرتا وہ غفار مذنبین

وہ لوگ جاں نثار حبیب اللہ تھے
وہ لوگ یار غار شہرہ ویں پناہ تھے

کے کو جب احد سے چلی فوج اہل ناز کتا تھا راہ میں ابوسفیان بدشمار
کب میری فتح فتح میں ہو سکتی ہے شمار جب زندہ گھر کو جائیں محمد لصد وقار

بیکار یک ہزار جوانوں کا خور ہوا
مارا گیا عدو نہ عدو سترنگوں ہوا

غزوہ بدر

گھر کو پہنچ چکے تھے شہنشاہِ دیں مگر پہنچی جو گوشِ سید عالم میں یہ خبر
 بولے شریکِ غزوہ ہذا تھے جو لشکرِ باندھیں معاً تعاقب اعدا پر سب مگر

یہ حکم سنتے ہی ہوئے طیارِ مسلیں
 قائدِ بنے سبھوں کے شہنشاہِ مرسلین

جدم سنا کہ آتے ہیں سلطانِ وہماں خائف ہوا بہت ابو سفیانِ بڑباں
 شورہ جو ساتھیوں سے کیا بولے مشرکان مشہور فتح ہو گئی ہے اپنی اسزماں

مکن ہے اب پلٹنے سے بگڑے ہمارا کام
 اعدا کو فتحیابی ہو ہم سب کو انہزام

یہ سنکے وہ پلٹ نہ سکا سوئے مسلیں چھائی لڑیں پہ ہیبت سلطانِ مرلیں
 بڑھتے تھے جتنا اسکے تعاقب میں اہلِ دیں اتنا ہی تیز کے کو جاتا تھا وہ لعلیں

یوں قطع کر کے چند منازلِ شہِ اُمم
 حمر سے واپس آئے بعد شوکت و حشم

چکر اُحد سے مکے کو پہنچے جو مشرکیں سفیان ابن خالدِ ہزلی تھا اک لعلیں
 لے ساتھ عضل و قارہ کے وہ چند بلدیں پہنچا برائے تہنیت اعدا کے جب قرین

جا کر سنا سلافہ کا انعامِ مشہر
 سو بہترین شتر لے جو عاصم کا لائے سر

یہ اشتہار سنتے ہی گھر آیا وہ لعلیں عضل اور قارہ کے چنے سا آستے بلدیں
 بعد اسکے ان کو بھیجا سوئے شاہِ مرلیں پہنچے حضور شاہ جو نہیں وہ معاندین

لائے مناقبانہ وہ ایمانِ پیشتر
 پھر بولے سید و وہماں سے وہ بدسیر

تاریخ

Marfat.com

اصحاب سے کچھ آدمی ذی علم ذی شعور ہمراہ ہم سبھوں کے روانہ کریں حضور
ہم خادمان کو بھی ہو قرآن پہ تا عبور خدمت میں انکی ہو گانہ ہرگز کوئی قصور

جن لوگوں کو روانہ کریں شاہ ابطلی

عاصم کانکے ساتھ میں ہونا ہے لازمی

پھر ٹھہرے خانہ ابوالعاصم پڑھ لیں عاصم کو آئے انکی محبت کا تالیقین
عاصم سے کہتے تھے کہ شہنشاہ مرسلین تم کو ہمارے ساتھ اگر بھیجتے کہیں

ہو جاتا علم دیں سے ہر اک شخص بہرہ ور

شفقت سے تم بتاتے ہر اک سرستتر

جب پایا شوق علم ان اعدائیں شیتیر چیدہ دس آدمی کئے ان سب کے ہمسفر
جانے لگے جو نہیں سوئے مکہ وہ خوش سیر عاصم کو شاہ دیں نے کیا انکا تاج سر

عسغان اور مکہ کے مابین پہنچے جب

سفیاں کو اک نے جا کے خبر دی لصدطرب

آج آ رہا ہے دام میں بھنکر تراشکار نو آدمی ہیں ساتھ میں اسکے سفر کے یار
لازم ہے راستے ہی میں تو آج اسکو مار موقع یہ بہترین ہوسن اے مرد ہوشیار

یہ سنکے اٹھ کھڑا ہوا فوراً ہی وہ لیں

ہمراہ اس سور کے چلے دو سو مشرکین

دیکھا جناب حضرت عاصم نے جب حال آتے ہیں میری سمت معاند باشتعال
قد قد پہ چڑھ گئے اسی م وہ بکو مال پہنچے جو نہیں قریب وہ اعدائے بدگال

ہمراہیوں سے بولے یہ عاصم بکو سیر

اعداسے جنگ کر کے کٹا دوسب اپنا سر

یہ سنکے بولے حضرت عاصم سے وہ لعین تم ہمہ پہ فقیاب ہو ممکن ہی یہ نہیں
بولے یہ بات سنکے وہ راس المبلغین رکھتے نہیں ہیں مرگ کا ڈر صاحبان میں

راہ خدا میں دیتے ہیں سر با صدا افتخار
دب جانا مشرکین سے ہے انکو ننگ و عار

یہ سنکے آنجناب سے بولے وہ ملحدان تم لڑکے ہمسے خطرے میں ڈالو نہ اپنی جاں
ہم بعد جنگ دے نہیں سکتے تمھیں ماں پس خامشی سے ساتھ ہمارے ہو تمڑاں

یہ سنکے بولے حضرت عاصم بنکوشیم
مشرک مان میں ہیں کب چاہتے ہیں ہم

بعد اسکے بولے حضرت عاصم بنکوسیر مخفی نہیں سلافہ کی سوگند مشتر
آئے ہو میری فکر میں سنکر مری خبر دو گے مجھے امان کہ کاٹو گے میرا سر

تم سے معاندی سے امید وفا کروں
میں کیوں نہ اپنا رخ طرف کبریا کروں

یہ کہہ کے بارگاہِ خدا میں کی التماس حضرت کو کر خبر مری حالت کی ربناں
اعدائے ہیں ظلم پہ بجد و بے قیاس پیمان و عہد کا انھیں اصلا نہیں ہر پاس

جاں تیری نذر ہوگی اب اے رب و المنن
لیکن دعا ہے تجھ سے معاند نہ پائیں تن

ورنہ وہ کشتہ ہوتے ہی سر کاٹینگے شتاب جس میں سلافہ بھر کے پیئے گی معاشراب
اے رب دو جہاں تو دعا کر یہ مستجاب سر پاسکیں نہ میرا یہ بد عہد بے حجاب

یہ التماس کر کے وہ راس المبلغین
لڑنے لگا براہِ خداوند عالمین

پہلے چلائے تیر جو ترکش ہوا تھی نیزہ اٹھا کے کرنے لگا جنگ وہ جری
ہنگام جنگ ٹوٹ گئی اُسکی جب اُنی خنجر زنی پہ تل گیا میدا نکا وہ وہنی
خنجر بھی لڑتے لڑتے جو بیکار ہو گیا
وہ جاں نثار احمد مختار سو گیا

جب وہ ہنر بر وین الہی ہوا شہید پہنچا پئے بریدن کس پاس ہر پید
لیکن محافظ تن اقدس تھا وہ مجید پہنچا نگس کا دم میں معاشکر مزید
جس نے جسد کا کر لیا ہر سمت سے حصا
دہشت سے اُسکی آنہ سکے پھر وہ اہل نار

ہنگام شب جو آیا معاً آئی سیل آب عاصم کا جسم پاک بہا لگی شتاب
سفیان قطع سر میں ہوا جب نہ کامیا واپس گیا مکان کو اپنے بعد حجاب
پہنچا جو گھر تو بھیجی سلافہ کو یہ خبر
انعام بھیج کشتن عاصم کا زود تر

بولی سلافہ سنتے ہی سفیان کا پیام کہد و نکالے دل سے معاً یہ خیال خام
انعام کا نہیں کوئی اسنے کیا ہے کام عاصم کے قتل پر نہ لے انعام کا وہ نام
زندہ ہی لاتا یا کہ سدا اسکا وہ کاٹ کر
انعام صد شتر اُسے دیتی میں زود تر

پایا جو یہ جواب ہوا بسک شریکیں محروم یونہیں ہوتے ہیں آخر میں ظالمیں
جب لڑکے یوں شہید ہوا وہ ہنر بر وین چہہ سا تھیونکی اُسکے شہادت ہوئی یونہیں
باقی جو تین رہ گئے عاصم کے ہمسفر
ان سب پہ کارگر ہوئی انہیں اہل شر

آئے جو انکے کید میں وہ شہ کے جاں نثار بد عہدی راہ میں کی لعینوں نے اختیار
 چلے سے کس کے ہاتھ جو باندھے مال کار عبداللہ ذی ہم جو تھے طارق کی یادگار
 ہاتھ اپنا کھول کر ہوئے اعدا سے ہم نبرد
 حلے سے اپنے کرو یا دم بھر میں سب کو سرد

دیکھا جو ملحدیں نے بہادر ہے وہ دلیر کرتا ہے سپہ حملہ دلیری سے مثل شیر
 کہنے لگے ہم کہ یہ ہے زندگی سے سیر کرتے رہو گے قتل میں اسکے یونہیں جویر
 کرو گیا سب کو دم میں تیر تیغ بیدریغ
 لازم ہے مل کے سنگ کا برس او اسپہ بیغ

یہ عزم کر چکے جو نہیں اعدائے بد سیر باران سنگ کرنے لگے آنجناب پر
 مجروح جسم ہو گیا جب حد سے بشیر راہ خدا میں آپ گئے جان سے گذر
 کام آپکا جو کر چکے اعدائے دیں تمام
 لیکر خبیب وزید کو گھر پہنچے بد نظام

جب حضرت خبیب کے رخسیر پڑی نگاہ حارث کے بیٹے بولے معاً بھر کے رو آہ
 یارو ہمارے گھر کو انھیں نے کیا تباہ قاتل یہی پدر کے ہیں بے شک و اشتباہ
 سواونٹ کے عوض ہمیں مل جائیں یہ اگر
 لیں ان کو قتل کر کے ابھی بدلہ پدر

صفوان بد سیر جو امیہ کا تھا پسہ بولا جناب زید کو فوراً ہی دیکھ کر
 یارو انھیں کا مارا ہوا ہے مرا پدر پاؤں پچاس اونٹ کے بدلے میں نکوگر
 فوراً خرید کر کے میں لوں ان سے انتقام
 مدت کے بعد آج یہ آئے ہیں زیر دام

سفیان نے سنا جو نہیں دو نو نکایہ کلام بیچا معاً سیروں کو بس ہو کے شاد کام
لیکر گھرونیہ انکو گئے جب وہ بد قوام ان روزوں کشت و خون تھا اعراب حرام

پس اپنی اپنی جا پہ وہ دونوں نکو سیر

تا اُس شہر حرام رہتے قید سرسیر

دور اُس شہر حرام کا پورا ہوا جو نہیں باہر حرم کے سولی کو لائے انھیں لعین
دیکھا جو قتل پر ہیں تلے دشمنانِ دیں بولے خبیث اتنی تو مہلت دو اہل کیں

وقتِ قضا نماز دو گانہ ادا کروں

ہنگامِ رحلت آیا ہے یاد خدا کروں

یہ سنکے مشرکین نے موقع دیا جو نہیں یاد خدا میں محو ہوا وہ ہزبر دیں

جب کر چکا وہ یاد خداوند عالمیں لگاتے وقت سولی پہ بولے معاندیں

مذہب کو اپنے چھوڑ دو تم اے خبیث گر

سولی سے ہو نصیب اسی دم تمھیں مفر

اعدانے اس طرح جو لیا انکا امتحاں بولے معاً یہ سنکے خبیث نکو نشاں

تلاکِ بخشد و عوض دیں جو کل جہاں تو بھی میں منحرف ہوں اسکی کسی زماں

اک جان کیا ہو دین پہ سو جاں کروں نثار

میرا ہوں غلام حضرت محبوبِ کر دگار

یہ سنکے بولے پھر وہ لعینانِ پرستم سولی عوض تمھارے محمد کو دیں جو ہسم

اسبات سے تاؤ ہو تم خوش کہ چڑالم بول اٹھے سنتے ہی یہ خبیث نکو شیم

میں یہ بھی چاہتا نہیں اعدائے بد نہاد

اک خار بھی جھجھے بکف سید عباد

یہ سنکے پاس آیا معا ایک بدگنہ قتل سے پھیرا روئے خبیب نکو سیر

بولے یہ دیکھو وہ غلام شہ بشر میں رخ کروں جدھر متوجہ ہو رہا دھر

قبلے سے منہ پھرایا تو کچھ اسکا غم نہیں

یہ فعل ناروا مرا اہل ستم نہیں

اس گفتگو کے بعد پھر اعدائے بد نظام لے لیکے نیزے ٹوٹ پڑے بہر انتقام

جب ضرب نیزہ کھانے لگے وہ خوشن ختام منہ انکا ہو گیا طرف مسجد حرام

یہ دیکھتے ہی پہلے کیا شکر حق ادا

پھر بولے کوئی دوست نہیں جز ترے خدا

پہنچائے کون دوست کو تیرے مرا سلام پہنچا تو ہی آسے بحضور شہر انام

اس حملے کو کیا جو نہیں منظوم نے تمام نیزے لگے کچھ اتنے ہوئی زندگی حرام

پہنچے شہید ہو کے وہ اللہ کے قریب

پھر زید کو ہوا یونہی قرب خدا نصیب

جب ہو گئے شہید خبیب نکو شمیم لائے سلام آخری جبریل محترم

پہنچا سلام انکا جو سوئے شہ آمم اس سانچے سے آپکو پہنچا بہت ہی غم

کہنے لگے صحابہ سے سلطان مرسلین

کشتہ ہوئے خبیب ز دست معاندین

ہے کوئی لائے لاش خبیب نکو سیر مقدا اور زبیر اٹھے حکم شاہ پر

دن کو قیام کرتے تھے ہنگام شب سفر ڈر تھا کہ باخبر نہوں اعدائے بدگنہ

ٹلے کر کے راہ پہنچے جو اس طرح نزولاش

دیکھا ملاحظہ اسکے ہیں چالیس بد قماش

ہنگام شب تھا سوتے تھے سارے فظیں پس موقع کو سمجھ کے غنیمت وہ اہل دیں
 آہستگی سے پہنچے معالائش کے قریں سوئی سے لیکے گھوڑے پہ رکھا لے جو نہیں

فوراً رو مدنیہ عالی کی اختیار

اندیشہ تھا نہ جاگ پڑیں وہ جفا شعار

جدم ہوئی سحر ہوئے آگہ وہ بدسیر نکلے مسکاں سے بہر تعاقب کچھ اہل شہر
 بیٹھے تھے جس شہر پہ وہ تھا بسکہ تیز تر پہنچے تھے کچھ ہی دور کہ آئے یہ سب نظر

دیکھا جو نہیں صحابہ نے آ پہنچے وہ لعلیں

لاش حبیب رکھی معاً بر سر زینیں

رکھی گئی وہ لاش جو نہیں بر سر زینیں نکلا معاز میں نے کہ پائیں نہ تاملیں

لاشہ سے مطمئن ہوئے حبیبوں مسلیں بولے زبیر کافروں سے سن لو ملیں

ہم ہیں زبیر باپ ہمارا عوام بہت

نانا ہمارا جسے رسول انام بہت

ہمراہ ہیں ہمارے یہ مقدار ذی ہمہ بلکہ بھی سب لڑو تو نہیں وہ سکتینگے ہم

شمشیر تیر۔ نیزہ کسی میں نہیں ہیں کم جس طرح چاہو ہم سے لڑو رکھتے ہو جو دم

گرم میں تاب جنگ نہیں جاؤ اپنے گھر

ہم مسلین کرتے نہیں جنگ چھیڑ کر

یہ سنے چلے سوئے مکہ وہ روسیہ پہنچے حضور شاہ یہ دونوں غلام شاہ

جاتے ہی عرض کی جو نہیں سب گذشتہ راہ جبریل آئے پیش شہنشاہ دین بہتہ شاہ

کی التماس پیکر جرات ہیں یہ جواں

مداح آج انکے فلک پر ہیں قدسیاں

عاصم کا اور رفیقوں کا انکے سنا جوال از بسکہ غمزہ ہوئے محبوب ذوالجلال
عبداللہ سے کہا کہ سن اسے مرنے کا قصداں جا اور کاٹ لا سر سفیان بد مال

یہ حکم سنکے بولے وہ فرمانبر حضور

پہچانتا نہیں اسے یہ عبد پر تصور

حلیہ سے اس لعین کے گرا کر کرین جناب پھرنج کے جا کے گانہ وہ مور و عذاب
یہ سنکے شہ نے حلیہ سے واقف کیا شباب اور اس کے ساتھ ہی کہا اے جرات نشا

صورت کو اسکی دیکھ کے ڈرجائے تو اگر

تو جاننا کہ ہے یہ وہی شوم بد گھر

حلیہ سے اس لعین کے ہوئے جو نہیں باخبر حضرت سے عرض کی! شہ وین سید البشر
میں آپکے خلاف کہوں اس کو دیکھ کر اذن اسکا مرحمت ہو مجھے شاہ بحر و بر

جب پائے یہ ذن وہ خوش بخت خوش نہاد

پہنچے وہاں جہاں تھا وہ بد بخت نامراد

حلیہ سے اسکے سمجھے مقرر ہے یہ وہی جس کے لئے ہے حکم شہنشاہ ابطی
پاس اسکے پہنچے جب یہ فرستادہ بنو یولا وہ کون ہے تو۔ مجھے بخش آگہی

فرمایا میں ہوں قوم خزاعہ کا اک بشر

رہتا ہوں فکر قتل مجھ میں سر بسہ

میں نے سنا ہے آپ بھی ہیں میرے سنجیال بتجمع فوج کر رہے ہیں خاطر جدال
پس میرا بھی جناب کریں اس میں اشتعال تا میں بھی موقع پاؤں کہ لوں لولہ نجال

سفیان یہ سنتے ہی ہوا از بسکہ شاد ماں

خیمے میں لے گیا انھیں وہ ملحقہ زمان

خیمے میں اسکے ٹھہرے جو جا کر وہ خوش سیر پاتے ہی موقع رات کو سرا سکا کاٹ کر
 راہی ہوئے بسمت شہنشاہ جسدور ہنگام صبح قوم نے پائی جو نہیں خبر
 نکلی پئے تعاقبِ ممدوح نیک ذات
 لیکن نہ ہاتھ آئے وہ خوش بہشت خوش صفا

دن ہوتے ہی بلا تھا سر رہ جو ایک غار اس میں معاً ہی چھپ گئے تھے وہ نکو شعار
 کڑھی بھی جالا پور گئی تھی جسک بار پہنچے جو باب غار پہ وہ مستحق نار
 کہنے لگے ہم کہ یہاں ہو گا سیگاں
 لیکن نظر جو ڈالی تھا جالا سرد ہاں

جب تار عنکبوت نظر آیا باب پر گھسنا فضول سمجھے وہ اعدائے بد سیر
 پیدا ہوا خیال وہ جا پہنچا دور تر اب اسکا پیچھا کرنا ہے بیکار سر بسر
 یہ فیصلہ جو کر چکے باہم وہ کافراں
 عزنہ کی راہ کی کہ تھا واقع جہاں مکاں

عبدالقد نے جو دیکھا وہ اعدائے رسیاہ مایوس ہو گئے لی ہراک نے مکا کی راہ
 فوٹا ہی نکلے غار سے وہ بندہ اللہ پہنچے معاً بہتِ سلطانِ دین پناہ

پھر ڈال کر سرا سکا تہ پائے شاہ دین
 کی عرض حکم شاہ بجا لایا کتیریں
 سرا سکا دیکھ کر ہوئے خوش آپ ابقدر بخشا عصا اک انکو کہ خوش ہوں وہ خوش سیر
 بولے پس عطا کے عصا سید البشر رکھنا اسے بہشت میں بھی جبکہ ہو گذر
 خوش ہو گئے یہ سنکے وہ مرید کورشت
 گویا انھیں سنا دیا یوں فرود بہشت

جب تک رہے حیات وہ مرد خوش اختتام رکھتے تھے ہاتھ میں وہ عصا کے شاہانام
جانے لگے جو دارقاس سے وہ نیک نام رکھو الیا کفن میں عصا کے پر احترام

اللہ سے پاس حکم شہنشاہ جسرو بہ
تعمین حکم پر رہی اسوقت بھی نظر

آیا جو چارمی سن ہجری شاہ دین ایفائے عہد کرنا تھا فرض معاندین
پر چھائی اتنی ہیبت سلطان مرلیں آیا نہ بدر تک ابوسفیان بدیقین

نورہ پیرزادی

لیکن عدم رسی پہ خجالت کا تھا گماں

پس چاہا یہ بھی جائیں نہ میری طرح وہاں

یہ سوچتے ہی بھیجا مدینے کو اک جواں تا جا کے وہ صحابہ کو خائف کرے وہاں

پہنچا میان شہر جو وہ کاذب البیباں اصحاب سے کہا۔ ابوسفیان اسرماں

کے میں جمع کر چکا ہے فوج بے شمار

آتا ہی ہوگا بدر کو وہ مرد بختہ کار

بوسے یہ سکنے سید عالم کے جاں نثار پروا نہیں جو جمع ہوئی فوج بے شمار

کافی ہے ہم سبھوں کی مدد کو وہ کروگا فتح و ظفر پہ جسکو ہے ہر وقت اختیار

دھکی ہمیں تو دیتا ہے فوج کثیر کی

نصرت ہمارے ساتھ ہے رب قدیر کی

واقف ہو اس امر سے جب شاہ انش جا نکلے معاہدینے سے با فوج غازیوں

تھے پذیرہ سو آدمی حضرت کے ہمعناں جو وقت پہنچے بدر پہ کوئی نہ تھا وہاں

پس اسلئے کہ شاید اب آئیں وہ ملحدیں

چندے وہاں مقیم رہے شاہ مرلیں

چھیڑا مجاہدیں نے تجارت کا کاروبار نفع کثیر پایا بالطف رب بار
فرماتے تھے یہ حضرت عثمان باوقار دینار پاتے تھے سردینار وقت کار

جب حد انتظار معاند ہوئی تمام

خوش خوش مدینے آئے پلٹ باصداقتنام

اس سال ام سلمہ کو نوبت خوش لقییا آئیں بعقد حضرت سلطان مرسلین
حکم تمیم آیا سوئے بادشاہ دیں ایذا نصیب تاہوں معذور مسکین
اس سال ہی پڑھی گئی ہے خون کی نماز
ذات الرقاع میں گئے تھے جب شہ حجاز

اس سال ام سلمہ کا نکاح عام
تمیم کا انا نماز خون
کا بڑھا جانا

اس سال ہی شراب کو حق نے کیا حرام آئے جہا نہیں حضرت بشیر نیک نام
اس سال ہی مکرمہ زینب شہ اختتام گذریں جہاں دار بقا میں کیا قیام
اس سال ہی جہاں سے گئیں جاہ عدم

شراب کی حرمت
حضرت حسین کی موت
حضرت زینب بنت
کی رحلت

ذات الرقاع سے جو حضور آئے انچوگر عامر ابو برداد جو مالک کا تھا پسر
پانچا مدینے نجا کاٹے کر کے وہ سفر حاضر ہوا بخدمت شاہنشاہ
دیکھا جو اسکو بیلے معاً سید عباد
اسلام کو قبول کر اے مرد خوش نہاد

سربہ بزم مہرونہ

حکم حضور سننے ہی بولا وہ خوش لقییں اسلام کو سمجھتا ہوں میں دین بہترین
کرتا قبول اس کو ابھی شاہ مرسلین پر ڈر ہے اہل قوم مخالف ہوں کہیں
اسوائے کچھ آپ مبلغ کریں واپس

راج کریں جو قوم میں اسلام کو وہاں

ہو جائیگی جو قوم مری دیں سے بہرہ ور اسلام میں بھی لاؤنگا اے سید البشر
یہ بات سنکے شاہ دو عالم نے زودتر ہفتاد اہل صفہ کئے انکے ہمسفر

تبلیغ کے تھے اہل جو مروان خوش مال

تجوید میں ملا تھا جنھیں بہرہ کمال

جانے لگے جو نجد کو اصحاب مصطفیٰ منذر کو دیکے خط لگے کہنے نشہ ہدا

ان سب کے تم امیر ہوئے صاحب صفا جدم پہنچنا دینا رسیوں کو خط مرا

یہ حکم سنکے چل دئے منذر کو سیر

جو وقت پہنچے جا کے وہ بیر معونہ پر

دیکر حرام کو خط سلطان مرسلین ہمراہ انکے کر دئے دو اور مسلین

راہی بہت نجد ہوئے جب اہل دیں کچھ دور چل کے پہنچے جو نہیں شہر کوریں

ہمراہیوں سے بولے حرام کو نشان

اس وقت آنا تم مجھے مل جائے جب اماں

ٹھہرا کے ساتھیوں کو حرام کو سیر جا پہنچے تھا جہاں بنی عامر کا ستقر

خط دیکے بولے انے اماں دو مجھے اگر تبلیغ دیں کروں میں حکم شہ بشر

یہ سنکے پشت پر تھا کھڑا اک و غاشعار

نیزہ وہ مارا اسنے ہوا صدر کے جو پار

جو نہیں وہ نیزہ کھا کے گرے برسز نہیں فرمایا کامیاب ہوا عبد کتیریں

اس طرح جب شہید ہوا وہ ہنر بڑیں ابن طفیل بولا جو تھا خصم مسلین

تہنا نہیں مدینے سے آیا ہے یہ جواں

بیر معونہ پر ہیں مقیم اس کے ہمراہ

اے اہل قوم چاہیے ان سب کی لوخبر تا پھر نہ آئے انکا مبلغ کوئی ادھر
 بوئے یہ سنکے قوم کے مردان خوش سیر عامر اماں دہندہ ہے ان کا بایں نظر

لازم نہیں ہے ہکو کسی طرح ان سے جنگ
 خونریزی انکی کرنا ہمارے لئے ہونگ

جب قوم کی طرف سے ہوا اس لعین کو بایں فورا ملا عَصِیۃ رَعْل سے وہ بد اساس
 جب ان قبیلوں سے ہوئی اسکو مدد کی اس ذکواں سلیم سے ملا وہ بدترین ناس

جب یہ قبیلے بھی ہوئے اس شوم کو معین
 ہمراہ لیکے بیر پہ جا پہنچا وہ لعین

پہنچا وہاں پہ جو نہیں وہ مردود رویاہ محصور کر لیا اسیدم اس لعین نے چاہ
 چاروں طرف سو گھر گئے جب پیروان شاہ اعدائے رویاہ سے کی جنگ بے پناہ

وقت اخیر تک رہے لڑتے وہ سب سعید
 حتی کہ دین حضرت حق پر ہوئے شہید

جب مسکین لڑتے تھے بیر معونہ پر عمر دین امیہ و حارث نکو سیر
 ہمراہیوں کے ادنٹ چراتے تھو دور تر واپس ہوئے چرا کے جو نہیں کے مستقر

دیکھا کہ مستقر پہ مرے اڑتا ہے غبار
 پڑاں ہیں کچھ طیور اور استادہ ہیں سوار

حارث سے بولے حضرت عمر ویہ دیکھ کر اس حال کی رسول خدا کو کریں خبر
 کہنے لگے یہ سنکے وہ مرد نکو سیر ہلوگ بھی ہوں کیوں شہادت سے بہرہ ور

یہ عزم کرنے کے ٹوٹ پڑے دونوں جان
 حارث نے قتل کر دئے اعدائے دو سوار

دیکھا جو محمد بن نے دلاور ہیں یہ جواں ملکر کیا سمجھوں نے انھیں قید آسنی ماں
بعد اسکے ان سے بولے وہ اعدائے جانتاں لڑنا نہ حقیقت جاں کیلئے دی تھیں ماں

لیکن نہ باز آئے لڑائی سے وہ دلیر

قتل اور دو کو کر ہی دیا بید رنگ و دیر

جب دو کو قتل کر چکے حارث نکو سیر خود بھی ہوئے شہید رہ رہ بجز وہ

عمر جو تھے مقید اعدائے بدگم چھوڑا بن طفیل نے ان کو بائیں نظر

مادر کو اسکی کرنا تھا آزاد اک غلام

ورنہ نہ چھوڑتا انھیں تھا بسکہ زشت کام

آزاد کرنے پر ہوا عمر و سے ہم کلام ان کشتوں کے بتایگا تو نام اور مقام

یہ سنتے ہی بتایا ہر اک کا مقام و نام آگہ ہوا جو حال سے بکے وہ بد مقام

پھر پوچھا کوئی ایسا بھی ہے تیرا ہمسفر

میت کو جسکی ڈھونڈ رہی ہو تری نظر

بولے یہ سنکے حضرت عمر و سن آجواں ہمارا ہونیں پاتا ہوں ہر اک کو میں یہاں

البتہ لاش ابن فہیرہ نکو نشاں آتی نہیں نظر مجھے مابین کشتہ گاہاں

یہ سنکے بولا آپ سے وہ شوم بدگم

ابن فہیرہ کون تھے دے انکی کچھ خبر

یہ سنکے بولے حضرت عمر و نکو نشاں اصحاب باقیں سوچتے وہ شخص آجواں

ہجرت میں بھی تمہو ہمرہ سلطان انس جاں اوصاف انکے تجھ سو کہا تک کروں بیاں

بولایہ بات سنکے وہ بد عجزت بد قرار

لاش انکی سوئے پورخ گئی ہو بعد قرار

عابر کشندہ اُنکا جو سلی کا ہے پسر کتا ہے جو نہیں مارا انھیں نیزہ تاک کر
نیزے کے پار ہوتے ہی آئے زمین پر فرمایا پالیا قسم رب بگردہ

یہ جملہ جو نہیں ختم ہوا تھا اسی زماں

لاش انکی لوگ لے گئے بالائے آسماں

یہ حال دیکھ کر میں تیسرے میں آ گیا مفہوم اس سخن کا نہ کچھ بھی سمجھ سکا

ضحاک سے بیاں کیا جا کر یہ ماجرا اور پوچھا ان سے مدعا پھر اس کلام کا

ضحاک نے کہا انھیں جنت ہو فی نصیب

وہ خوش نصیب تھو گئے اللہ کے قریب

میں نے کیا یہ سنتے ہی ضحاک سے خطاب اسلام کی معاکریں تلقین مجھے جناب

دیکھا مجھے جو دیں کی طرف پڑا خطاب تلقین دین حق کی انھوں نے مجھے شراب

برکت انھیں کی تھی جو مسلمان میں ہو گیا

کافر سے دم میں صاحب ایماں میں ہو گیا

عامر کہ جو گئے تھے حضور شہ بشر آئے تھے جنکے ساتھ یہ اصحاب شہیر

اس واقعے سے ان کو ہوا رنج اس قدر بیچارے چند دن میں گئے جان سے گذر

ابن طفیل جو تھا عدوئے مبلغین

باعث ہوا تھا موت کا انکی وہی لعین

بیٹے نے انکے چاہا کہ لوں اس سے انتقام پر مر سکا نہ نیزے سے اسکے وہ زشت کام

لیکن حکم حضرت خلاق ذوالکرم کام اسکا جلد ہی کیا طاعون نے تمام

ہوتا ہے ظالموں کا بالآخر یہی حال

کرتا ہو ظلم خرم سہتی کو پائمال

زندہ تھا جب جانیں یہ بد بخت بد سیر بھیجا تھا خط اک اُسے سوئے شاہ بکروہ
 لکھا تھا فتح تکو ملک پہ ہو اگر وہیہ اور دشت تم لو میں حاکم ہو شہر پہ

یا ہوں تمہارے بعد خلافت سے بہرہ یاب
 منظور ہو جو بات خیر اسکی دوشتاب

انہیں سے کوئی شرط نہ مانی تو رکھو یاد فوج عظیم لاؤنگا ہوگا بسا فساد
 یہ سنکے ملتجی ہوئے شاہ نکو نہساو کام اسکا کر تمام تو اسے حافظ عباد

طاعون اس کو آپ کے فرماتے ہی ہوا
 لشکر کشی بھی کرنے نہ پایا معاً مرا

عمر بن امیہ ضمری نکو سیر قیدِ عدو سے چھوٹ کے آنیلکے جو گھر
 آئے میانِ راہ دو مشرک انھیں نظر فوراً ہی تیغ تیز سے انکے اڑائے سر

ولیں کیا خیال ہے یہ بھی اک انتقام
 قوم معاندیں ہیں یہ دونوں بد قوام

وہ دونوں شخص تھے پامان شہ جہاں آئے مدینے کو تو ہوا حال یہ عیاں
 لاشی سے ہوئے تھے یہ خون آنسے تاگہاں پس چاہا طے دیت پہ یہ جھگڑا ہوا سزناں

یہ عزم کر کے شاہ بسمت بنی نصیر
 شوئے کیواسطے ہوئے فوراً ہی راہ گیر

یہ سب ہم حمد تھے بنی عامر کے سزناں اسواسطے گئے تھے ادھر شاہ و وہاں
 تا انکے مشورے سے ہو جو بات طے وہاں انہیں مخالفت نہ کریں انکے وارثاں

پر اس وقوعہ سے تھے وہ سب برسرِ فساد
 پڑ اشتعال ہو رہی تھی آتشِ عناد

بولے سب اتفاق سو آج آؤ ہیں جناب دعوت کرنیگے آپ کی ہم سارے شیخ و شاہ
بعد اسکے ہوگا آپ کی جانب سے جو خطاب سکتے ہی ساری قوم بجالائے گی شاہ

فرمائیں آپ سائے دیوار میں قیام

ہلوگ کرنے جاتے ہیں کھانے کا انتظام

یہ کہتے ہی کھسک گئے اسجا سے وہ لیں جا کر کیا یہ شورہ بے قتل شاہ وین
دیوار پر سے سنگ گراں بر سر زمیں لڑھکا دو ختم ہونگے کچل کر یہ بالیقین

شورہ یہ کر چکے جو نہیں اعدائے بدسیر

روح الایں نے آکے کیا شہ کو باخبر

سکتے ہی یہ خبر معاً اٹھے شہ بشر آگاہ ہو سکا نہ کوئی جاتے ہیں کدھر
اصحاب جو تھے آپکے ہمراہ وہ سفر سمجھے ہے حاجت بشری غالب آپ پر

حاجت کو رفع کرتے ہی آجائینگے حضور

ہلوگ انتظار کریں کیوں ہوں نا صبور

لیکن نہ واپس آئے جو تا دیر آنجناب اصحاب ہمسفر کو ہوا بسکہ اضطراب
اٹھکر وہاں سے سمت مدینہ چلے شاہ آخر ہوئے حضوری حضرت بہرہ یاب

پہنچے وہاں تو کید لعینان کیستہ جو

ظاہر ہوا بیان شہ وین سے موبو

واقف ہوئے جو کید سے اعدا کے مسلین پہنچا معاندین کو یہ فرمان شاہ وین
تم سب تھے اس سے قبل ہم عہد اور مے معین پر اب خیال عہد کا تم میں رہا نہیں

تم کل ہی قتل کر چکے ہوتے مجھے مگر

حافظ تھا میری جان کا خلاق بحر و بر

بد عہدی کی ہے اسلئے پہنچے جو نہیں خبر
وس و نہیں خالی کرو معاً اپنا اپنا گھر
بعد اسکے آئیگا جو مکا نہیں کوئی نظر
فوراً اڑایا جائیگا خبر سے اسکا سر

پہنچا جو نہیں یہ حکم شہنشاہ مرسلین
آمادہ جدال ہوئے سارے ملحدین

پس جو نہیں باخبر ہوئے محبوب و الجلال
سارے بنی نصیر ہیں آمادہ جدال
خود لیکے فوج پہنچے جمعیت کمال
گھیرا معاً ہی قلعہ اعدائے بدسگال
محصور ہو گئے جو بایں طور ملحدین
تنگ عرصہ حیات ہوا انپہ بالیقین

جب آگے حصار میں اعدائے بد گھر
بولے مجاہدین سے سلطان بحر و بر
واقع ہیں اس مقام پہ خرمے کو جو شجر
لازم ہو گاٹ دو انھیں سب ملکہ زود تر
تا پہنچیں انکی روح کو صدمات سجیاب
سوزالم سے بھین کے ہوں قلب و جگر کباب

آیا ہوں صحیح بخاری کے درمیاں
یہ بھی کہا تھا شہ نے صحابہ سوا سزماں
گر کاٹنے میں تکو طوالت کا ہو گساں
پھونکو درختوں کو جلیں تا اور ملحدان
جو نہیں ہوا یہ حکم شہنشاہ مرسلین

محو اوائے حکم ہوئے جملہ مسلین
کامیابی اشجاد کے شجر
کاٹے کسی نے بہترین اشجاد کے شجر
تا ہو معاندین کو رنج اس سے بیشتر
کاٹے کسی نے خرمے کو وہ نخل خاکر
جس میں کہ پیدا ہوتے تھے بد ذائقہ شمر

تھا مدعا بچیں گے جو اشجار بہترین
قبضہ کرینگے انپہ پس فتح مسلین

بعضوں نے سوخت بھی کھنڈے کر کچھ شجر جن کے شرار دیکھ کے جلتے تھے اہل شہر
دم بھرتے تھے مدد کا سبھی پیشتر مگر آیا نہ خزر جی کوئی بھی کام وقت پر

ابن ابی جس کی مدد پر تھا ان کو ناز

باب مدد کو کر سکا وہ بھی نہ انہی باز

تنگ آگے حصار سے جب وہ معاذیں درخواست کی بدرگہ سلطانِ مرلیں
اب چھوڑ دو وہیں کہ نکل جائیں ہم کہیں اس قید سے ہر تخیل خانہ بہتہ میں

یہ سنکے بولے سید عالم شہ بشر

جاسکتے ہو یہاں سے اب اس شرطِ خاص

رکھو نہ اسلحہ سے سروکار ذرہ بھر داخل کرو ہمارے یہاں لاکھ پیشتر
بعد اسکے دیکھو کونسی اشیاء دم سفر ایسی ہیں بار ہو سکیں جو چار پایہ پر

پس لیکے ان کو جانے پر راضی اگر ہو

فوراً ہی جاؤ منہ نہ دکھاؤ کسی کو اب

یہ سنکے جب حکم شہنشاہِ مرلیں سامانِ خانگی کو کیا بار اولیں
بعد اسکے عملہ میں سے بھی جو شے تھی بہتر گھر توڑ کر نکالا بامدادِ مرلیں

اخراج میں لعینوں کے عجلت کا تھا خیال

دیندار اسلئے ہوئے انکے معین حال

سامانِ بار کر کے بالآخر وہ بد نظام خیبر کی سمت کچھ گئے اور کچھ بہت شام
بعضوں نے منتخب کئے انکے سوا مقام چھوڑے غرض کہ سب نے مکانِ باندھن نام

جب ہو گئے جلا وطن اعدائے بدگم

سلطانِ دو جہاں پٹ آئے بصد ظفر

شہدہ ہجری
 غزوہ احزاب
 یا غزوہ خندق

اختطاب کا بیٹیا حتیٰ جو تھا بسکہ بدشعار
 خیر میں جا کے اُس نے سکونت کی اختیار
 تھے ہمراہی میں اسکی کچھ اور اسکے جاں نثار
 ان اشقیاء کا بیٹل سے زائد نہ تھا شمار
 پھر بھی رسول پاک سے تھی فکر انتقام
 غلطاں اسی خیال میں رہتے تھے وہ ہلاک

لیکن بذات خود نہ تھی تاب انمیں سقد
 ہوتے جو شاہ دیں کے مقابل وہ بدسیر
 پائی جو یہ کئی سوئے مکہ کیا سفر
 تاکر سکیں قریش کو آمادہ جنگ پر
 آخر وہاں پہنچ کے کی اسطرح گفتگو
 آمادہ جنگ پر ہوئے فوراً وہ کہنے جو

چالیس سو لعین تلے بہر کارزار
 سرور سبکا تھا ابو سفیان بدشعاً
 جب فوج اتنی کر چکا یکجا وہ نابکار
 ہمراہ سب کے راہ مدینہ کی اختیار
 یحییٰ وغیرہ تھے جو یہود اسکے ہمسفر
 وہ سب گئے قبیلہ غطفان تھا جدھر

ابن حصیہ فرازی جو تھا ان کا تاج سر
 اس سے کہا لڑینگے مجھ سے آپ اگر
 خیر کی حاصلات رطب ہوگی جس قدر
 اس سے کرینگے آپ کو ہلوگ بہرہ ور
 یہ سنتے ہی وہ چند قبائل اسی زماں

ہمراہ لیکے چلے یا سمت شہ جہاں
 جسم ملا ابو سفیاں سے وہ نابکار
 اعدا کی فوج ہوگئی سب مل کے ہزار
 شہ نے سنا جو حملہ کرینگے وہ بدشعار
 اصحاب سے کہا کہ دو شورہ مفید کار

بولے یہ سنکے حضرت سلمان فارسی
 خندق کھدائے جنگ کریں شاہ اطمینی

فارس میں میں نے دیکھا ہوا اور شاہِ محروبوہ حبیب چڑھتا ہوا غنیم زبردست شہر پہ
خندق کھداتے ہیں بہراک سمت پشتیر پھراکے بعد باندھتے ہیں جنگ پر کمر

شورہ ہوا یہ ان کا پسندیدہ حضور

فرمایا سمت سلع کھدے خندق اک ضرور

آخر کو سمت سلع بحکم شہ انام فوراً شروع ہو گیا خندق کنی کا کام
بہراک بہرہ ور ہوا اس سے بچویش تام آقا علیحدہ تھا نہ مستثنیٰ تھا غلام

مصروف کارول سے تھے خود سید حجاز

محمود الگ تھے اور نہ الگ اس سے تھا ایاز

پر اس قدر گرسنہ تھی اسدم شہ لشبر تپھر بندھا تھا بھوک کی شدت سے پیٹ پر
جابر کی ناگہاں جو پڑی سنگ پر نظر سمجھے رسول پاک ہیں اسدم گرسنہ تر

بیوی سے بولے جا کے ہو طیار ابھی طعام

بھوکے بہت ہیں آج رسول فلک مقام

شوہر کا حکم سنکے وہ بی بی خوش سیر یک صاع آرد جو میں لے آئیں زود تر
جب کر چکیں خمیر اس آٹے کو گوندھکر شوہر سے بولیں اسے مرے سردار تاج سر

بزغالہ ذبح کر کے معاً جائیں آنجناب

دعوت کریں شہنشاہ دارین کی شتاب

یہ سنکے ذبح کر چکے بزغالہ وہ جو نہیں پہنچے معاً بخدمت سلطان مرسلین
کی دست بستہ عرض کہ اے آفراب دیں دعوت حضور والا کی کرتا ہے کتریں

دونڈی مکا نہیں کرتی ہے طیار ہی طعام

دعوت کریں قبول گدا کی سشہ انام

یہ سنتے ہی معاشہ ویں شاہ بحر و بر بولے صحابہ سے چلو سب لگ جسد تر
دعوت تمھاری کرتے ہیں جابر بنکو سیر کھا آؤ کھانا چل کے پھر آجانا کام پر

اصحاب سے یہ کہہ کے شہنشاہ انس جاں

جابر سے بولے بی بی سے کہہ دو اسی زماں

ہانڈی کو رہنے ویں وہ چڑھی دگیدان پر روٹی پکائیں ہنچوں میں جسد مکن پر
تعمیل حکم فرض ہے ہر انس جان پر جو نہیں حضور لائے یہ کلمہ زبان پر

اٹھ کر وہاں سے چلے فوراً سوئے مکاں

بی بی کے گوشزد کیا حکم شہ جہاں

بعد اسکے بولے بیوی سے جابر بنکو سیر سامان ہے طعام کا گھر میں قلیل تر

ہمراہ سبکو لائینگے سلطان بحر و بر ہراک سے کہہ دیا ہے اسیدم پکار کر

مکن نہیں ہو سیکے لئے مکتفی طعام

بولیں وہ بے خبر نہیں شاہنشاہ انام

بیوی جو دیکھیں انھیں تسکین جواب تشریف لائے خسرو ویں شاہ خوش خطاب

ہانڈی میں شہ نے ڈالا وہن کا معالعب فرمایا پھر خمیر کو بھی اس سے فیضیاب

جابر سے بولے پھر یہ شہنشاہ انس جاں

اوراک پکانے والی بلا لوتھ اسزماں

جب کھانا پک چکے مجھے فوراً کرو خبر ہانڈی کو رہنے دو یونہی تم دگیدان پر

جب گوشت لاؤ لاؤ اسی سے نکال کر برکت کرے گا کھانے میں خلاق بحر و بر

یہ کہہ کے پھر کھلانے لگے شاہ ویں طعام

کھایا ہراک بشر نے باسوگی تمام

دعوت میں یکہزار تھے اصحابِ خوش سیر اور پونے چار سیر وہ آرد تھا سر بسر
کھانے میں پر خدا نے کی برکت کچھ اس قدر اتنا ہی کھانا بچ گیا تھا جتنا پیشتر

افدرے فیض آب وہاں شہ انام

کھائیں ہزار شخص۔ رہے اتنا ہی طعام

جب خود بھی کھانا کھا چکے سلطان انوس جا خندق پہ فوراً آگے با فوج غازیاں
خندق کنی شروع ہوئی جو نہیں سی زماں اک سنگ ایسا سخت نکل آیا ناگہاں

جسکا کہ توڑنا ہوا اصحاب کو محال

جسکی شکست سے ہوئے عاجز وہ خوشخصال

یہ دیکھ کر پہنچ گئے سلطان جس رو بہ اک تیشہ مارا اپنے اس سنگ سخت پر
اک ٹلٹ علیحدہ ہوا اسکا جو ٹوٹ کر اک برق چمکی آئے مکاں شام کے نظر

بولے یہ دیکھ کر پس بکیر شاہ دیں

بخشے گا ملک شام خدا مجھ کو بالیقین

ضرب دوم پہ چمکی پھر اک برق زود تر فارس کی جس سے آئیں عمارات سب نظر
بکیر کہہ کے بولے یہ فوراً شہ بشر فارس بھی دے گا مجھ کو خداوند بجزو بہ

سہ بارہ سنگ پر جو پڑا تیشہ جناب

صدے سے ضرب کے ہوا صد پارہ وہ تباہ

پھر اس سے نکلی برق تو شاہنشاہ زمین تجیر کہہ کے بولے کہ اے حامیانِ من

بخشے گا بالیقین ہیں خلاق ذوالمنن شام اور فارس آسا لہی کشتور بمن

آتی ہیں سب وہاں کی عمارات بھی نظر

دیکھی تھیں جیسے شام کی فارس کی پیشتر

اسدم کیں اپنے جو یہ پیشینگوئیاں پوری ہوئیں سب عہد عمر تک بے گماں
تھاق کو پاس قول شہنشاہ انس جاں پورا نہ کرتا کیوں اسے وہ ضائقاں
نکلا تھا گو زبان شہ انس جاں سو وہ
رکھتا تھا پر علاقہ خداے جہاں سو وہ

پیشینگوئیاں
کا پورا ہونا

خندق کنی میں محو ادھر تھے شہ جہاں کے سے آرہی تھی ادھر فوج کا فرا
نزد مدنیہ پہنچے جو نہیں سارے ملجاں بولا یہ تھی سے ابوسفیان اس زماں

کر لو بنی قریظہ کو تم جا کے ہنجاں
تا انکی قوم بھی ہو تمھاری شریک حال

یہ سنتے بنا چلا طرف کعب وہ لعین تھا وہ بنی قریظہ کا سردار بہترین
آواز اس لعین کی اسنے سنی جو نہیں مانع ہوا مکاں میں بھی آئیے اولیں
بولا جب اپنی قوم کو یہ کر چکا تہا

آیا ہے میری سمت کہ ہوں میں بھی رسیا

لیکن وہ تھا فریب میں مشہور خاص عام باتوں میں اسکی آگیا آخر وہ بد قوام
دروازہ کھولالے گیا گھر با صد احترام وعدہ کیا مدوکا وہاں حاصل کلام

عہد اس سے کر کے آیا سوئے قوم فتنہ گر

سنتے ہی باندھی اسنے بھی امداد پر کر

خندق جو کھد گئی طرف سید البشر غازی ہر ایک ہو گیا آمادہ جنگ پر
تنظیم میں جو محو ہوئے شاہ بحر و بر خندق کے پاس آگئے کفار بد سیر

دیکھا جو اسکو آگئے حیرت میں سب لعین

خندق عرب میں کھدتی نہ تھی جنگ میں کہیں

خندق کے پاس ہی ہوئے آخر وہ خیمہ بن لڑتے تھے تیرو سنگ سے اعدائے پر فتن
بڑھ بڑھ کے حملے کرتے تھے سمیت زمین خندق کے پھاند نے میں کوشاں بجائے دن

پر غم میں نہ ہو سکے اپنے وہ کامیاب
مسلم بھی تیرو سنگ کے برسائے تھو سحاب

اکبار سب لعینوں نے یورش کی اسقہ قاصر رہے نمازوں سے سلطان مجرب
دن بھر مدافعت ہی پہ باندھے رہے مگر جب بعدِ ثلث شب ہے اعدائے بدسیر

اسوقت مطمئن ہوئے شاہنشاہ حجاز
ترتیب سے ادا کی ہر اک فاتیہ نماز

عمر سے عبود جو تھا مرد لیر تر نازاں تھے جسکی ذات پہ کفار بدسیر
کہتے تھے جسکو کافی ہے یہ اک ہزار پر وہ تنگ اک مقام پہ خندق کو دیکھ کر

عمر سے عبود
کا قتل ہونا

فوراً ہی آیا پھاند کے نزدیک شہ عرب
آتے ہی شاہ دیں سے مبارز کیا طلب

بولے یہ سنتے ہی اسد اللہ سے نبی لے ذوالفقار اور دکھا شان حیدری
حافظ ہے تیری جان کا وہ قادر قوی ہوگی تجھی کو فتح بتائے ایزدی
یہ سنکے لی علی نے معاشہ سے ذوالفقار

نخلے پئے مقابلہ خصم نابکار

بچے مقابلے میں جو اللہ کے اسد جو نہیں پڑی نگاہ ہنسا ابن عبود
بولاکہ تم بچا بھی سکو گے ہماری زد فرمایا ہاں خدا نے اگر کی مری مدد

پایا جناب سے جو دلیرانہ یہ جواب

بولاترے پردے سے محبت تھی بحیاب

پس تو مرا بھیتجا ہوا اے نکوسیر تجھے لڑوں ہے میری حمیت دورتر
یہ سنکے بولے اسے علی ہو کے بے خطر باندھی ہے میں جنگ پہ حق کے لئے مکر

پس میں تو چاہتا ہوں کہ تجھ سے کروں ال

حق کی رضا کیواسطے نوں تیرا ہے حلال

یہ کہہ کے اس سے بھڑکے فوراً ہی مرتضا بھڑتے ہی آپ پر کیا دار اسنے تیغ کا
دار اسکا روک لینا کب سان امرتھا دو ٹکڑے ڈھال ہو گئی مجروح سر ہوا

بچر بھی سنبھل کے شیر خدانے کیا وہ دار

سرکٹ کے دور پہنچا۔ گئی جان سوئے نار

آیا ز میں پہ جب تن عمروے نابکار از بس گراں تھا گرتے ہی اٹھا معانجا
اب حال زدگہ کہ جو تھا سب پہ اشکجا اٹھکر ہوا غبار ز میں اسکا پر وہ وا

اسوجہ سے تھے فکر میں سب صاحبان میں

دست دعا اٹھا تھا سوئے رب عالمیں

آئی مگر جو کانیں تکبیر کی صدا سمجھے علی کو فتح ہوئی۔ شاہ دوسرا
طبقہ مجاہدین کا حد درجہ خوش ہوا بحرالم میں ڈوب گئے سارے اشقیاء

دلپر ہراک کے ہیبت اسلام چھاگی

تصویر مرگ سامنے آنکھوں کے آگئی

گو ٹوٹی اس وقوعہ سے کفار کی مکر تعداد میں مگر تھے وہ اسدرجہ بیشتر
خائف تھے مسکین بھی کثرت کو دیکھ کر پس چاہا شہ نے ہوں متفرق وہ بدسیر

اسواسطے فرازہ وغطفان سے ساز باز

اس شرط خاص پر لگے کرنے شہ حجاز

امداد سے قریش کی گرائے تم کو عار راہ وطن ابھی کرو سب مل کے اختیار
 خرمونکی ہوگی جتنی مدینے میں پیداواں ثلث اسکا تلو دینگے کرو اسکا اعتبار
 یہ سنکے وہ قبیلے تو راضی ہوئے مگر

انصار بولے ہم نہیں راضی اس امر پر

وہ کر رہے نہ کفر کی حالت میں جبکہ ہم اسلام لانے پر نہ کرینگے سروں کو خم
 خرموں کی جا یہ ہوگی یہ تیغ و دو دم علم لڑنے میں وہ ہیں بیش تو ہم بھی نہیں ہیں کم

جب تک ہمارے جسم میں باقی ہو جان زار

خرموں کا ثلث ہم سے نہ پائیں گے زینہار

یہ بات سنکے بولے دو عالم کے دستگیر کفار اک کماں سے چلاتے تھے تمہے تیر
 پس انکا انشفاق تھا اک امر ناگزیر سوچی گئی اسی سے یہ تدبیر و لپیڈیر

پر میری رائے سے نہیں تم کو جو اتفاق

مجھکو بھی کچھ ضرور نہیں فسر انفاق

لیکن نعیم جو کہ تھے مسعود کے سپر غطفانیوں کے تھے وہ عزیز قریب تر
 پوشیدہ دین حتی سے ہوئے جو نہیں بہرہ ور حضرت سو بولے آپا جازت دیں مجھکو گر

پھیلا دوں میں نفاق ان اعدا کے دریاں

اسلام سے مرے نہیں واقف یہ مشرکاں

پاتے ہی اذن شاہ نعیم نکون شاں سوے بنی قرظیہ اسی دم ہوئے رواں
 جاتے ہی انسے بولے مجو گر اسرماں بے جنگ ہی قریش ہوں اپسے سو مکاں

تو نقض عہد کے عوض اک روز مسلین

لڑ لڑ کے تلو نتم ہی کر دینگے بالیقین

بولے یہ سنکے وہ کریں کیا ہم اب سزماں دیکھے صلاح آپ ہی کچھ بہر حفظ جاں
بولے جو اب ان سے نعیم نکو شاں غطفان اور قریش جو سب جمع ہیں یہاں

ان سے کہو بطور ضمانت مرے قریں

بھیجیں وہ اپنے چند پسریا عائدیں

تاجکہ تمہ پہ حملہ کریں آ کے مسلین اپنوں کے پاس ہوں تمہارے وہ سب معین
یہ رائے سنکے خوش ہوئے بیڑہ مشرکین دل سے ہوئے نعیم کے ممنون بالیقین

طیار کر چکے انھیں جب وہ اس امر پہ

بہنچے سوئے قریش نعیم نکو سیر

جا کر کہا قریش سے کچھ تمکو ہے خبر غطفان مل گئے ہیں محمد سے سرسبر
اور متفق ہوئے ہیں تو اس شرط خاص پہ سردار کچھ تمہارے کراویں وہ قید اُدھر

پس تمکو پاپیے کہ رہو ان سے ہوشیار

ورنہ کرینگے تم سے دغا وہ دغا شعار

یہ کہہ کے ان سے وہ سو غطفان پورواں جا کر کیا وہاں بھی آنھوں نے یہی بیاں
طرح نفاق ڈال کے فارغ ہوئے جس آں بھیجا قریشیوں نے یہ پیغام اسی زماں

کہد و بنی قریظہ سے مقصود ہے جو جنگ

پہنچیں مری مدو کو اسی دم وہ بید رنگ

پہنچا بنی قریظہ کی جانب جو یہ پیام پاسخ ملا بقول نعیم خوش انصدام
سننے ہی اسکو سب ہوئے غصہ سو سرخ نام قاصد ہو بولے دور رکھیں یہ خیال خام

کنے پہ انکے ہوئے نہ ہم لوگ کار بند

ہرگز یہ انکی شرط نہیں ہے ہمیں پسند

پہنچا بنی قریظہ کی جانب جو یہ جواب نار غضب پہ ہو گئے سنتے ہی وہ کباب
بولے نعیم نے کئے احسان بے حساب ورنہ مال ہوتا ہمارا بہت خراب

اب انسے ہوشیار رہیں جملہ خاص عام
کوئی نہ جائے پاس بچھایا کریں وہ دام
خوں کر چکی تھیں آس کا نا اتفاقیوں عرصے سو گھر بھی چھوڑی ٹپڑی تھو وہ سب ہا
ہونے لگی تھی سردی بھی شدت سے اسرنا آئی ہوا بھی بن کے عذاب انہی ناگہاں
تکلیفیں اتنی پہنچیں تو تنگ آئے اسقہ

عازم ہوئے قریش پلٹ جائیں اپنے گھر
جس شب تھی باد تیز مسلا لعینوں پر خیموں کی رسیاں گئی تھیں ٹوٹ سرسبر
گھوڑے بھی کھل کے کرتے تھو پالانکے سر کھانا پکانا ہو گیا تھا امر سخت تر

اصحاب سے یہ بولے رسول کو خصال
احزاب کا ذرا کوئی دیکھ آئے جا کے حال
ابن الیماں جو جانے لگے ہو کے منتخب بولے یہ انسے خسرو دیں سید عرب
کرنا نہ چھڑے چھڑ کسی سے بلا سبب سردی سے ہر بلا سے بچا گیا تکو رب

لیکر جو وہ دعائے شہ میں ہوئے رواں
چاہئے خیمہ تھا ابوسفیان کا ہماں
بیٹھا ہوا تھا خیمے کے باہر زمین پر جلتی تھی آگ تاپ رہا تھا وہ بدسیر
چپا ہوا تھا تیر ماریل سے ایک تاک کر پر تھا خلاف حکم شہنشاہ بکرو بہ
باز آئے بس اسی سے حذیفہ بن الیماں
ورنہ نشانہ تیر کا بنا وہ بے گماں

عزم اپنا منسوخ کر چکے جو نسیم بن الیہا بولا قریش سے ابوسفیان بدگماں
دھوکا بنی قرظہ نہ دیتے گراسرماں ایذائیں ہر طرح کی اٹھاؤ نہ یوں یہاں

تہا مقابلے میں نہ ہم ہوں گے کامیاب
دیتے ہیں حکم کوچ کاراہی ہوں شیخ و شاب

یہ سنکے واپس آئے حدیفہ بن الیہا حضرت سے بولے جاتے ہیں اے اجاتا
فرمایا سنکے شاہ رسل نے یہ کافراں اب ہمہ چڑھ کے آنہ سکیں گے کسی ماں

پورا ہی حق نے کر دیا یہ قول شاہ میں
پھر چڑھ کے آسکا نہ گروہ فحاصمیں

مکے کی سمت کر گئے جب کوچ اہل شر آئے سوئے مدینہ پلٹ شاہ مجرب
بٹھے ہی تھے مکا نہیں ہتھیار اتار کر روح الامین آئے حضور شہ بشر

کننے لگے حضور سے اے شاہ دو جہاں
حملہ بنی قرظہ پہ کیجے اسی زماں

فوراً سنا کے حکم خداوند بے نیاز بولے یہ مسکین سے شاہنشاہ جاز
جلد عازم جہاد ہوں مردان پاکباز منزل پہ اپنی جا کے پڑھیں عصر کی نماز

کچھ نے یہ حکم پا کے بھی کر لی ادا صلوات
سمجھے وہ جلد پہنچیں نہیں اور کوئی بات

کچھ نے وہاں پہنچ کے ادا کی قضا صلوات عامل ہوئے حکم شہنشاہ کائنات
ظاہر ہوئی جو آپ پہ ان لوگوں کی یہ بات کچھ مقرض ہوئے نہیں آں منع الصفات

دیکھا تو اجہاوی خطا تھی باری سبب
خامش رہے شہنشاہ دین سید عرب

پہنچا جو نہیں وہاں یہ گروہ مجاہدیں آئے محاصرے میں اسی دم وہ ملیں
تنگ آئے دو ہی ہفتے میں سردرچہ لعلیں و شوار زندگی ہوئی ان سب پہ بالیقین

بد عہد یوں کی پاگئے اپنی جو وہ سزا

گھبرا کے کی پھر آپ سے یوں سب ڈالتا

سعد معاذ جو کہ ہیں سردار اوسیاں جو حکم دینگے مانیں گے اسکو بدل بجاں
کہنے کو انکے مان کے سلطانِ دو جہاں بولے بنِ مواذ سے دو حکم اسی زماں

کی عرض اُنھوں نے سنے یہ حکم شہِ انام

مردوں کو قتل کیجئے نیچے بنسیں غلام

عورت لوندیاں بنیں ہو ضبط سارا مال بد عہد و نکا شہنشاہیں ہو یہی مال
یہ سنکے سارے مرد و نکا انکے ہوا قتال لوندی بنیں تمام زنانِ زربوں خصال

لڑکے بنے غلام ہوئی ضبط جانڈو

یوں نیست کر دئے گئے وہ بانی فساد

سب مال و زر بچکم خداوند ذوالکرم فوراً مجاہدیں پہ کیا شہ نے منقسم
فارغ ہوئے اس امر جو جب سید امم آئے پلٹ مدینے کو با فرحت اتم

فاتح ہوئے جو انکرم رب دو جہاں

لائے سپاس و شکر بجا سب مجاہداں

اس سال ہی شامہ مشرف بدیں ہوا بی جویریہ سے عقدِ شہِ مرلیں ہوا
طبقہ زنانِ حرہ کا پردہ نشیں ہوا پیش افک کا وقوعہ غم آفریں ہوا

پہ بگینہ تھیں عالیشانہ صادق الکلام

خلاق دو جہاں نے کی تروید اتہام

شامہ کا قبول اسلام
بی جویریہ کا عقدِ شہ
واقعہ افک

دیکھا رسول پاک نے اک ات کو یہ خواب
 عمر ادا کیا گئے مکے کو آنجناب
 اصحاب نے سنا جو ہوئے سب پراضطراب
 طیاری سفر میں ہوئے خوشخوشاب
 دیکھا جو شہ نے سب کو ہیں آمادہ سفر
 لیکر سبھوں کو چل دئے مکے کی راہ پر

پہنچے جو نزد مکہ شہنشاہ بحر و بر
 بولے قریش آنے نہ دینگے انھیں اور
 جب پہنچے آپ مکے کے نزدیک سرسبر
 قصدا شترنی بیٹھ گئی فرش خاک پر

بولے یہ حال دیکھ کے اصحاب اسرماں

پہلے تو بیٹھتی نہ تھی یہ اسے شہ جہاں

جب سب اٹھانے تو بولے شہ بشر
 مامور یہ شترنی ہے امرالا پر
 کوشش عبث ہو اسکے اٹھانے کی سرسبر
 اٹھیں گی دیکھا حکم جو خلاق بحر و بر

عہد احترام کعبہ کا جب کر چکے جناب

اٹھی شترنی آپ کے فرماتے ہی شتاب

اٹھی جو نہیں شترنی بحکم شہ انام
 ہٹ کر حدیبیہ پہ کیا آپ نے قیام
 ٹھہرے وہاں جو جا سکے رسول فلک مقام
 پانی کنوئیں میں کم تھا معا ہو گیا تمام

دیکھا جو نہیں یہ حال صحابہ اسی زماں

اک ظرف آب لینگے نزد شہ جہاں

کی عرض آب باقی ہوا تھا ہی ایجناب
 لازم ہے جلد کیجئے کچھ انتظام آب

یہ سنکے ڈالیں لنگیاں اس آب میں شتاب
 کل گھائیوں سے جاری ہوا آب جیسا ب

فرما رہے ہیں حضرت جابر بنکو شعار

ہوتا نہ کم کبھی جو بشر ہوتے سو ہزار

قلت ہوئی پھر آب کی اکبار حبت ہاں منگوا کے آب بہر وضو شاہ دو جہاں
بیٹھے کنار چاہ وضو کو اسی زماں فارغ ہوئے اس امر سے حبت ہاں

کلی کی آنجناب نے ماہین ظرف آب
پہرا سکو چہ میں ڈالکے مانگی وعاشتاب

جو نہیں دعا کی جاری ہو آب اسقدر سیراب آدمی ہوئے اور سارے جانو
جب تک وہاں مقیم رہے شاہ بجز بے تھلیل آب پیش نہیں آئی ذرہ بھر

ادنے ہو معجزہ یہ اس عالم پناہ کا
باعث وجود جس کا ہوا اس کا رگاہ کا

کچھ دن رہا وہاں جو قیام شدہ نام اک کافر آیا مکے سے اک دن بدیل نام
بولاتے ہیں جنگ پہ مکے کے خاص عام کرتے ہیں جمع فوج یہی روز و شب ہو کام

یوں یہ سنکے حضرت سلطان بجز بے

عمرے کو آیا ہوں نہیں آمادہ جنگ پہ

کہد و قریشیوں سے یہ جا کر مرا پیام اک عرصہ کیلئے جو کریں صلح خاص عام
اس دور تک لڑائی کا لوگنا نہ اسے نام اوروں سے جنگ ہوگی جو ہوا نہ فتح تمام

چاہیں تو انکی طرح اطاعت کریں قبول

مجبور انھیں کرے گا نہ اللہ کا رسول

پائینگے مجھ پہ فتح جو اعدائے بدسیر ہوگا نہال آرزو انکا بھی بارور
یہ سنکے پہنچا جانب مکہ وہ زود تر جا کر کہا پیام شہنشاہ بجز بے

لیکن ہوئے قریش نہ کچھ اسہ کار بند

منسحقے وہ فساد ہی آیا انھیں پسند

پھر آیا نرودشہ بن مسعود بد قوام کرنے لگا حضور سے بد بخت یوں کلام
موجود ہیں جو پاس تھا اسے یہ خاص عام وقت مصیبت آ نہیں سکتے کبھی بھی کام

پس بھول کر بھی کرنا نہ ان پر تم اعتماد

بھائی گنگے تم کو چھوڑ کے یہ سب دم فساد

یہ سنکے غصے سو ہوئے صدیق سرخ فام نکلا زباں سے آپکی ناگفتہ بہ کلام

سننے ہی جسکو بولا وہ مرد بد اختتام ممنوں نہ ہوتا تیرا تو دیتا جواب تام

صدیق سے یہ کہہ کے بڑھنا سوئے شاہیں

دل میں تھا عزم قتل شہنشاہ مرلیں

حضرت کی سمت بڑھتے ہوئے اسکو کھچکر واقف ہوئے ارادے سے اصحابِ باخبر

فرمایا اب نہ بڑھنا سوئے شاہِ بحر و بر ہم سب سمجھ گئے ہیں ترا عزمِ مستتر

بیچھے ہٹا یہ سنتے ہی فوراً وہ بے حجاب

سمجھا میں نے عزم میں ہو گانا کامیاب

جانے لگا جو مکہ کی جانب ہزشت کام مثل بدیل اس سے بھی شہ نے کیا کلام

پہنچا جو مکہ لیکے شہ دیں کا وہ پیام بولا قریش سے ہو تمھارا خیال خام

تم جنگ کر کے اپنے نہیں ہو گے فتحیاب

انجام کار ہوگی نہرِ مکتب لصد حجاب

دیکھے ہیں میں نے گرچہ بہت شاہ و شہزادہ لیکن مجھ آسا نہیں پایا باوقسار

اصحابِ نیکے سب ہیں مطیع اور جاں نثار فطرت میں ہیں ارسطو و لقمان سو ہوشیار

پیدا ہوا تھا قتل کا دلیں مرے خیال

وہ سب سمجھ گئے نہ ہوئی پھر مجھے مجال

پھر عودہ انکو صلح کی دینے لگا صلاح بولا کہ خوں بہانا نہیں اند لوں مباح
مد نظر ہے تمکو اگر قوم کی فساد سمجھو مال جنگ بدل ہے پراقتباس
کہنے پہ گور چلو گے مرے تم سب اے قریش
محفوظ ہر بلا سے رہے گا تمھارا جیش

کرتا تھا عودہ گفتگو اس طرح جب دھر فاروق سے یہ بولے شہنشاہ بکرو بر
بھیجوں سوے قریش سفارت پاک بشر پس تم اس امر خاص کو انجام دو عمر
بولے یہ سنکے حضرت فاروق خوش اس
وہ سب مرے عدو ہیں کریں گے نہ میرا پاس

یہ سنکے شورہ خواہ ہوئے جب شہ بشر اصحاب بولے جائے وہ اس امر خاص پر
جسکا قریش پر ہوا ک سے سوا اثر خویشاں و ربا بھی جسکے ہوں انہیں زیادہ تر
ان سب امور پر جو کی ہر ایک نے بگاہ
عثمان بنے سفیر شہنشاہ دیں پناہ

بن کر سفیر بنے جو عثمان خوش سیر فوراً انھیں سنایا پیام شہ بشر
یہ سنکے بولے آپ سے وہ صاحبان شر ہرگز نہ آنے دینگے محمد کو ہم ادھر

ہاں تم جو چاہو کرو ادا عمرہ اسزماں
مانع نہ ہوگا تمکو گروہ و قریشیاں
بولے یہ سنتے ہی وہ سفیر نکو صفات کیونکر ادا ہو عمرہ بلا فخر کائنات
کرتے ہی تھے سفیر شہ دین ہاں یہ بات بولے رسول پاک سے اصحاب نیکذات
عثمان تو کریں گے ادا عمرہ بیگان
ہونگے بیک کر شہ و دو کارانے اسزماں

یہ سنکے مسلمان سے بولے شہر جہاں عمرہ ادا کرینگے اکیلے نہ وہ وہاں
 اتنا ہی کہنے پائے تھو سلطان انوس جا عثمان کے قتل کی خبر آئی اسی ماں
 اعدا کے پاس بھیجے گئے تھو وہ خوشخطاب
 پس آگیا خبر کا ہراک کو یقین شباب

گوش شہر انام میں پہنچی جو یہ خبر ظاہر ہوا جلال رخ آنجناب پر
 جانیٹھے جس مقام پہ سمرہ کا تھا شجر حضار سے جہاد کی بیعت لی زود تر
 جب کرچکے یہ کام شہنشاہ مرسلین
 اصحاب سے یہ بولے وہ راسل مجاہدین

عثمان بھی گئے ہیں بکار خدا ادھر یار و پھر اس شرف سب وہ کیوں ہونہ بہرہ
 یہ کہہ کے دست چپ کر رکھا دست راست بیعت میں یوں کی شرکت عثمان خوش سیر
 بیعت ہراک نے کی تھی باخلاص سزماں
 سجد ہوا خوش اکیلے خلاق دو جہاں

مشہور اسی سے بیعت رضواں ہے اسکا نام قرآن میں آئی ہے توصیف لا کلام
 بیعت جنہوں نے کی ہو بدست شہر انام کہتا ہے انکے بارے میں خلاق ذوالکرام
 دلیں خلوص رکھتے تھے وہ سب بایں نظر
 نازل ہوئیں طمانیت و فرج قلب پر

نعمت کا اتنے ہی پہ نہیں ہوگا اختتام دو گنا میں عنقریب انھیں ایک فتح تمام
 جس میں ملینگے انکو عنام بھی لا کلام ہونگے ہر ایک طرح غرض فائز المرام
 وہ فتح جسکا وعدہ کیا حق نے اسزماں
 وہ فتح فتح غزوہ خیبر ہے بیگماں

مکے میں پہنچی بیعت رضواں کی جب خبر ڈر کر قریش ہو گئے آمادہ صلح پر
آیا سہیل خدمت حضرت میں دوڑ کر کہہ گئے لگا ہو صلح اگر صلح نظر

لازم ہے ہو ہماری شرائط پہ کار بند

جو کچھ کہیں کرو بدل و جاں اُسے پسند

یہ سنکے بولے سیدوں شاہ انس و جاں شرطیں کر دسب اپنی مرے سامنے بیاں
بولایہ سنکے شہ سے سفیر مخاصماں قاکہ رہے گی صلح یہ دس سال بگیاں

اس درمیانین ہے فریقین کو مجاز

جائیں ہر اک مقام پہ بے فرق و امتیاز

دیگر قبیلوں کو دیا جاتا ہے اختیار ملجائیں تم سے یا کہ وہ سمجھے ہوں ہسکار
جو اس زمانے میں بنے گا جسکا دوستا حق اسکا اسکے ساتھ کیا جائیگا شمار

اس سال مسلمین بیٹ جائیں اپنے گھر

آئندہ سال عمرہ کریں آکے بے خطر

پہر اسلحہ لگا کے نہ آئے کوئی لشکر ہنگام عمرہ رکھے لحاظ اسکا خاصکر
گر حفظ جاں کی واسطے لائے دم سفر چھوڑ آئے آتے وقت اُسے جا قیام پر

ورنہ صلح کے ساتھ جو آنا یہاں محال

انسب نہیں کسی کو کرے اس میں قیل قال

ایماں لائے تم پہ قریشی کوئی اگر واپس کرو اسے پسلیاں تم اسکے گھر
مسلم بگڑے کے تم سے کوئی جائے گر ادھر مختار ہیں قریش اُسے روک لینے پر

یہ شرطیں سنکے ہو گئے راضی شہ جہاں

فرمانی صلح نامہ کی تکمیل اسی زماں

شرط آخری سے حضرت صدیق کے سوا راضی نہ تھا توئی بھی صحابی حضور کا
 مابین بچش ہوتے تھے فاروق باصفا پاساوب نے پر سر تسلیم خم کیا

فارغ ہوئے اسل مر سے جب شاہ بجزوب

آئے حدیبیہ سے پلٹ فوراً اپنے گھر

سے سورہ فتح فارغ ہوئے جو صلح سے سلطان بجزوب حق نے نزول فتح کیا آنجناب پر

پھر تو صحابہ سے لگے کہنہ شہ بشر فتح میں سے حق نے کیا ہجو بہرہ ور

یہ سنکے بولے آپ سے اصحاب سزماں

اس صلح سے تو و بنا ہے اسلام کا عیاں

یہ سنتے ہی صحابہ سے بولے شہ انام لاریب راست کتاب ہے خلاق ذوالکرام

دیکھو گے تم شرائط اعدائے بد کلام کسکے لئے مضر ہوئیں کس کا بنایا کام

آخر کہا تھا آپ نے جو کچھ وہی ہوا

شرمندہ اپنی شرطوں سے ہر مدعی ہوا

اب جو قریشی لاتا تھا ایمان آپ پر کرتے تھے واپس اسکو شہنشاہ بجزوب

رہتا تھا حب قریش میں جا کر وہ خوش سیر پڑتا تھا اسکی صحبت و تبلیغ کا اثر

اس سلسلے کی عمر ہوئی جو نہیں کچھ دراز

کفار تین سو ہوئے ایماں سے سرفراز

اعدائے کامیابی شہ پر جو کی نظر محبوب و شرمسار ہوئے حد سے بیشتر

بھیجا معا سفیر سوئے سید البشر تا شرط آخری سے کریں آپ درگزر

لیکن حضور والا نے مانی نہ ان کی بات

امر خلافت عہد تھا اک امر واپیات

بارش کے واسطے اسی سن میں شہ جہاں عارض ہوئے بدرگہ خلاق دو جہاں
دست دعا اٹھاتے ہی فوراً اسی زماں بارش کی حق نے خوب بالطف بکراں
اس سال ہی کسوف کی شہ نے پڑھی نماز

اسپ شتر کی دوڑ ہوئی بہر امتیاز

اک سال کا جو عرصہ گیا صلح کو گزردے کے کو بہر عمرہ چلے سید البشر شہ سحری
تھے دو ہزار مسلمین حضرت کے ہمسفر اعدا کو جو نہیں آبد شہ کی ہوئی خبر ادا سے عمرہ

کر کے مقفل اپنا وہ سب بدگھر مکاں

کوہ ابرقہ میں پہنچے اسی زماں

کرنے لگے معائنہ حال مسلمین آئی پسند بہتوں کو تعلیم شاہدیں کفار کا حالات
فارغ ہوئے جو عمرے سے سلطان مسلمین آئے پلٹ مدینے کو با فوج مومنین

اعدا پہ اس سفر کا بہت ہی بڑا اثر

آمادہ سیکڑوں ہوئے ایمان لانے پر

سیف الہ حضرت خالد بن کوسیر عمروے عاص اور بن طلحہ سے نامور
دین خدا سے خود ہوئے آکر جو بہرہ ور یہ تینوں شخص تھے متاثر شدہ بشرہ

ایماں سے انکے قوت کفار گھٹ گئی

یا یوں کہو نعینوں کی قسمت پلٹ گئی

اس سال ہی کی آپ نے ترسینا حجات قاصد گئے بسبت سلاطین کائنات
عمرو بن امیہ ضمری کو صفات راہی ہوئے بجانب سبب ناشی نیکذات

مطلب تھا ان خطوط کی ترسیل کا یہی

سارا جہاں قبول کرے ملت نبی

Marfat.com

کفار کا حالات
مسلمین کی حکمت امتیاز
حضرت خالد بن کوسیر
ابن طلحہ کا قبول اسلام

ترسینا حجات
بسبت سلاطین

پہنچے وہاں جو حضرت عمرؓ نے خوش سیر نجاشی کو دیا خط شاہنشہ بشر
 لکھا تھا اس میں ولت دیں سے ہو بہرہ ور بھیجو مہاجرین کو زراں بعد زود تر
 لیکر بعظمت اسنے خط شاہ دو جہاں
 تعمیل حکم شاہ کی فوراً اسی زماں
 یعنی ہوا وہ اولاً ایماں سے بہرہ ور بعد اسکے لایا ساری رعایا کو دین پر
 دیں کر چکی قبول جو نہیں وہ تمام تر تحفے کئے اکٹھا پئے شاہ بحر و بر
 فارغ ہوا اس امر سے جب وہ نکو نہاد
 واپس کیا سفیر کو سوکے شہر عباد
 چلنے لگے وہاں سے جو عمر و نکو نشاں نجاشی نے کہا کہ پہنچنا جو تم وہاں
 کہنا پس سلام حضور شہ جہاں پہنچا ہی چاہتے ہیں مدینے مہاجر اں
 بے فکر و مطمئن رہیں آں سید العباد
 آرام سے یہاں بیٹھیں ارباب خوش نہاد
 قیصر کے پاس وحیہ کلبی نکو نشاں مکتوب شاہ لیکے اسی دن ہوئے زراں
 پہنچے دمشق میں جو یہ پیک شہ جہاں پائی خبر ہیں ہے شہ روم اسزماں
 پہنچا یا پس وہ نامہ سلطان بحر و بر
 مرعوب ہو گیا جسے سنکر وہ سر بسر
 ٹھہرا کے پھر سفیر کو با جاہ و احترام فوراً عمائدیں سے کیا اپنے یوں کلام
 دیکھو ہو کاروان عرب کا اگر قیام لاؤ ہمارے پاس آسے۔ جلد ہو یہ کام
 یہ حکم سنکے دوڑے ہراک سمت مخبراں
 آخر کو مل گیا ابوسفیاں کا کارواں

قیصر کے پاس پہنچے جو سب اہل روموں بولا معاً ہی ان سے وہ سرتاج رومیوں
ایسا بھی کوئی آدمی ہو تم میں تاجراں جس سے کہ ہو قرابت پنہیر زماں
دے گامرے سوالوں کا کافی وہی جواب
ڈالے گاروشنی وہی حالات پرشتاب

یہ سنتے ہی بڑھا ابوسفیان بدسگال بولا میں اقربا سے ہوں آشاہ خوشخصا
یہ سنکے قبل اسکے کہ کرتا وہ کچھ سوال ہمراہیوں سے اسکے کہا رکھو سب خیال
پاسخ جو دے یہ میرے سوالوں کا ناصواب

لازم ہے مطلع کرو تم سب مجھے شباب
پوچھا پھر اس نے ابوسفیان سے کہ کہریاں کیسا محمد عربی کا ہے خاندان
کہنے لگا یہ سنکے وہ سردار مشرکان دونوں طرف سے ہو وہ نجیب لے شہ زماں
یہ سنکے اس سے پھر کیا قیصر نے یہ سوال
بعثت سے پہلے اسکی صداقت کا کیا تھا حال

یہ سنتے ہی دیا ابوسفیان نے جواب صادق ہو کذب کوئی سو رکھتا ہوا جتنا
یہ سنکے اس سے پھر کیا قیصر نے یوں خطاب شاہی سے بھی ہوا کوئی جد اسکا بہرہ یا
بولایہ بات سنکے وہ سردار ملحدان
شاہی سے منتخز تو نہ تھے اسکے مورخان

یہ سنکے پھر کیا ابوسفیان سے یوں سوال گذرا ہے خاندان میں کوئی اسکا ہنجیال
بولایہ سنتے ہی ابوسفیان بدسگال اس اپنے ادعا میں ہو یہ شخص بے مثال
پھر پوچھا شاہ روم نے یہ بھی تو کہریاں
اہل روم ہیں یا غربا اسکے پیرواں

یہ سنتے ہی دیا ابوسفیان نے جواب ناوا رہی ہیں متعجب تھے ہیں ایجناب
پاکر جواب پھر کیا قیصر نے یوں خطاب بڑھتے ہیں پیرو اسکے کہ گھٹتے ہیں کہ کتاب

بولایہ سنتے ہی ابوسفیان بدسیر

پیرو ترقی کرتے ہیں ہر شام ہر سحر

یہ سنتے ہی کیا ابوسفیان سے خطاب دین اسکا لوگ ترک بھی کرتے ہیں و جواب

بولایہ سنتے ہی ابوسفیان بے حجاب پیرو کو پیروی سے نہیں ہوتا اجتناب

بولایہ سنکے آتی ہے نوبت جو جنگ کی

کرتا ہے فتحیاب کسے قادر قوی

بولایہ سنتے ہی ابوسفیان خیرہ سر گمہ اسکو فتح ہوتی ہوگا ہے ہمیں ظفر

کہنے لگا یہ سنتے ہی وہ شاہ نامور ایفائے عہد کا بھی وہ خوگر ہوئے خیر

بولایہ سنتے ہی ابوسفیان بدگال

اپنے ہر ایک عہد کار کھتا ہے وہ خیال

قیصر نے پھر کہا کہ وہ پیغمبر زماں تعلیم کن امور کی دیتا ہے کہ بیان

کی عرض کہتا ہو کرو اپوں سے نیکیاں فعل حرام کرنے نہیں پاتے پیرواں

دیتا ہے سب کو حکم صلوة و زکات کا

کہتا ہے ہر طریقہ یہی اک نجات کا

جب اپنے ہر سوال کا وہ پاچکا جواب قیصر نے یوں کیا ابوسفیان سے خطاب

گر ہے ہر اک جواب ترا صدق انتساب تو خاتم الرسل ہے وہی فخر شیخ و شتاب

میں پاؤ اسکے دھوتا جو ہوتا کہیں ہاں

جلد اسجگہ پہ ہوگا وہ اک روز حکراں

اک روز اہل تمص کو آخر کیا طلب جب آئے بولا سچے ہیں پیغمبر عرب
لازم ہے انکا دین کرو اختیار سب یہ حکم سنتے ہی ہوئے وہ لوگ پر غضب

چاہا جو نہیں یہ امر کہ برپا ہو شور و شر
قیصر معاً ہی تار گیا شکل دیکھ کر

کنے لگا تمھارا میں لیتا تھا امتحاں صد شکر پورا آترا ہر اک سہیل سزماں
یہ سنکے مطمئن ہوئے وہ سارے زمیناں اور سجدہ کر کے اسکو وہاں سے پورواں

جب یوں ہوا نہ عزم میں اپنے وہ کامیاں
تدبیر سوچی دوسری اسکے لئے شتاب

وحیہ جو تھے سفیر جناب شبہ انام ان سے کہا جو دین کا کرنا ہے تم کو کام
جا کر ملو تم اس سے ضفا طر ہے جسکا نام وہ عالم بزرگ ہے ذیجاہ و احترام
چلتے ہیں اہل تمص سبھی اسکے حکم پر

ایمان لایا وہ تو ہر اک ہوگا بہرہ ور

یہ سنتے ہی وہ سوئے ضفا طر پورواں جا کر سنایا حکم شہنشاہ انس و جاں
پوشش سفید اسنے بدل کر اسی زماں راہ کلیسا لی معاً اک خلق تھی جہاں
دی پہلے بعثت شدہ دیں کی اُسے خبر

پھر بولا ہو چکا ہوں میں یاں سے بہرہ ور

لازم ہے انکا دین کرو تم سب بھی اختیار پچھتاؤ گے گر آیا کہیں تکو ننگ عار
یہ ہیں وہی پیبر ذی جاہ و اقتدار بعثت کا جنگی لائے ہیں عیسیٰ بھی اشتہار

یہ سنکے اس قدر ہوئے وہ لوگ خشتناک

تیغ جفا سے کرو یا قصہ ہی اسکا پاک

قیصر کے گوشزد ہوئی جو وقت یہ خبر بولا سفیر شہ سے مجھے بھی ہو جائیگا ڈر
ایمان لاؤ نہیں جو تمہارے رسول پر زندہ نہ رہنے دینگے مجھے بھی یہ بدسیر

یہ سکنے واپس آئے سفیر شہ جہاں

آتے ہی سارا حال کیا آپسے بیاں

بھیجا گیا سفیر اسی دن بسبت شام پہنچا جو لکھے وہ خط شاہنشہ انام

اس ملک کا امیر تھا حارث سا بنظام خط دیکھتے ہی بگڑا وہ ملعون بحد تمام

کڑوا لچاک نامہ سلطان دو جہاں

اور قید میں سفیر کو بھیجا اسی زماں

سروار فوج سے کہا دو حکم تم شباب طیار جنگ کیلئے ہوں جملہ شیخ و شباب

قیصر کو خط لکھا۔ ہوں معین آپ بھی جنا تاہوں میں حملہ کر کے محمد پر فتحیاب

قیصر کے پاس پہنچا جو نہیں اسکا نامہ بر

قیصر نے لکھا اپنے ارادے سے توبہ کر

کرتا نہیں ہے دین اگر ان کا اختیار تو چاہئے کہ جنگ بھی تیرا نہو شعار

ورنہ مال سے توبہ ہوگا شمسار سمجھا رہا ہوں کرنا نہ یہ عزم زینہار

خط پاتے ہی سفیر کو ولوا کے زادراہ

رخصت کیا وہ آیا سوئے شاہ دیں پناہ

بھیجا گیا یامہ اسی روز نامہ بر پہنچا جو نہیں وہ لیکے خط سید البشر

خاطر سے پیش آیا وہ شاہ نکو سیر ہمراہ خط کے بھیجے تحائف نفیس تر

لکھا تھا اگر عرب پہ میں ہو جاؤں حکمراں

ایمان لاؤں آپ پہ بے شبہ و بیگیاں

پاکر جواب نامہ جناب شہ بشر بولے خیال خام ہے یہ اسکا سرسبز
مالک ہر ایک ملک کا ہے رب بجزوہر کیا اختیار مجھکو کروں منتقل ادھر

ہوتا جو میری ملک تو کرتا وہ یوں ال

ملوک ذوالجلال کو دے عبد ذوالجلال

پایا جو نامہ شہ وہ سید البشر حاطب نے بھی کیا اسی ن مصر کا سفر
پہنچے جو نہیں یہ نزد مقوس نکو سیر انجیل کی طلب خط حضرت کو دیکھکر

دیکھا جو اسمیں حلیہ و وصف شہ نام

حاطب سے بھی کیا اسی موضوع پر کلام

انجیل سے جو متفق ان کا ہوا بیان خاطر کے ساتھ شاہ ہوا انکا مینر باں

فانغ ہوا تو اضع حاطب سے جسزماں لکھکر دیا جواب خط شاہ انس جاں

لکھا تھا آپ واقعی ہیں آخری نبی

لیکن میں چھوڑ سکتا نہیں دین عیسوی

اک نچر سفید کہ دلدل تھا جسکا نام اک اونٹ اور چار کنیریں اور اک غلام

کچھ اور بھی ہدایا برائے شہ انام بھیجے بدست حضرت حاطب خوش ہتھام

لیکر وہ نامہ اور یہ تحائف وہ خوش سیر

حاضر ہوئے بخدمت سلطان بجزوہر

عبداللہ بھی روانہ ہوئے تھے اسی زماں ایراں کو لیکے نامہ سلطان دو جہاں

پر وزیر بد مشرت وہاں کا تھا حکمراں جا کر دیا جو اسکو خط شاہ انس جاں

پہلے تھا اسکے نام سے نام شہ انام

یہ دیکھتے ہی جل گیا وہ شوم زشت کام

کر ڈالا چاک نامہ سلطانِ دو جہاں باذان کو مین کا جو حاکم تھا اس زمان
 خط لکھا بھیج سوئے محمدؐ تو دو جواں لائیں پکڑ کے انکو مدینے سے جو یہاں
 یہ حکم پاک کے اسنے بہ تعمیل حکم شاہ
 بھیجے دو پہلوان سوئے شاہ دیں پناہ
 یہ دونوں حکم پاک کے جو راہی ہوئے ادھر رہ میں ملے دو دشمنِ جانِ شہِ بشر
 ابن امیہ و ابوسفیان بدسیر ان دونوں نے بتائیں تدا بیر خوبتر
 ہوتے ہی رخصت انے بالآخر وہ پہلوان
 پہنچے مدینے میں بحضورِ شہِ جہاں
 جسمِ رنجِ حضورِ پہ انکی پڑی نظر رعب انپہ چھایا دیکھتے ہی حد سے بیشتر
 کھولی زباں جو ڈرتے ہوئے عرض حال پر فرمایا شاہ دیں نے کل آنا دم سحر
 یہ حکم سنکے لوٹ گئے دونوں پہلوان
 ہنگام صبح آئے حضورِ شہِ زمان
 دیکھا جو ان کو بولے شہنشاہ بگرد بر تم دونوں خامشی سے پلٹ جاؤ اپنی گھر
 پرویز نے کیا عدم آباد کا سفر کشتہ ہوا رعایا کے ہاتھوں وہ بدسیر
 شیر و یہ تخت پر متمکن ہوا اب وہاں
 یہ سنکے واپس آئے معاً دونوں پہلوان
 کہی رہے تھے آکے وہ باذان سویاں شیر و یہ کا خط آیا اسی عرصہ میں ہا
 خط کے موافق آیا جو قولِ شہِ جہاں ایماں سے بہرہ ور ہوا باذان اسی زمان
 پھر کر کے سب رعایا کو ایماں سے بہرہ ور
 بھیجے تحائف آپکی خدمت میں بیشتر

ابن اُبی جو تھا رئیس المنافقین اور باطناً تھا دشمن سلطانِ مرلیں
بھڑکایا اس نے خیبر لوں کو زراہ کیں حتیٰ کہ اسکے کہنے میں آئے وہ سب لعین

غزوہ خیبر

قرب جوار میں جو تھے کفار بدسیر

باندھی انھوں نے بھی معا امداد پر کمر

پہنچی جو گوشِ سیدِ عالم میں یہ خبر
خیبر کے لوگ حملہ کرینگے مدینہ پر

ہیں دس ہزار آدمی آمادہ سفر
سامان جنگ کا بھی مہیا ہے خوبتر

یہ سنتے ہی رسولِ خدا فخرِ عالمیں

نکلے معا مدینے سے با فوج مسلمیں

چو وہ سو آدمی تھے شہ دیں گے ہمسفر
خیبر میں پہنچی آمدِ شہ کی جو نہیں خبر

ہمیشہ خیبری ہوئے خطرے سے پیشتر
پہنچے نہ تھے وہاں ابھی شاہنشہ بشر

قلعوں میں سب بھیبی لے اہل اور عیال

رکھ آئے پھر حفاظتاً اسباب اور مال

خیبر میں سات قلعے تھے محفوظ و بے خطر
بھیجے وہاں جو اہل و عیال اور مال و زر

رہتے تھے لوگ جو حفاظت میں سرسبر
ہنگام کار بھی نہیں ہوتے تھے بے خبر

کرتے تھے گشتِ رات کو چار و نطفِ سوار

پہرتے تھے گردِ قلعوں کے دن میں بھی پرہ دار

پہنچے تھے جبکی صبح کو سلطانِ بحر و بر
اس شب کو لوگ سو گئے غفلت سے سرسبر

جانے لگے جو کھیتوں کو اٹھکر دمِ سحر
فوجِ شہ ہدا پہ پڑی یک بیک نظر

چلا اٹھے وہ دیکھ کے فوراً اسی زماں

یار و محمد آگے با فوج غسان زیاں

قلعوں میں جا کے چھپ گئے آخر وہ بد قمار یہ دیکھتے ہی قلعوں کا شہ نے کیا حصار
جب اس طریق پر ہوا آغاز کار زار چھ قلعے فتح ہو گئے از فضل رب بار

نوبت جو آئی قلعہ ہفتم کی بعد ازاں

ہر ایک قلعہ سے تھا وہ مستحکم و کلاں

حملہ ہوا جب اسپہ کوئی کر سکا نہ سر تا شام لڑتے ہی رہے دونوں بہادر

شاہنشاہ انام نے یہ حال دیکھ کر بولے نشان و ننگے کل اسکو دم سحر

فتح و ظفر کا دے گا خدا جس کو افتخار

سر ہو گا جس کے حملے سے یہ حصن استوار

آئی جو نہیں وہ صبح ہوا سبکو انتظار دیکھیں نشان دیں کسے محبوب کروگار

غلطاں سی خیال میں کھتے سارے جاں نثار گویا ہوئے اس عرصے میں یوں شاہ نامدار

یارو علی کہاں ہیں بتاؤ مجھے شتاب

بولے صحابہ دروہے آنکھوں میں بھیساب

یہ سنے حرفزن ہو یوں شاہ انس جاں لاؤ ہمارے پاس علی کو اسی زماں

یہ حکم پاتے ہی انھیں لائے مجاہداں اُس دم بھی ورد چشم تھا بید و بکراں

شہ نے یہ دیکھ کر دہن پاک کا لعاب

جو نہیں لگا دیا گیا فوراً وہ اضطراب

پائی جو صحت از کرم رب دو جہاں دیکر نشان بولے شہنشاہ انس و جاں

تم جا کے قلعہ پر کرو حملہ اسی زماں حق دیکھا تمکو فتح بالطف بیکراں

یہ حکم پاتے ہی اسی دم بے درنگ دیر

بافوج غازیوں ہوئے حملہ کناں وہ شیر

گھبرا گئے یہ دیکھ کے اعدائے بدشعار
سرداران سمجھو نکا تھا یہ مرو پختہ کار

روح روان لشکر کفار تھا یہ شخص

موجودہ پہلوانوں کا سردار تھا یہ شخص

نچلا مقابلے کو یہ کہتے ہی وہ جواں
اک دم کے دم میں پہنچا بسوئے مجاہدان

دیکھا جو نہیں علیؑ نے یہ نامی ہی پہلواں
پہنچے سر لعین پہ معاً خود ہی برق ساں

پہلی ہی ضرب میں کیا ملعون کو دو نیم

ناری تھا سوئے نار گیا دم میں وہ نیم

اُس روز اسکے بعد ہی چھ اور بدشعار
جو اُن یہودیوں کے تھے سردار باوقار

سوئے علیؑ بڑے جو نہیں وہ مستحق نار
پہنچی سر و نہر انکے اسی وقت ذوالفقار

سر کاٹ کر ہراک کو سبکدوش کر گئی

مہرب کا ہلکار وہم آغوش کر گئی

یہ دیکھتے ہی قلعہ کو بھاگے وہ سب لعین
تھے جانتے حصار ہے مستحکم حصین

یہ حرکت انکی دیکھتے ہی وہ ہزبر دیں
جا پہنچے باب قلعہ پہ بانوج مسلین

تنبکیر کہہ کے توڑا جو نہیں باب قلعہ کو

ہدیت سے لرزہ آ گیا ار باب قلعہ کو

داخل ہوئے جو قلعہ میں وہ شیر کردگا
تبع قضا کا کام لگی کرنے ذوالفقار

پڑتی تھی جسکے فرق پہ جاتا تھا سو کفار
زندہ تھے جتنے موت کا کرتے تھے انتظار

جب لالہ زار مقتل اعدائے دیں ہوا

طالب امان و فو کا ہراک لعین ہوا

الہ کا حق

فاتح ہوئے دعائے نبی سے جو آنجناب تلوار کی نیام میں مدوح نے مشتاب
شیر خدا کا جنگ سو دیکھا جو اجتناب پیرو ہوا جناب کا ہر ایک شیخ و شاب
جو سرزمین کہ قتلگہ مشرکان نبی
لطف علی سے اب وہی دارالامان نبی

پائی معاندین نے جب قتل سے اماں بولے یہ ان لعینوں سے سلطان انوس جا
اسباب مال رکھتے ہو تم سب جو اسراں تاوان جنگ میں اسے حاضر کرو یہاں
گر کوئی شے چھپاؤ گے جاؤ گے جان سے
محروم ہو گے کھلنے پہ میری امان سے

قبضے میں ہو تمہارے جو خیر کی سرزمین اسکے بھی آج سے ہوئے مالک مجاہدین
دیگا جو حاصلات میں خلاق عالمیں لے لینگے نصف اسکا خراجا سب ہل میں
امر خلاف حکم کا جب ہوگا ارتکاب
اسدم جلا وطن کے جاؤ گے سب مشتاب

سنکر یہ سب شرائط شاہنشاہ نام راضی ہوئے خوشی سو سب عدائے نظام
سابق کی طرح کرنے لگے دل لگا کے کام حاصل کے نصف پر کی لبریت تاقیام
اللہ ری شان رحمت سلطان بجزوہ
ایسے معاندین پہ بھی لطف کی نظر

خیبر میں عرصہ تک رہی یہ دشمنان دین لیکن بعد حضرت فاروق خوش یقین
خارج ہوئے تھے جب بستاں سو مشرکین نکلے تھے انکے ساتھ ہی یہ سب معاندین

جا کر کیا تھا شام میں ہر ایک نے قیام
پایا تھا یہ نتیجہ بغض شدہ انام

حضرت کو زہر
دیا جانا

خیبر ہی میں تھا شاہ ہدا کا ابھی قیام ایک عورت یہودیہ زنیب تھا جس کا نام
اس لمحہ نے گوشت برائے شاہ انا م بھیجا تھا زہر ڈال کے تاکام ہوتا م
اک لقمہ اس کالے گئے منہ میں جو آنجناب
فوراً ہی گوشت نے کیا حضرت سے یوں خطا

مجھ کو معاً ہی تھو کئے اے سید جہاں ہے مجھ میں زہر جو کہ کرے گا ہلاک جاں
تھو کا معاً یہ سنتے ہی وہ لقمہ وہاں زنیب کو پھر بلایا اسی دم اسی زماں
جب آئی وہ حضور نے اس سے کیا سول

تو نے کیا ہے گوشت میں کیوں سم کا اشمال ڈالا تھا زہر اس لئے کشتہ ہوں آنجناب
یہ سنتے ہی حضور کو اسنے دیا جواب لیکن رسول آپ تھے آگے ہوئے شتاب
وہ گوشت خود ہی آپ سے کرنیگا خطا
یہ عرض کر کے وہ جو ہوئی دیں سے بہرہ ور

فرمایا عفو اپنے جسم اس کا سر بسر لیکر غنائم آئے وہاں سے مجا ہدی
وعدہ حدیبیہ کا ہوا پورا بالیقین ایفائے وعدہ کرتا ہے یوں رب عالمیں
صلح حدیبیہ کو سمجھتے تھے جو شکست
اب سمجھے ہونگے ہوتے ہیں کیونکر بلند

خیبر سے بعد فتح اساری کے طور پر آئیں مدنیہ کو جو صفیہ نکوسیر
تقسیم انکی ہو گئی امر محال تر اکثر کا تھا خیال ہمیں دیں شہ بشر
ہیں دیکھ کر یہ بوسے شہنشاہ انس جاں
راضی ہو تو تو بھیج دوں تجھ کو ترے مکاں

حضرت صفیہ
حضرت کا عقد

موصوفہ نے یہ سنکے دیاشہ کو یوں جواب میں ہو چکی ہوں دولت ایماں سے ہر باب
والپس کریں مجھے نہ مکاں کو مر جناب اب ہی ہر دیوں سے مجھے دل سے اجتناب

راضی ہو میں نہ والیسی خانہ پر وہ جب
لائے انھیں نکاح میں شاہنشہ عرب

عباس تھے جو عم رسول فلک مقام سالی تھیں انکی حضرت میمونہ نیک نام
میں ہوا حسد ام میمونہ کو نکاح میں لائے شہ انام

ہنگام عقد مہرا انھیں نے ادا کیا
بارہ سر رسول کو سر سے جدا کیا

خبر کو فتح کر چکے جب سید البشر عازم بنی خزاعہ ہوئے شہ سے جنگ پر
لیکر پیام جنگ جو پہنچا پیامبر عمروئے عاص کو جو تھے مرد ولیر تر

باسہ ہزار فوج کیا آپ نے رواں
پہنچے جو یہ تو دیکھا بکثرت ہیں شمنان

یہ دیکھ کر حضور کو بھیجا معا پیام کثرت سے جمع ہیں یہاں عدائے بشت کام
کچھ فوج اور بھیجے اے سید انام تا فتیاب انپہ ہو یہ آپ کا غلام

پہنچی جو گوش سید عالم میں یہ خبر
بھیجا ابو عبیدہ کو بالشکر وگر

امداد کو پہنچ گئی جب فوج مسلیں آمادہ ستیز ہوئے فوراً اہل میں
بہر مقابلہ بڑھے جو وقت شریکیں غالب ہوئے بفضل خدا انپہ مومنین

اعدا پہ ہر طرح جو کیا حق نے فتیاب
با صدر خوشی مدینہ پلٹ آئے رشتیاب

حکومت متعہ و لحم خراسی سن میں ہوا حسد ام
میمونہ کا عقد
بنی خزاعہ

عمرے عاص جنگ میں جب مجھ کو آدھرا حارث بن عمیر صحابی نکو سیر
جاتے تھے بصرہ لیکے خط سید البشر رستے میں انکو حاکم موتہ نے روک کر

حال انکا پوچھتے ہی لعین نے کیا ہلاک

بے جرم بے قصور کیا قصہ انکا پاک

پہنچی جو گوش سید عالم میں یہ خبر زید ابن حارثہ کی قیادت میں سرسبز
بھیجی حضور والائے فوج اک معاً آدھرا تھے جس میں سہ ہزار مجاہد دم سفر

راہی ہوئے بجانب موتہ جو مسلین

ہنگام کوچ بولے شہنشاہ مرسلین

کشتہ جو زید کو کریا عداکے بد قوام جعفر کو لازمی ہو کریا انکی جا یہ کام
رک کر پئیں جو نہیں شہادت کا یہ بھی جاا عبداللہ رواحہ کریں جنگ کا نظام

یہ بھی اگر شہید ہوں ہنگام کارزار

سوار منتخب کریں خود اپنا دیندار

سنا تھا اک یہودی یہ حکم شہ زمن بعد آنجناب کے ہوا اس طرح حرفزن
اگلے رسول کرتے تھے اس طرح جب سخن بنا تھا نامبروہ کا مقتل ضرور دن

ہنگام کوچ جیسا ہوا تھا اُسے گماں

کام آئے وقت جنگ وہ سب نامبرگان

موتہ میں جا کے پہنچے جو نہیں سب مجاہدیں فوج ہراولی کو کیا زیر اولیں
یہ حال دیکھتے ہی ڈرا اتنا وہ لعین قلعہ میں جا کے چھپے ہا با فوج مشرکین

قیصر کے پاس بھیجا وہاں سو معاً پیام

ادا دیجئے کہ قضا سے پڑا ہے کام

قیصر کے پاس روم میں قاصد گیا جو نہیں بھیجی مدد کے واسطے فوج معاونین
اک لاکھ منتخب تھے جوان جسمیں بالیقین اور سب تھو فن جنگ کے استاد ماہرین

ہنگام رزم کرتے تھے اعدا کو دم میں زیر

ہنگام حملہ کرتے تھے حملہ وہ مثل شیر

گوش مجاہدیں میں جو نہیں پہنچی یہ خبر امداد ہو طلب ہوئی تجویز پیشتر
بعد اسکے پھر صلاح ہوئی یہ بہدگر شاید بدیر آئے مدد لوٹ چلے گھر

بولے یہ سنکے حضرت خالد بن ولید

گر فحیاب ہو نہ سکے ہونگے ہسم شہید

اپنا ہی فائدہ ہے بہر حال مسلیم شیر آسا حملہ کیجئے خائف ہوں مشرکین
فاتح ہوئے تو چچائیں گان سب رعبتیں کشتہ ہوئے تو پائیں گے فرودیں باقیں

حملہ مجاہدیں نے یہ شورہ کیا پسند

فوراً ہی جان و دل سے ہوئے اسپہ کار بند

موت میں پہنچے جب وہ معینان اہل شر اسل مجاہدین تھے زید بن حوشبیر
تجسیر کہہ کے ٹوٹ پڑے مشرکین سپہ دورہ ورتک کی اپنے جنگ شدید تر

کشتہ ہوئے جو دست عدو سودہ شیریں

جعفر نشان لیکے بڑھے سمت اہل کیں

کرتے تھے حملہ شیر کے مانند وہ جبری رفتار جنگ کرتی رہی کسب برتری
ہوتے تھے دیکھ دیکھ کے حیران سب شتی سمجھے نہ تھے مدد پہ ہو وہ قادر قوی

جب لڑتے لڑتے ہو گیا دست میں شہید

دست یسار میں لیا وہ رایت سعید

جب دست چپ بھی ہو گیا مدح کا شہید تھا ما شکستہ بازوؤں سے رایت سعید
دیکھی جو مشرکین نے یہ مجبوری شدید چاروں طرف سے ٹوٹ پڑو آ کے سب پلید

پنیے لگے جو جام شہادت کا آنجناب

عبداللہ رواحہ نے رایت لیا شتاب

تجسیر کہہ کے اپنے رایت لیا جو نہیں ہیبت سے روزگاہ میں کانپاٹھے مشرکین
چلنے لگی جناب کی حیب تیغ آ بگیں صد ہاسروں کو دوش سے لائی سز میں

زائل ہوئے جو جو ہر شمشیر آبدار

کی آنجناب نے بھی رہتلسلہ اختیار

عبداللہ رواحہ نے جب راہ خالدی خالد نے بڑھ کے روک لیا رایت نبی
ثابت سے بولے لو یہ نشان محمدی آئے نہ اسکی رفعت و شانیں ذرا کی

یہ کہہ کے آنجناب نے حملہ کیا بجوش

بجسیر کی صدا سواڑائے عدو کے ہوش

بجلی کی طرح جاگرے دشمن کے قلب پر گویا کہ گو سفند و نمیں جا پہنچا شیر نر
ہوش و حواس سلب ہو سب کے چھکر زخمی ہوئے ہزاروں کٹے سیکڑوں کے سر

کرتی تھی تیغ آپ کی نہیں قضا کا کام

دم میں تمام کرتی تھی ہر ناسزا کا کام

دیکھی جو قلب فوج کی یہ حالت خراب سختی سے میسرہ ہوا حملہ کناں شتاب
ٹوٹا مجاہدیں پہ جو وہ مورد عذاب حال اکثر و نکا ہو گیا مائل بہ انقلاب

تھا عنقریب بھاگتے اکثر مجاہدیں

طاری و لونپہ ہو گیا تھا خوف مشرکین

اس حال پر جو قطبہ عامر نے کی نظر غیرت ولا کے کر دیا آمادہ جنگ پر
 فوراً مجاہدین بڑھے سمت اہل شر تجیر کہہ کے گھس گئے لشکر میں بے خطر
 پائے ثبات پھر تو اسی دم اکھڑ گئے
 لالے معاندین کی جانوں کے پڑ گئے

ہونے لگے جو قتل وہ اعدائے بدشعار میدان کارزار بنا کشت لالہ زار
 بھاگے یہ حال دیکھ کے خصمان نابکار کی قلعہ میں پناہ لعینوں نے اختیار
 داخل ہوئے جو قلعہ میں وہ دشمنان ہیں

محصور ہو گئے محاصرہ مجاہدین
 جب آگے حصار میں اعدائے بدگھر خالد نے جا کے حملہ کیا باب قلعہ پر
 تیغ و دوستی تیغ قضا بن کے سرسبز اعدا کے سراڑاتی تھی مثل خیار تر
 آخر کو آنجناب نے قلعہ کو سر کیا
 دارالاماں کو دار فنا سر بسر کیا

کشتہ ہوئے ہزاروں لعین کھا کر تیغ و تیر زخمی ہزاروں قید ہوئے وقت اور گیر
 روشن کئے ہزاروں نے ایمان سو ضمیر حاصل ہوئی عنینت بسیار اور کثیر
 موت کا حکمراں گیا ووزخ پئے عذاب
 خالد کو سیف حق کا بنی نے دیا خطاب

جعفر کو خلد میں دئے اللہ نے دو پر اڑتے ہیں وہ فرشتوں کے ہمراہ بے خطر
 طیار اسی سے کتا ہوا انکو ہراک بشر راوی ہیں اس خبر کے شہنشاہ بجزوہ
 موت میں مسکین تھے جب محو کارزار
 گھر بیٹھے حال کہتے تھو سب شاہ نامدار

پانی جو مسلمین نے یہ فتح شاندار اعدا پہ چھانی ہیبت محبوب کردگار
 قلت پہ مسلمین کی سنہ تھو جو بدشعار کہنے لگے فضول ہو کثرت پہ افتخار

قیصر بھی سنکے لرزہ بر اندام ہو گیا
 جاگا ہوا نصیبہ خود کام سو گیا

موت سے آئے جیسے ہی خالد بنو شاعر روح الامیں نے آکے کیا شہ پہ آشکار شہ سہری
 قوم خزاعہ پر جو ہے حضرت کی جنبہ ار حملہ کناں ہوئے ہیں بنی بکرنا بکار

۶۰۰

یہ لوگ تھے قریش کے ہم عہد ہم خیال
 پہنچے اسی سے انکی مدد کو وہ بدخصال

شب کو قریش اور بنی بکر بد سیر حملہ کناں ہوئے تھے خزاعہ کی قوم پر
 پہلے تو بیس آدمیوں کے اڑائے سر پھر باندھی لوٹ مار پہ مکہ جنتوں نے مگر

بالکل خلاف عہد ہے یہ فعل ناسزا
 فوراً ہی انہی کیجئے حملہ شہ ہدا

جبریل آکے دیکھے تھے پہلے ہی خبر سہ روز بعد عمرو جو سالم کے تھے سپر
 آئے بخدمت شہ دیں سید البشر رو کر بیاں کی حالت پر درد سر بسر

سننے ہی دل بھر آیا رسول انام کا
 فوراً کیا جناب نے عزم انتقام کا

عزم جہاد کر چکے جب شاہ مرسلین صادر کیا یہ حکم بسمت مجاہدین
 پہنچیں بیاں یکم رمضان تک سب ہل دیں حکم جہاد دے چکا ہے رب عالمین

پہنچا جو نہیں یہ حکم شہنشاہ جسروہ
 سچ کر سلاح آگے سب عین وقت پر

پہنچی جو کان میں ابوسفیاں کے یہ خبر کہنے لگا قریش سے وہ شوم بدگر
امر خلاف عہد ہوا ہم سے سرسبر ہرگز محمد اب نہیں کر سکتے ورگزار

گر دو صلاح جائیں محمد کے پاس ہم
لا علمی ظاہر اپنی کریں انہی یک مسلم

مکن ہوا طرح کریں حملے سے اجتناب ٹل جائے یوں سر و نہیہ یہ آتا ہوا عذاب
یہ سکتے قوم نے اسے شورہ و یا شتاب پہنچا معا حضور نبی میں وہ بے حجاب

جا کر کہا میں اس سے ہوں لاعلم سرسبر
اس واقعے کی بعد کو مجھکو ملی خبر

واقف تھو پہلے ہی سورسول فلک جناب یہ عذر لنگ کرنے سکا اسکو کامیاب
کہر ہوا ذلیل بہت ہی وہ بے حجاب جس رہ سو آیا تھا اسی رہ سے گیا شتاب

جا کر کہا قریش سے ملعون نے سارا حال
گھبرائے جسکو سنتے ہی از بس وہ بد مال

تاب مقابلہ اسے آئی نہ جب نظر قیصر کے پاس بھاگ گیا چھپ کے بدیر
تا زندگی گزارے وہاں رہ کے بیخبر لیکن ہوئی اس امر کی قیصر کو جب خبر

عم محمد عہد نبی ہے یہ سپر تصور
فوراً ہی سلطنت سو کیا اپنی اس کو دور

نکلا جو اس طرح ابوسفیان رو سیاہ صحرا میں پھرتا رہتا تھا باحالت تباہ
منشائے خاص تھا کہ ملے جان کو نپاہ مغرور کو ذلیل یونہیں کرتا ہوا لہ

لعنت کا طوق بن گئی سرداری قریش
رسوا امیر ہو چکا اب خوار ہو گا جیش

آئی مہ صیام کی دسویں جونہیں ادھر بس لیکے دس ہزار کا لشکر شہ بشر
 فوراً ہی گامزن ہوئے مکے کی راہ پر پہنچے جو پہلے مرحلے پر شاہ بحر و بر

آکر ملے حضور سے عباس ذی ہم

جو سید انام کے تھے عہد محترم

لشکر کو دیکھ کر انھیں پیدا ہوا خیال گزنا گماں پہنچ گیا یہ جیش نیک فال
 فوراً مقابلہ کرے گا باصدا شتعال ہونگے قریش جس سے کہ پامال بالمال

پہنچے یہ سوچتے ہی وہ مکے کی راہ پر

تا دیکھیں قریش کو اس امر کی خبر

رستے میں آئے دور دور آدمی نظر تحقیق کیلئے جو نہیں پہنچے قریب تر
 دیکھا تو اک بدیل تھا ورقانہ کا سپر اور دوسرا حکیم تھا ہمراہ و ہسفر

اور تیسرا ابوسفیان تھا رفیق راہ

جاتے ہوئے ملا تھا سر رہ یہ رویاہ

وہ دونوں جاتے تھے شہ عالم کا لینے جا رہے میں جو مل گئے انھیں عباس بالمال
 پوچھا یہ کسی فوج ہر او مرد خویش خصال فرمایا ہے یہ لشکر محبوب والجلال

حملہ کرے گا مکے پہ دیتا ہوں یہ خبر

تکوگ ہوشیار ہو خطر سے سو پیشتر

بھاگے معاً یہ سنتے ہی وہ دونوں مخبراں تا قوم کو خبر کریں آتے ہیں دشمنان
 مکے کی راہ پر ہوئے وہ جیسو ہی دواں عباس سے کہا ابوسفیان نے اسراں

کس طرح میں بچاؤں بھلا اپنی جان زار

فرمایا اپنے کہ اسلام اختیار

ابوسفیان کا
 قبول اسلام

بعد اسکے پھر کہا ابوسفیاں سے تو اگر باندھے قبول مذہب اسلام پر مگر
میں تجھ کو لپیوں ابھی نر و شہ بشر یہ سنتے ہی وہ ہو گیا طیار سہ سہ

فوراً ہی انکے اسپ پہ پیچھے ہو اسوار

بٹھا جو نہیں وہ چلے عباس نامدار

پہنچے جو فوج میں پڑی فاروق کی نظر چاہا اڑا ہی دیں ابوسفیاں کا بڑھ کو سر
لیکن یہ رنگ دیکھ کر عباس خوش سیر چاہیے نر و خیمہ سلطان کھروبر

فوراً اتر کے لے گئے اس کو حضور شاہ

بولے یہ ہوا ماں میں مری اور جہاں پناہ

اتنا ہی کہہ سکے تھے کہ فاروق نیک نام خنجر بگھ پنچ گئے خیمے میں تیز گام
چاہا کہ قصہ ابوسفیاں کریں تمام لیکن تھا عام رحم جناب شہ انام

فرمایا اس کو رکھئے حراست میں تاسحر

بعد سحر کرینگے نظر اس کے حال پر

عم بنی نے پیش کیا جب پس سحر بچھلے قضیے لانے لگا وہ زبان پر
بولے یہ دیکھ کر معاً عباس خوش سیر ایماں لاتا ہے کہ کروں قطع تیرا سر

دھمکی یہ سنتے ہی وہ مسلمان ہو گیا

حق جو نہیں آیا کفر کا بطلان ہو گیا

جب میں سے ہو گیا ابوسفیاں بہرہ یاب فرمایا شہ نے کوچ کرے فوج اب شتاب
یہ حکم سنتے ہی اسی دم سارے شیخ و شاب مکے کو چلے شہ عالم کے ہمرکاب

یہ دیکھ کر جولی ابوسفیاں گھری راہ

عباس بولے ڈر ہو کرے دیں نہ یہ تباہ

پس میری رائے ہوشہ دیں سید البشر فوج اس کو میں دکھا دوں سربراہ فک کہ
تا ولیہ چھائے ہیبت اسلام سرسبز آمادہ بھول کر بھی نہ ہوا رتداد پر

بولے یہ رائے سنتے ہی سلطان دو جہاں

بہتر ہو رو کو دیکھ لے فوج ظفر نشاں

دیکھا جو ہنجیال ہیں سلطان بجز وہ عباس لیکے پیچھے اسے رگزار پر
بکلی جو نہیں اُدھر سے وہ فوج ظفر اثر تجیر کی صداؤں سے گونج اٹھے دشت در

چھائی معاہی ہیبت شاہنشہ انام

مرعوب ہو کے کرنے لگا اس طرح کلام

جاتے ہیں مکہ لیکے جو آپ اس قدر سپاہ کیا عزم کر لیا ہے کریں قوم کو تباہ
بولے یہ سنکے رحمت عالم جہاں سپاہ ہرگز مرا یہ عزم نہیں ہے خد گواہ

جو ڈالے گا اسلحہ ہنگام کارزار

میں کہہ رہا ہوں ہو گا نہ وہ قتل زنیار

جو شخص ہو گا کعبہ نشین خاطر اماں یا چھپ رہے گا اپنی مکا نہیں بخوف جاں

یا جو پناہ لے گا مکا نہیں تری اس آں یا جو فرار ہو گا بخوف مجساہداں

ہر اس بشر کو قتل کریں گے نہ مسلین

تو مطمئن ہو عزم یہ ہرگز مرا نہیں

یہ سنتے ہی ہوا طرف مکہ وہ رواں پہنچا جو نہیں سب آگے اجاب دوستاں

پوچھی ہراک نے حالت فوج شہ جہاں بولایہ سنتے ہی ابوسفیان اسرماں

شکر محمد عربی کا ہے کس ہزار

ہراک سلاح پوش ہو سپیدل ہو یا سوار

کافی ہیں اسلحہ بھی رسد بھی بہت بیشتر جملہ فنون جنگ سے واقف ہر ہر بشر
 قوت میں ہو یگانہ تو جرات میں مستتر دیتا ہر فوق موت کو ہر اک حیات پر

لیکن بایں ہمہ بھی محکمہ نیکو نشان
 آتے نہیں ہیں نیکے تمھارے عدوے جاں

یہ کہہ کے پھر کیا ابوسفیان نے بیاں اس اس طرح پہ دینگے محمد تمھیں اماں
 جو قوت انکی فوج کا ہو داخلہ ہیاں پابند انکی شرطوں پہ ہو جانا اسزماں

مکن نہیں کوئی بشر اس وقت ہو ہلاک
 افسے کبھی بھی ہو گا نہ یہ فعل شرمناک

بولی یہ سنکے ہندہ بد بخت بدگمہ دیوانہ ہو گیا ہر مراد زوج سرب
 اسکو کوئی اسیر کرے آکے جلد تر بولا یہ سنتے ہی ابوسفیان سن اسی سوز

دیوانہ میں سہی پہ تو اسلام کو قبول
 کا ڈنگا ورنہ سر ترا میں خادم رسول

اہل قریش ہو گئے حیراں یہ دیکھ کر ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ان سب کے سر
 کہتے تھو و لمیں کیا کریں ہم عین وقت پر جز سزگوئی کوئی نہیں صورت مفر

ہر شخص جو تھا انھیں فکر و نہیں اسزماں
 اتنے میں پاس کے کے پہنچے شہ جہاں

اسدم جو دیکھا لشکر جسے ارہم کا بپنچا خیال حالت ما قبل پر شتاب
 بھرا یا دل حضور کا آنکھیں ہوئیں پر آب فوراً ہی سجدے میں جھکی پیشانی جناب

فارغ ہوئے جو سجدے سے شاہنشہ زمیں
 کے میں پنچا لشکر جرار و صف شکن

یہ دیکھتے ہی عکرمہ سرتاج اہل شہر صفواں - سہیل اور بنی بکر بدسیر
 حارث کے بیٹے اور کچھ اعدائے بدگہر پہنچے پئے مزاحمت شاہ بجزوہ
 لیکن مقدمے میں تھے خالد بن کونشاں
 بھاگے شکست کھا کے معاسار و بلحاں
 کچھ اہل مکہ کعبے میں جا کر ہوئے نہاں کچھ نے سلاح ڈال کے مانگی معاہدہ
 کچھ جا چھے مکانوں میں بچ جائے تاکہ جاں کچھ خانہ ابوسفیاں کو ہوئے رواں
 ڈر کر رہ فرار کی بعضوں نے اختیار
 تھا مدعا پچھے کسی صورت سے جاں زار
 کام آئے اس لڑائی میں چوبیس مشرکیں فرودس کی طرف گئے دو صاحبان میں
 جب جنگ ختم ہو گئی سلطان مرسلین کعبے میں پہنچے از کرم رب عالمیں
 کی اولاً نجاست اصنام اس سے دور
 پھر شکر کا دو گانہ بجالائے آنحضرت
 فارغ ہوئے دو گانے سے حبشہ بجزوہ دیکھا تو اہل مکہ سے کعبہ گیا ہے بھر
 عباس بولے آپ سے اے سید البشر مفساج کعبہ سے بنی ہاشم ہوں مفتخر
 بولے یہ سنکے خسرو دیں شاہ کائنات
 ہوا آج دن سلوک کا اور عم نوح صفات
 پھر اپنے دیا انھیں عثمان کو یہ وقار حاصل تھا خاندان کو جبکہ یہ افتخار
 ایذا رسان شہ میں تھا گوارا بھی شمار اسکا خیال لائے نہ پر شاہ نامدار
 دیکر کلید بولے یہ افسہ شہ جہاں
 جو تم سے لے گا ہوگا وہ جبار سنگیاں

پھر بولے مکے والوں سے سلطان انفس جاں وہ زعم وہ غرور تمہارا گیا کہاں
 فخر نسب غرور حسب کبر عز و شاشاں دولت کا فخر نازش ارباب خاندان
 انہیں سے کوئی شے بھی نہیں وجہ امتیاز
 تقویٰ ہی پس پسند خداوند بے نیاز

انسان جس قدر ہیں سب آدم کے ہیں سپر کوئی نہیں ہو انہیں کسی پر بھی مفتخر
 بہر شناخت ہیں یہ قبائل تمام تر لازم نہیں ہوا سپہ ہونا زماں کوئی بشر
 بعد انکے بولے انے شہنشاہ دو جہاں
 تلوگ میرے بارے میں رکھتے ہو کیا گمان

بولے یہ سنکے آپسے مکے کے مشرکاں ارحم ہیں آپ ہو گا کرم ہمہ بیکراں
 بولے یہ سنکے خسرو دین شاہ انفس جاں تم سب سے کوئی شکوہ نہیں ہوگا سزماں
 رب کریم عفو تمہاری خطا کرے
 تم سب کے حال زراہ چشم عطا کرے

دیکھی جو شان رحمت سلطان مرسلین دین خدا کی سمت جھکے سارے مشرکین
 یہ دیکھتے ہی آپ صفا پر گئے جو نہیں فوراً کیا ہراک نے خوشی سے قبول دین
 مکے ہی کے ہوئے نہیں فاتح شاہ نام
 قابض ہوئے کرم سے بدنامے خاص عام

سب اہل مکہ ہو گئے تھے دین سے بہرہ ور محروم رہ گئے تھے فقط سترہ نفس
 حملے سے پہلے ہی ہوا تھا انجانوں ہدر عفو قصور سے تھے یہ مایوس سرسبر

انہیں سے گیارہ مرد تھے اور سات عورتیں
 پاجی یہ سارے مرد تھے بد ذات عورتیں

سفا کریمہ کا
 قبول سلام

بھاگے تھے انہرام اٹھاتے ہی یہ شتاب ڈرتھا کہ قتل ہونگے کسی دن بعد عذاب
لیکن شہ ہوا تھے زبس رحمت انتساب نہ شخص جو نہیں آکے ہو ڈویں سو بہرہ یا

فوراً ہی جرم عفو کے دی انھیں ماں

انہیں سو سات شخص تھو مرد اور روزناں

باقی جو آٹھ منکر ایماں تھے سرسبر جرم ان لعینوں کے نہ تھے شایانِ رگد
ملنے پہ انکے قطع کے مسلیں نے سر کفر انکا انکو لے ہی گیا جانب سقر

چار انہیں مرد چار تھیں عورات بدصفا

آباے اہل کفر تھے وہ اور یہ اہمات

جب سبکو آپ کر چکے ایماں سو بہرہ در ہنگام ظہر ازاں ہوئی کعبہ کی سقف پر
وہ کعبہ جو تھا کفر کا عرصہ سو مستقر اب ہر جگہ وہاں ہوا اسلام جلوہ گر

فاتح ہوئے جو مکہ پہ یوں شاہ مرسلین

بیرون مکہ چھا گیا اعدا پہ عرب میں

کے ہی میں مقیم تھے شاہنشاہ جہاں پہنچی حنین میں خبر فتح ناگہاں

بولے یہ حال سنتے ہی سجا کے ملجاں کے پہ آؤ حملہ کریں سب بیک زماں

بیکجا ہوئے یہ سوچ کے چالیس سو لشکر

فوراً ہی گامزن ہوئے مکے کی راہ پر

پہنچے جو نہیں حنین کی وادی پہ اہل شہر حضرت کو انکے آنے کی پہنچی معاً خبر

بارہ ہزار فوج کو لے کر بکروندہ نکلے پئے مقابلہ فوراً شہر

جانا جو ان لعینوں نے آتے ہیں شاہیں

لوٹ آئے۔ قلعہ کو کیا مضبوط اولیں

فارغ ہوئے اس امر سے جب معاندان کو ہی کہیں گے کہ نہیں جا کر ہوئے نہاں
پہنچے قریب انکے جو شاہنشاہ ہوں گے کھلے کہیں گے ہوں سے فوراً وہ مشرکان

برسائے فوج شاہ پہ تیرا کے اسقہ
منہ اکثروں کے پھر گئے یہ مار دیکھ کر

اب شہ کے ساتھ گئے بس چند مسلمان دیکھا جو نہیں فرار کناں ہیں مجاہدین
بہر مقابلہ بڑھے خود شاہ مسلیم مانع ہوئے پر آپ کو وہ سب مقر ہیں
کہنے لگے حضور سے امر شاہ نامدار

جانے ندینگے آپ کو ہسم بہر کارزار

یوں روکنے سے رک گئے جب شاہ بجزوہ عباس سے کہا امرے عم بزرگ تر
اصحاب کو پکارنے آپ اس طریق پر اصحاب سمرہ ڈرتے ہو کیا آؤ سب دھر
عم نبی نے جو نہیں کیا اس طرح خطاب
فوراً ہی جمع ہو گئے اصحاب آنجناب

یوں جمع ہو گئے جو وہ اصحاب خوش سیر حملہ کیا لعینوں کے لشکر پہ دوڑ کر
جرات پہ ان دلیروں کی حق ذوق کی نظر بھیجے مدد کو انکی فرشتے زمین پر

کشتہ ہوئے ہزاروں ہزاروں پواسیر
بھاگے ہزاروں زن سے بہنگام واروگیر

پر منبع کرم تھے شہنشاہ انس و جان بخشا اماں اسیر و نکو چھوڑا اسی زماں
یہ رحم دیکھتے ہی اسی دم وہ گمراہاں ایساں بہرہ یاب ہوئے سب بدل بجاں

تسخیر کا کیا کرم شاہ دین نے کام
بن داموں آکے ہو گئے سب آپ کے غلام

پایا تھا غازیوں نے یہاں ماں بستیتر تقسیم اسکو کرنے لگے جب شہ بشر
 تالیف قلب چونکہ تھی منظور سربہ نو مسلمین پہ شہ نے کی تخصیص کی نظر
 یہ دیکھتے ہی بعض مدینے کے نوجواں
 آپس میں یوں کلام لگے کرنے اسزماں
 خدمات پر ہماری نہ کی شہ نے کچھ نظر ورنہ ہمارے حصے نہوتے قلیل تر
 نو مسلمین کل جو ہوئے دیں سو بہرہ ور بھریں وہ آج مال غنیمت سو اپنا گھر
 ہمیں کسی طرح نہیں رکھتے وہ برتری
 تقسیم اس طرح کی ہوا کہ قوم پروری
 بعضوں نے انیس سو کیا اسوقت یو کلام اب کچھ عجب نہیں رہو کے ہی میں قیام
 پہنچی یہ باتیں جو نہیں بگوش شہ انام انصار کے بلائے گئے سارے خاص عام
 آئے جو سب بجز مت سلطان انس جاں
 اس طرح حرفزن ہوئے شاہنشہ جہاں
 انصاف سو کو مرے آئیے پیشتر گمراہ ہو رہے تھے کہ تم سب تھو راہ پر
 سچ سچ بتاؤ کس کے تقسیم کا ہے اثر ہم چشموں پر ہوئے ہو جو تم آج مفتخر
 یہ سننے ہی معاً دیا سب نے ہی جواب
 فیض جناب ہو ہوئے ہم سب جو فیضاب
 پاسخ یہ پا کے انے کیا شہ ذویں خطاب تلوگ سطر بھی تو دے سکتے ہو جواب
 ہجرت سو پہلے آپکی حالت تھی کیا جناب دیتی تھی قوم کس کو تالیف بیاب
 بگلا تھا کون اپنے مکاں سو بچا کے جاں
 آکر ہوا تھا کون مرے گھر میں میماں

حکومت کو کس کے ہننے لٹایا ہے مال زر کتنے سوکے ویدکے غیروں کو اپنے گھر
الفت میں کس کی بھولے اقارب کو سرسبز غزروں میں کس کے ساتھ پہنچا کٹاکے سر

خوں اپنی خواہشوں کا ہر عنوان کر دیا

دنیا کو کس کے دین پہ قربان کر دیا

اتنا ہی کتنے پائے تھے شاہنشاہ انام انصار تاب لانہ سکے سنکے یہ کلام

کی التماس رو کے! رسول فلک مقام بس کیجئے بہت ہوئے شرمندہ ہم غلام

ہم پائے جو آپ کو سب کچھ ملا ہمیں

دولت کا کوئی بھی نہیں شکوہ گلا ہمیں

بولے یہ سنکے خسرو دین شاہ بجزوہر نو مسلمونہ کی ہو نوازش جو اس قدر

یہ مٹ گئی تھی میری عداوت میں سرسبز اب جبکہ دین حق سے ہوئے ہیں یہ بہرہ ور

یہ مال انکی سختی دل کو کر گیا دور

سختی کی جا بھر گیا اب ایماں کا اسمیں نور

تم سب پہ مجھ کو پورا بھروسہ ہو اور یقین انوار دین دلو نہیں تمھاری ہیں جاگزیں

فضل خدا سوا دل سے ہو تم سب فداؤ دین حاجت تمھاری قلب کی تالیف کی نہیں

دولت ہو دار فانی کی ناپائدار چیز

دنیا جسے عزیز ہے رکھتا ہے وہ عزیز

نو مسلمین جائینگے جدم سوکے مکاں ہونگے رفیق انکے سفر کے مویشیاں

برعکس اسکے ہونگے مدینے جو تم رواں ہونگا رفیق راہ تمھارا میں اسزماں

اسوقت ہوگا نفع انھیں یا تمھیں حصول

بہتر وہ جانور ہیں کہ اللہ کا رسول

سبلوگ گامزن ہوں اگر ایک راہ پر اور تم سب اختیار کرو جاوے دگر
ہم اتفاق رائے کریں تم سب سب چاہے امید نفع ہو یا خطرہ ضرر

رکھا ہو تم سبھوں نے مصیبت میں ہمہ ہاتھ

ہو گی حیات موت ہماری تمہارے ساتھ

بھاگے حینے جو عدو با صد انہزام طائف کے قلعہ میں کیا جا کر معاً قیام
پہنچی جو نہیں خبر یہ بگوش شہ انام چاہئے نزد قلعہ رسول فلک مقام

عزادہ طائف

دیکھا جو ملحدین نے آپہنچے آنجناب

برسائے تیر قلعہ سے سجد و سجیاب

مجرح یوں ہوئے جو کئی اک مجاہدیں ہٹ کر محاصرے ہوئے شاہ مرلیں

اب زود سو فاصلے پہ کھڑے تھو سب ہڈیں تیرا نہ اب چلا نہیں سکتے تھو ملحدیں

اعد کی اس خموشی پہ شہ نے جو کی نظر

بولے مجاہدین سے یوں سید البشر

قلعے سے باہر آ کے لڑینگے نہ یہ لعین چھایا ہے دل پہ دبدبہ و رعب ملیں

پہلے نہیں ضرور کہ فوج مجاہدیں حاضر ہو حصار کی نیت سو سب ہیں

جو منچلے جوان ہیں ہر روز صبح گاہ

جا کر کریں جوار کے بتخانوں کو تباہ

پاکریہ حکم سرور و سلطان دو جہاں جاتے تھے بہر بت شکنی روز کچھ جواں

چالیس ن حصار میں گذری جو نہیں ہاں بے نام و بے نشاں ہوئے بتخانہ و تباں

دل سو صنم پرستوں کے دقر صنم گیا

سب اعتقاد سابقہ سوئے عدم گیا

چالیس دن حصار میں جب ہو گئے تمام اصحاب سے حضور نے فرمایا یوں کلام کافی میان قلعہ رسد کا ہے انتظام ممکن ہے تا بعرصہ رہے خیل بد نظام

پس کیا صلاح دیتے ہو سب مجھ کو اسنماں

قائم رکھوں محاصرہ یا گھر کو ہوں رواں

شورہ طلب ہوئے جو شہنشاہ بکر و بر سب نے کہا مکان کو اب چلیے جلد تر دو ماہ سولہ یوم سے چھوڑی ہوئے تھی گھر فوراً ہوئے مکان کے عازم شہ بشر

پہنچے جو نہیں مدنیہ عالی میں آنجناب

سب کو سرور فتح ہوا بحیث حساب

پہنچے مدینے میں جو شہنشاہ انس جاں کچھ روز بعد از کرم رب دو جہاں

طائف کا قلعہ ہو گیا خود فتح بیگیاں عوف اور جب قدر تھا ہوا زن کا خاندان

سبلرگ آپ آگے ہوئے دیں سے بہرہ ور

اللہ کے جذب ملت سلطان بکر و بر

طائف کی سمت عوف جو ہونیکے زراں شہ نے بنایا انکو ہوا زن پہ حکراں

طائف کی سر میں پہ جو نہیں پہنچو وہ جو اں جا کر بنی ثقیف سے کی جنگ اسی زماں

کھا کر شکست وہ بھی ہوئے دیں سے بہرہ ور

خالق نے کامیاب کیا عوف کو شتاب

فاتح ہوئے جو مکہ و طائف پہ آنجناب کھولا فتوح کا شہ عالم پہ حق نے باب

ایران روم و شام کی رہ کھل گئی شتاب خائف ہوئے قبائل کفار بے حساب

اس فتح سے صداقت دیں ہو گئی عیاں

ورنہ نہ جاتی کعبے سے الالش بتاں

قلعہ طائف کا خود بخود

فتح ہوا عوف و خاندان ہوا زن کا

ایمان لانا

بنی ثقیف کا قبول اسلام

فتح مکہ و طائف

سے راہ مالک کا کھل جانا

سہ ماہ بعد شام سواک آیا کارواں اسنے کیا شہنشاہ عالم سے یہ بیاں ۹۰ ہجری
قیصر کی فوج کرتی ہو طیاری اسرماں حملہ کر گئی شہر پہ حضرت کے بیگیاں ۹۰ ہجری

اہل عرب پہ محظ کا اس وقت تھا اثر

فرمایا شہ نے قوم کی عسرت کو دیکھ کر

لائے بقدر بہت و وسعت ہر ایک مال اجر اسکا دے گا اسکو خداوند ذوالجلال
یہ حکم سنکے حضرت بو بکر خوشخصال سب مال لائے نزد رسول قمر جمال

پوچھا جو مصطفیٰ نے کہ کیا چھوڑ آئے گھر

بولے خدا رسول کی ذات بزرگ تر

فاروق گھر سے لیکے چلے اپنا نصف مال صدیق پر حصول فضیلت کا تھا خیال
لیکن جناب حضرت صدیق باکمال جو دو سخا و فیض میں رکھتے نہ تھے مثال

آئے حضور شاہ میں جب حضرت عمرؓ

حیراں ہوئے سخاوت صدیق دیکھ کر

عثمانؓ جو تھے صحابہ میں ہر اک سو مالدار سنتے ہی حکم حضرت محبوب کردگار
لے آئے گھر سے نزد رسول کریم شعار نہ صد شتر صد اسپ و نانیہ ایک ہزار

لائے جو پیش شہ یہ عطیہ وہ خوش سیر

فرمایا شہ نے راضی ہو حق تم سے بیشتر

فرزند عوف جو کہ تھے سرتاج تاجراں یہ حکم سنتے ہی گئے وہ بھی سوئے مکاں
موجود جس قدر کہ دراہیم تھے وہاں چالیس ہزار انیس سو لائے اسی زماں

یونہی ہر اک صحابی ذیجاہ و ذی اثر

لایا بقدر وسعت و توفیق مال و زر

تھے بو عقیل ایک صحابی خوش سیر مزدوری کر کے کرتے تھے وہ زندگی بسر
جو نہیں سنایہ حکم شہنشاہ سجہ رو بہ ہنگام شب تھا باندھ لی مزدوری پر

اجرت میں چار سیر جو وہ پاس گئے رطب

لے آئے اسکا نصف حضور شہ عرب

بے مانگی یہ انکی جو حضرت نے کی نظر اس شاندار جو دکا بچہ پڑا اثر

اصحاب سے کہا یہ چھو ہارے ہیں جس قدر دو برکتہ بکھیرا نہیں سارے مال پر

اس قدر وافی شہدیں پر جو کی نگاہ

امداد کی غریبوں نے بھی حسب دستگاہ

جب بہر جنگ کر چکے ساماں شہ انام تجمع فوج ہونے لگی آئے خاص عام

اہل غزا کا ہو گیا کافی جو اثر وہاں شہیر خدا سے بولے رسول فلک مقام

ہو گا میان ملک جو میدان کارزار

سکان ملک پائینگے ایذا میں بے شمار

پس میرا عزم ہے کہ پہنچ کر قریب شام قیصر کی فوج سے ہوں مقابل بوجوش تام

لازم ہو تو میری جگہ پر کرو قیام جب تک نہ آؤں دیکھو ہر اک کام انتظام

بولے یہ سنکے شہیر خدا شاہ اولیا

کیا عورت تو نکا بچوں کا نگران مجھے کیا

بولے یہ سنکے حضرت سلطان مرسلین تھے حسب طرح کلیم کے ہارون جانشین

ویسے ہی تم بھی میرے خلیفہ ہو بالیقین میری خلافت انکی خلافت سے کم نہیں

لازم نہیں تمہیں کرو اس امر سے گریز

اس میری جانشینی سے بہتر نہیں ستیز

یہ کہہ کے باندھی کوچ پہ شہ نے معاکر ہمہ تقاسی ہزار کا لشکر ظفر اثر
پہنچے جو چلتے چلتے مقام توک پر فوجی لحاظ سے تھا غنیمت وہ مستقر

پس شاہ انس و جان وہاں کر دیا قیام
حضرت کے رکتے ہی لگے ہونے نصیب ختام

قیصر کو جو نہیں آمد شہ کی ہوئی خبر فوراً ہی بھیجے آدمی چند اپنے معتبر
آنے لگے جو نہیں وہ حضور شہ لشکر قیصر نے انکو حکم دیا جا کے جلد تر

خلق محمدی کا کرو خفیہ امتحاں

بعد اس کے مجھ سے آ کے کرو اسکا سنباں

یہ حکم پاک کے پہنچے وہ سب لوگ جب وہاں خلق محمدی کا لگے کرنے امتحاں
اخلاق اور خصائل شاہنشاہ جہاں ہر پہلو سے سمجھ گئے جو وقت جسزماں

قیصر کے پاس پہنچے وہ متعینان کار

ظاہر کے خصائل محبوب کردگار

قیصر کو سنتے ہی اسی دم ہو گیا خیال لاریب ہیں یہی وہ بنی قمر جہاں

بعثت کا جنگی درج ہوا جنہیں میں بھی حال مدحت کناں تھے جنگے مسیح کو خصاں

فتح و ظفر کا کھولے گا فتح انہ باب

میں انسے جنگ کر کے نہیں ہو گا کامیاب

جب ہو گئی حقیقت شہ اسپہ آشکار قیصر نے رعب شہ سے خموشی کی اختیار حضرت خالد کا

اس عرصے میں کہ کرتے تھے شہ اسکا انتظام خالد سے بولے فوج سے لو چار سو سوار قلعہ اکیدر پر چاہ

بچر جا کے حملہ کرو اکیدر کے قلعہ پر

وقت شکار ہو گا مقید وہ بدسیر

یہ حکم پا کے حضرت خالد بن ولیدؓ جا پہنچے اسکے قلعہ کے نیچے اسی زماں
شوق شکار اسکو تھا بید و سیراں دیکھی جونیل گائے تہ قلعہ ناگماں
شوق اسکا لایا اسکو معاً برسر زمیں
بھائی بھی آ کے بھائی کا اپنے ہوا معین

ہنگام شب چاندنی پھیلی تھی سرسبز و لمیں معاندین کا اصلا نہ تھا خطہ
پرسر زوشت کی نہیں رکھتے تھے وہ خبر سیف خدا کی پڑھی گئی دونوں پر نظر
پس بڑھ کے ایک پر کیا شمشیر کا جو دار
مقتول ہو کے پہنچا وہ فوراً ہی سوئے نار

جب تک کہ قتل کر چکے خالد بن ولیدؓ فوراً ہی دوسرے کو پھیر لائے دوڑ کر
خالق نے دونوں پر جو عطا کی انھیں ظفر آئے بخدمت شہ دیں سید البشر
پہلے وقوعہ جنگ کا شہ سے کیا بیاں
پھر لائے وہ اسیر کو نزد شہ جہاں

پرسان اسم جب ہوئے اس سے شہ انام کی التماس اسنے اکید رہے میرا نام
خبر سے کام جبکا کر آئے ہیں یہ تمام بھائی تھا مجھ غریب کا وہ جرات التیام
جب حال اس سے پوچھ چکے شاہ مرسلین
فرمایا اس سے میری رسالت کا کر لیں

پہلے قبول دیں میں اُسے آیا ننگ عار بولا بجز کہئے کروں دین اختیار
یہ سنکے شاہ دیں جو تھو از بس کرم شہاد آزادی دیکے بخشی معاً اسکی جان زراہ
خالی گیا نہ یہ کرم شاہ بجز ویر
وہ بار عایا آ کے ہوا دیں سے سیرہ وہ

اکید کا معنی
قبول سلام

جب انتظار فوج میں دوسرے گئے گذر قیصر کی فوج آئی نہ سوئے شہ بشر
 بولے مجاہدین سے سلطان بجز وہ کیا عزم ہو رہے ابھی یا چلو گے گھر

بولے یہ سننے حضرت فاروق نیک نام

لازم ہے اب مدینے کو چلیے شہ نام

قیصر پہ رعب چھا گیا ہے آپ کا جناب اب حملہ کر کے گانہ وہ خانہاں خراب
 یہ سننے آپ نے کیا عزم وطن شتاً فوج مجاہدین ہوئی فوراً ہی ہمرکاب

پہنچے مدینے میں جو شہنشاہ انس جاں

سب طالبان وید ہوئے بسک شادماں

آئے ہی تھے مدینے میں سلطان بجز وہ اعرابی نے اک آکے شہ دیں کو دی خبر
 آئی ہے انجدار میں قوم اک شہ بشر حملہ کر گئی آکے مدینے پہ جلد تر

یہ سنتے ہی جناب نے صدیق سے کہا

تم فوج لیکے جاؤ ابھی ودا سے سزا

سنتے ہی حکم حضرت سلطان مرسلین تھوڑی سی فوج لیکے وہ مامور خوش نصیب
 داوی انجدار میں داخل ہوئے جو نہیں نکلے معاً کہیں سے سب اعدائے سلیم

آتے ہی فوج پر کیا حملہ بزور و شور

مقتول ہوئے کے پہنچے کئی شخص تائب گور

یہ حال دیکھتے ہی بہت ہو گئے فرار آئے مدعا بخدمت محبوب کرو گار
 دیکھا مجاہدین کا شہ نے جو حال زار فاروق سے کہا کرو تم عزم کار زار

پہنچے جو یہ سبھونکا ہوا حال پھر وہی

پھر نجات ہو گئے جتنے تھے وہ شقی

سر پہ ابھی
 داوی الرل

کوشاں رہے اگرچہ بہت حضرت عمر
بھاگ آئے اکثر آدمی سمت شہر

لیکن کسی طرح نہ ہوئی آپ کو ظفر
کچھ ہی دلیر ٹھہرے رہے جانپہ کھیل کر

یہ دیکھتے ہی عمرو سے بولے شہر جہاں

اب جاؤ انجدار کو تم لیکے کچھ جواں

پاتے ہی حکم حضرت سلطان مرسلین
عمرو سے عاص بھی گئے بافوج مسلین

اسد فہ فحیاب ہوئے پھر وہی لعین
بھاگے شکست کھا کے کئی اک مجاہدین

سلطان مرسلین کو جو نہیں پہنچی یہ خبر

بولے علی سے اب چڑھو تم انجدار پر

پاتے ہی حکم حضرت محبوب کرو گار
بھیجا علی نے ایچی اک سوئے انجدار

منشا تھا واپس آئیں سب صحابہ نثار
ہو جائیں تاکہ مطمئن اعدائے نابکار

پہنچا جو یہ پیام بسمت مجاہدین

سبلوگ واپس آئے سوئے شاہ مرسلین

پہنچے جو سب حضور رسول کرم شمار
لیکر مجاہدین کو چلے شیر کرو گار

راہ دگر کی اپنے اس بار اختیار
پہنچے عقب سے برسر اعدائے نابکار

جو نہیں پہنچ کے حملہ کیا مشرکین پر

سز بچھ گئے لعینوں کے فوراً زمین پر

تبع جناب سے ہوئے کشتہ جو سب لعین
منصور ہوئے آئے پلٹ سوئے شاہ یں

گوش نبی میں فتح کی پہنچی خبر جو نہیں
از بسکہ شادماں ہوئے سلطان مرسلین

دین نبی کے سکے کا ہر سو چیلن ہوا

جو پہلے بت پرست تھا اب بت شکن ہوا

نجاشی جو حبش کا تھا شاہ نکونشاں اس سال ہی ہوا چمن خلد کو رواں

اس سال ہی عدی بن حاتم بلندشاں ایمان لایا بر شہ ویں شاہ انس جاں

اس سال ہی گرائی گئی مسجد سردار

اس سال ہی فریضہ حج پا گیا سردار

اس سال ہی جناب ابو بکر خوش سیر بن کرامیر حاج ہوئے عازم سفر

اس سال ہی عشلی شہ مرواں دلیر تر ننگے گئے برات کو فرمایا مشتر

بعد اس کے پھر سنایا یہ حکم شہ انام

کعبے میں مشرکین کا ہوا داخلہ حرام

قلب عرب میں عظمت کعبہ تھی بیشتر رکھتا تھا اعتقاد ہی دل میں ہر شہ

باطل پرست اسکو نہیں کر سکنگے سر پر اسکو فتح کر چکے جب شاہ حبر دربر

سمجھا سبھوں نے سچا ہے دین جناب کا

اسلام پر عقیدہ جمائے شیخ و شاب کا

اب جوق جوق دیں سو ہو ڈو لوگ بہرہ یاب اسلام کو ترقی لگی ہونے بے حساب

آنے لگے دودھ سبھوں کو سوئے جناب تا علم دین حق کا کریں آکے اکتساب

آتا تھا جو دودھ طرف شاہ مرسلین

خاطر سے رکھ کے اس کو سکھاتے تھے علم دین

اس سال یہ ترقی اسلام دیکھ کر ملعون میلہ جو تھا کذاب سردار

کرنے لگا عوام پیامہ میں مشتر میں بھی ہوں اپنی وقت کا ہادی دراہیر

جنکو محمد عربی کتاب ہے جہاں

میں ہوں شریک انکا نبوت میں بیگیاں

نجاشی کی رحلت
عدی کا قبول اسلام
سید بن ہزار کا انعام
حج کی فریضت

ابو بکر خوش سیر
سکھانا

شہ سحری
کفار کو حقانیت
اسلام کا یقین آنا

آمد و دودھ

سید کذاب

مردار اور شراب کا کرتا ہوں نہیں جو انہ کھائیں میں سب انکو بلا فرق و امتیاز
 پروا کریں نہ روکیں اگر ہادی جج ساز حکم انکا نسخ کر دوں بہر طرح ہوں مجاز
 گمراہ ہو کے آئے جو کچھ اسکی راہ پر
 خط بھیجا اک لیں نے سوئے شاہ بحر و بر

لکھا تھا میں تمہارا نبوت میں ہوں سہیم پس حصہ کر کے ویدو مجھے جائدا و نیم
 مضمون یہ سننے بگڑے بہت شاہ کے ندیم چاہا معاً اڑائیں سب قاصد لیم
 لیکن رکھا اس غم سے حضرت ذی انکوباز
 فرمایا قتل نامہ ہراں کا نہیں جو انہ

بعد اسکے اسکو خسرو دیں نے ویا جواب کذاب مفتری ہو تو انے مرد بے حجاب
 خلاق جن دانش کرے تجھکو راہ یاب آہ راستی سے مذہب اسلام پڑتا
 چھوڑ اس خیال کو یہ خدا پر ہے اقرا
 ہرگز نہیں شریک نبوت میں تو مرا

حضرت کے بعد زندہ رہا تھا یہ بدشعار تھا پیر و نکالاکھ سے زائد ہی کچھ شمار
 بعد آپ کے بہرہ ابو بکر نامدار وحشی کے ہاتھوں قتل ہوا تھا یہ نابکار
 جھوٹا تھا مدعی نبوت یہ بدکلام
 ہو لعنت خدا سے جہاں اسپہ بالذام

اس سال ہی مین میں جو تھا اسو و لیں کہنے لگا کہ میں بھی پیغمبر ہوں بالیقین
 لازم ہوا اختیار کریں لوگ میرا دیں میرے سوانجات دہندہ کوئی نہیں
 یہ سننے اسکے دام میں بھی آئے کچھ بشر
 کچھ شہر و نپیر بھی ہو گیا تھا لہن وہ بدسیر

فیروز اک تھے پیر و شاہنشہ انام بھائی تھے اسکی بیوی کے وہ مرد نیک نام
ظاہر جو نہیں کی اسنے نبوت بخاص و عام دونوں نے چاہا قصے کو اسکے کریں تمام
اسواسطے کہ بھائی بہن تھے وہ دنیدار

گمراہی کا تھا اسکی انھیں رنج بیشمار

یہ عزم کر کے حضرت فیروز وقت شب پشت مکانے پہنچے لگا کر معاً لقب
ہونے لگا جو قتل وہ مرد و بے ادب غل اسکا سنکے جاگ اٹھے پاسبان سب

بیوی سے پوچھا کیسی ہے آواز و د خبر

بولیں وہ ہے یہ وحی کی آواز تیز تر

کشتہ ہوا جو نہیں وہ بد اعمال بد شعار حضرت نے دی معاً خبر قتل نابکار
خوش ہو گئے یہ سنتے ہی صحاب جاں نثار فتنہ میں کا دب گیا از فضل کردگار

فکر تعیثات میں جانے بھی دھویا ہاتھ

حسرت کے ماسوا گیا کچھ بھی نہ اسکے ساتھ

سال دہم جو ہجرت شہ کا ہوا رواں خالد سے بولے حضرت شاہنشہ زماں
رہتا ہی جس مقام پہ حارث کا خاندان تم لیکے جاؤ تھوڑی سی فوج مجاہدوں

دو پہلے انکو دعوت اسلام تین بار

ایاں اگر نہ لائیں جو جزیرہ مال کار

جزیرہ اگر ندیں تو کروان سے کارزار ہوگا معیں تمہارا وہ خلاق کردگار
یہ حکم پاتے ہی جو نہیں پہنچے وہ جاں نثار ایاں سے بہرہ ور ہوئے وہ سب کو شعاً

ایاں جو شہ پہ لاکھا حارث کا خاندان

خوش خوش مدینے آگئے خالد کو نشان

جب مطمئن ادھر سے ہوئے سید البشر نجرانیوں کو خط لکھا اک شہ نے زود تر

مفہوم خط تھا ہو معاایاں سے بہرہ ور ورنہ ہم ٹھہرے گا تم سب کا مستقر

نجرانیوں نے دیکھا جو نہیں نامہ جناب

چو وہ بشر روانہ کئے جانچ کر شتاب

پہنچے جو وہ حضور رسولِ فلک جناب شاہنشاہِ رسل نے کیا ان سے یوں خطا

تم سب ہو جلد دولت ایماں سے بہرہ یاب ورنہ خدا کرے گا تمہیں مور و عذاب

بجٹ عبث یہ سنکے لگے کرنے وہ لعین

لیکن ہوئے جواب شہ دیں سے شریکین

پھر لو چھا شہ سے نسبت عیسیٰ ہو کیا خیال فرمایا وہ رسول تھے اور عبد و الجلال

بعد اسکے انکے باپ کی نسبت کیا سوال بولے پس سوال رسولِ قمر جمال

وہ خلق بے پدر ہوئے از حکمِ کردگار

قادر ہر امر پر ہے وہ ربِ کرم شمار

یہ سنتے ہی انھوں نے کی تکذیبِ جناب بولے شہ ہدایت سے وہ بے شرم بے حجاب

ابن خدا نہیں جو سچ ہو خطاب تخلیق میں بتائے انکا کوئی جواب

بولے یہ سنکے ان سے شہنشاہِ دو جہاں

پانچ کل اسکا پاؤں گے تم سارے منکراں

روزِ دویم جو آئے وہ شہ کے مخالفین وحی الہیٰ آئی سوئے شاہِ مرسلین

آدم کو مثلِ خلقت عیسیٰ ہو! شاہِ میں کہہ دیجئے ان سے آپ نہ لائیں جو وہ لقیں

با اہلِ مجتمع ہوں ہم اور تم اسی زباں

حق سے کریں دعائے تعذیب کا ذباں

نجرانیوں کی طرف سے
اسلام کا جانا اور بعد
جنت بسیار خیر دنیا

فورا ہی فیصلہ کرے گا رب جس نے کاذب جو ہو گا پانہ سکے گا کہیں مفر
بولے یہ سنکے شہ سے وہ بد بخت بد سیر کل گفتگو کرینگے ہم آکر اس امر پر

یہ وعدہ کر کے پہنچے جو گھر پر وہ منسکراں
عاقب رئیس انکا لگا کتنے اسزماں

پیغمبر خدا ہیں بلا شک یہ خوش سیر ان سے مباہلہ کبھی کرنا نہ بھول کر
ورنہ بجائے نفع اٹھاؤ گے سب ضرر اگلوں کی مثلہ ہیں کتابوں میں بیشتر

سمجھایا اسنے لاکھ پر آیا نہ کوئی باز
روز و دم گئے سوئے شاہنشہ حجاز

پہنچے جو نہیں وہ لوگ سوئے سید زمین گھر سے حضور بھی چلے باجمعِ نخبین
انہیں سے ہر بزرگ تھا مقبول و المین مرعوب دیکھتے ہی ہوئے سارے مرد و زن

بوالحارث علقمہ کا جو تھا باخبر سپہ

یوں بولا اپنی قوم سے اے قوم بے خبر

یہ سب بزرگ لائے ہیں تشریف جو ہیاں انہیں سے ایک ایک ہے ایسا بلند شاں
ٹل جائے کوہ کوئی ہلاکے اگر زباں کرنا مباہلہ نہ تم ان سے کسی زماں

ورنہ تباہ ہو گے مری بات رکھنا یاد

جھٹلا کے انکو جاؤ گے دنیا سے نامراد

یہ سنکے ایک شخص ہوا میں سو بہرہ ور باقی سمجھوں نے جزیہ وہی پر کسی کر
حضرت ہوئے جو عزم سواں سب کو باخبر بھیجا ابو عبیدہ جسراہ کو ادھر

بنکر امین ہوئے سوئے نجرانیاں واں

لیتے تھے جزیہ در صلہ حفظ مال و جاں

طے کر چکے یہ قصہ جو شاہنشاہ بشر نے لگے و فود سے شاہ بجز وہ
 جب کثرت و فود پہ لوگوں نے کی نظر سنتہ الو فود ہو گیا وہ سال مشہر
 و فود کی شہرت

اب کامیابیوں کا لگا ہونے فتح باب
 دیں سے ہو قبائل بیڑ بھی بہرہ یاب

فارغ ہوئے و فود سے جب شاہ بجز وہ حج الوواع کو عزم سے ہر اک کو دی خبر
 جب عزم آپکا ہوا ہر سمت مشہر لوگ آئے جوق جوق سوئے سید البشر
 حج الوواع

مجمع ہوا ندینے میں اس درجہ اسزماں

جائے قیام ہو گئی نایاب بے گماں

ارکان حج سکھا چکے سبکو جو نہیں جناب پچیسویں کو چلے ذیقعدہ کی شتاب
 اسوقت مسلمین تھے ہمراہ بے حساب ازواج بھی تھیں سید و نیشاں کی ہرکاب

اس شان سے جو پہنچے وہاں شاہ ذیقار

ابلیس غم سے دھتے لگا سہر شہکل مار

فارغ ہوئے طواف سے جب شاہ دو جہاں سعی صفا و مروہ کو پہنچے اسی زماں
 کرنے لگے جو سعی شہنشاہ انس جاں تجبیر کی صداؤں سے گونج اٹھا آسماں

توحید حق کا کلمہ جو آیا زبان بہر

نازاں زمین ہونے لگی آسمان بہر

یوم سعید حج کو شہنشاہ بجز وہ عرفات کو گئے پڑھا خطبہ فصیح تر
 فارغ ہوئے جو خطبے سے آں سید البشر تجلیل دیں کی خالق اکبر نے دی خبر

صدیق کے سوا ہوئی ہر ایک کو خوشی

سمجھا نہیں کوئی جسہ رحلت نبی

حج الوداع میں شہ نے جو خطبہ کیا بیاں لازم ہے مسلیں پڑھیں اسکو بدل بجاں
معدن ہے پند و وعظ کا بے شبہ بیگیاں فرما رہے ہیں حضرت شاہنشاہ زماں

جس طرح اس مہینے کا ہے فرض حرام

خون و وقار و مال یونہی سب کا ہر حرام

جانا ہے تم کو پیش خداوند دو جہاں سر کاٹنا نہ بجائیوں کے مثل گمراہاں
رسمیں جو دور جہاں میں رائج تھیں سب اُنکو کچل رہا ہوں میں قدموں سے اسزماں

خونِ ربیعہ کا نہ میں اب لوں گا انتقام

تم سب بھی سطح کو نکالو خیال خسام

عباسِ مطلب کا جو تھا سود لوگوں پر بارگراں سے جسکو ہیں خم اکثروں کے سر
رشتے میں ہیں وہ میر عزیز قریب تر پس عفو کر رہا ہوں میں وہ سود سرب

لازم ہے تم بھی میرے قدم پر رکھو قدم

ایسی رقوم چھوڑ دو فوراً ہی یک قلم

عورات جن کو تم نے بنایا ہے بیویاں انپر تمہارا حق ہو بس اتنا ہی بیگیاں
بستر پہ آنے دیں نہ تمہارے کسی زماں اُس آدمی کو جسکا ہو آنا تمہیں گراں

ایسا کریں نہ وہ تو انھیں دو تم اتنی مار

تکلیف وہ نہ ان کے لئے ہو مال کار

ازواج کے حقوق یہ ہیں تمہیہ خاص کر پناؤ اور کھلاؤ انھیں اچھے طور پر
انکے علاوہ اور لوازم ہیں جس قدر وہ سب فراغت و نہ تمہاری ہیں منحصر

گر شرع کے خلاف نہ ہوں تم کروہم

ورنہ اجازت انکی نہیں دیتے تلوہم

وہ چیز تم میں چھوڑ کے ہوتا ہو نہیں دیاں بدیوں سے جو بچائیگی تم کو بہر زمان
مضبوط اسکو پکڑو گے گر تم بدل بچاں گمراہ ہونے دیگی نہ تم کو وہ دوستان

وہ چیز کیا کلام خدا کے مجید ہے

جو واسطے تمہارے امام سعید ہے

آئیگا میرے بعد نہ کوئی نبی یہاں پیدا نہ ہوگی کوئی بھی امت نئی یہاں

بس سارے پیر اور جوان و صبی یہاں خالق کی نیچگانہ کریں بندگی یہاں

حج و زکوٰۃ و صوم بجالائیں شوق سے

حکم امیر قوم بجالائیں شوق سے

پوچھے گا تم سے حشر میں جبب و وہاں تم میرے بارے میں کرو گے اسے کیا بیاں

ظاہر تو کرو اسکو مرے روبرو یہاں حجت ہوتا وہ پیش خدا وند انس و جان

بولایہ بات سنتے ہی اسوقت ہر بشر

احکام حق سے ہکو کیا شہ نے باخبر

حق ہی نبوت اور رسالت کا جقدر وہ اپنے کیا ہے ادا آ کے سرب

دی ہر ایک۔ کھوٹے کھوٹے کی ہمیں خبر ظاہر کیا ہے ہمیں ہر اک خیر اور شر

داور سے ہم کہیں گے ہی اے شہ جہاں

اسکے سوانہ ہوگا ہمارا کوئی بیباں

سنتے ہی یہ شہادت امت شہ جہاں بولے خدا کے پاک سوا عرب انس و جان

رہنا گواہ۔ کرتے ہیں یہ لوگ کیا بیاں تبلیغ دین کو سب ہیں مقرر مجھ سے اسرمان

حجت سمجھنا حشر کے دن ان کا یہ کلام

جو کام مجھ پر فرض تھا میں کر چکا تمام

بعد اسکے حاضرین سے بولے شہ بشہ لازم ہوا ان امور کی انکو بھی دو خبر
موجود جو بشر کہ نہیں اس مقام پر ہوں بعض حاضرین بھی شاید وہ ذی اثر

خود بھی عمل کریں اور اسکی بھی بیاں

تبلیغ کا یہ سلسلہ رکھیں یونہی رواں

فاسخ ہوئے جو جہنم شاہ دو جہاں رحمت کا غم کر دیا فوراً اسی زماں
آئے پلٹ دینے کو شبہ انس و حباں رہتے تھے محور شد و ہدایت میں بیگماں

یا کرتے تھے دعاؤں سے ان مسلیم کو یاد

آئے تھے کام جنگ احد میں جو خوش نہاد

آتری تھی شہ پہ آئیہ تکمیل دیں جو نہیں آگاہ ہو گئے تھے ابو بکر رضہ دور میں **السلامی**

اب ہر قریب رحلت سلطان مرسلین دنیا میں کام آپ کا باقی رہا نہیں

بعد اسکے نصر کا جو ہوا آپ پر نزول

بالکل سمجھ گئے ہے قریب رحلت رسول

کہتا ہوا اسمیں آپ سے خلاق عالمیں نازل ہوئی جو میری مدد تمپہ بالیقین

اور فوج فوج آئیگے لوگ سوئے دیں پس اب تمہیں بھی چاہیئے اور شاہ مرسلین

حمد و ثناء تو بہ کے سنا غل رہو ہدام

رکھو ہماری یاد سے ہر ایک لحظہ کام

اکبار خطبے میں تھے شہنشاہ جسروہ فرمایا مسلیم سے کہ رب بزرگتر

کرتا ہوا ایک شخص کو مختار اسل مرپہ دنیا کو لے کہ عقبی کو بے خوف بے خطر

اس شخص نے کیا مگر عقبی کو اختیار

تا ہو حصول قربت رب بزرگ و بار

روئے یہ بات سنتے ہی صدیق یار غار کی عرض آپ پر ہوں مرے باپ ماں شمار

حیراں ہوئے یہ دیکھ کر اصحاب باوقار بولے فضول رشتے ہیں صدیق زار زار

کہتے ہیں شاہ دیں نہیں معلوم کسکا حال

انکو ہے کیا ضرور کریں رنج یا ملال

اصحاب ختم کر چکے یہ گفتگو جو نہیں بوجہ سے یہ بولے شہنشاہِ مرسلین

توفیقِ صبر نے تمہیں خلاقِ عالمیں تم میرے اس سخن سے نہ نہار ہو حزیں

بعد اسکے یوں صحابہ سے بولے شہ بشر

احسان انکا مجھ پہ ہے تم سب سے بیشتر

مجھ پر یہ خرچ کرتے رہی بیدار بے مال جب ان کا بھی ڈر تھا ہے تو شریکِ حال

میرے خلیل ہوتے تو ہوتے یہ خوشخصال لیکن مرا خلیل ہے وہ رب ذوالجلال

یہ میرے دینی بھائی ہیں اور یار جان شمار

مسجد میں رکھیں بابِ مکاں بس یہ باوقار

فرما رہی ہیں عائشہ صدیق البیباں اک روز آئیں فاطمہ زہرا مرے یہاں

حضرت نے کانیں کہا ان سے کچھ اسزماں اسپر بہت ہی روئیں وہ باحشیم خوشچکاں

بعد اسکے پھر جو کانیں کچھ بولے شاہِ یں

اس گفتگو کو سنتے ہی فزا وہ ہنس پڑیں

سرگوشیوں کا پوچھا جو پھر میں نے ان سے حال بولیں وہ اس میں راز ہر اک ام خوشخصال

افشاکی جسکے مجھ کو نہیں مطلقاً مجال ناراض ہونگے سنتے ہی محبوب ذوالجلال

یہ سنتے ہی سکوت کیا میں نے اختیار

حالانکہ دل تھا اسکے لئے میرا بیقرار

دنیا سو کوچ کر گئے جب شاہ انس و جاں پھر میں نے اسکو پوچھا تو بولیں وہ اسنماں
 اب اسکے کہنے میں نہیں کچھ حرج اور زریاں بولے تھے مجھ سے پہلو شہنشاہ و وجہاں
 جبریل یوں تو کرتے تھے قرآن کا ایک دور
 دو دور اس صیام میں آکر کئے بغور
 اس سے نکل رہا ہوں مری جان یہ مال اب آگیا ہوسر یہ مرا وقت انتقال
 پس چاہیے کہ دل ہو کروخوف و الجلال صبر سکون و ضبط کار کھوسد خیال
 جو چاہتا تھا تم کو سوا اپنی جان سے
 جاتا ہے وہ بزرگ تمہارا جہان سے
 یہ بات سنکے روئی تھی اسوقت میں مگر جب بولے میرے کانیں شاہنشاہ بشر
 تم میرے اہل بیت میں ہر اک سے پیشتر مجھ سے ملوگی از کرم رب بحر و بر
 یعنی ہر اک سے پہلے کر دگی تم انتقال
 یہ بات سنکے میں ہوئی از بسکہ شاو حال
 یہ گفت شہنشاہ میں سید البشر پورا ہوا حکم خداوند بحر و بر
 یعنی پس وفات رسول نکو سیر چھ ماہ بعد ہی کیا موصوفہ نے سفر
 حسنین کی لیبیری کا آیا نہ کچھ خیال
 جا کر ملیں پدر سے وہ بی بی نکو خصال
 پیش آیا شاہ کو جو اخیر صیام مسجد میں عکاف کی خاطر کیا قیام
 سویں ہی سو جو پہنچے وہاں سیدانام بی فاطمہ نے پوچھا ابوسے فلک مقام
 اسبار معتکف رہیں گے بسیرن جناب
 فرمایا موت آنے ہی والی ہے اب شتاب

یوں کر رہی ہیں حضرت بی عائشہ بیاں بیمار ہونے والے تھے جب شاہ و جہاں
اکر دز مچھ سے کہنے لگے وہ نکونشاں خیبر میں جو دیا گیا تھا زہرا سزماں

بڑھتا رہا تھا اسکا اثر مجھ میں بال دوام

اب کٹ گئی ہر اس سو رگ جاں مری تمام

اُس زہر کا پھر آپ میں اتنا بڑھا اثر بیمار اس سے ہو گئے سلطان بجز زہر
میں نہ کے مکان میں تھا اکن شہ بشر ناگاہ تپ چڑھ آئی لگا ہونے در دوسر

شدت ہوئی جو دونوں کی سجدے شمار

کی بڑھ کے صورت مرض الموت اختیار

سنتے ہی شدت مرض شاہ بجز زہر پہنچیں مزاج پرسی کو ازواج خوش سیر

موجود سب کو دیکھ کر بولے شہ بشر کل کس کا گھر بنے گا محمد کا مستقر

یہ سنتے ہی ہر ایک نے شہ سے کیا خطاب

ٹھہریں مکان عائشہ پر مٹا شفا جناب

یہ اذن عام پاتے ہی فوراً شہ جہاں اداواہل بیت سے پہنچے معا وہاں

جب پانچ روزہ گئی رحلت کو اسزماں کہنے لگے صحابہ سے سلطان انس و جاں

گذری ہو تھے پیشتر اک قوم بد سیر

کرتی تھی جو کہ سجدہ نبیوں کی قبر پر

پس تم مری لڑ کو بنانا نہ سجدہ گاہ یہ شرک ہے کہ جو ہو بہت ہی بڑا گناہ

پہلے سے تم سبھو نکو میں کرتا ہوں انتہا کرنا نہ ایسے فعل سے تم اپنا روسیاہ

شایان سجدہ ذات خدا کے انام ہے

بندہ کرے جو بندے کو سجدہ حرام ہے

بعد اسکے ایک روز پھر آئے شہ بشہ مسجد میں آ کے وعظ کیا سب کو پشتہ تر
پھر بڑے مسلمانوں سے وہ شاہ نکو سیر تم لوگوں میں سے قرض ہو کچھ جسکا میرے سر
فوراً خدا کے واسطے مجھ سے کرے وصول
تا حشر میں نہ ہو مجھے شہر مندی حصول

بولے یہ سنکے ایک صحابی خوش سیر ہیں قرض میرے تین درم آنجناب پر
اکدن فقیر کو دئے تھے مجھ سے مانگ کر یہ سنتے ہی ادا کیا وہ قرض زود تر

پھر حسب التماس ہر اک کو شہ جہاں

دیو دعائے خیر مکاں کو ہوئے رواں

جب حد سے بڑھ گیا مرض سیدانام مسجد کو جاسکے نہ رسول فلک مقام
بولے بلال سے کہو بوجہ ہوں امام یہ سنکے عائشہ نے کیا شہ سے یوں کلام

میرے پد رہیں نرم دل اور سید زماں

محراب خالی دیکھ کے روئینگے بیگماں

بولے یہ سنکے خسرو ویں سیدانام انکے سوا نہیں ہے کسی شخص کا یہ کام
یہ سنکے عائشہ نے کیا شخصہ سے کلام تم اپنے باپ کیلئے پوچھو وہ ہوں امام

یہ سنکے حرف زن ہوئے یوں شاہ مجرب

بوجہ ہوں توقع نہیں رکھتا کوئی بشر

پاکر یہ حکم جو نہیں بڑھے وہ پئے نماز آیا انھیں معاہی خیال شہ حجاز
دل لڑا اٹھا نہیں ہوں میں بس ضبط کا مجاز بے اختیار رو دئے آخر وہ پاکباز

رونے پہ انکے روضے سب اصحاب جان نثار

ابرمطیر بن گئیں چشمان اشکبار

مسجد میں گرم جب ہوا ہنگامہ بگا بی فاطمہ سے کہنے لگے شاہ دوسرا
مسجد میں کیسا شور ہے اسدم مچا ہوا جان پر بتاؤ وہاں ہو رہا ہو کیا
بولیں یہ سننے فاطمہ زہرا بنو شاعر

روتے ہیں سحر حضرت والا سحر جاں نثار

یہ سننے تاب لاندہ کے سید انام پہنچے نماز کو پئے تسکین خاص و عام
پڑھ کر نماز۔ یوں کیا اصحاب سے کلام اب آ رہا ہے سر پہ مراد وقت اختتام

حافظ تمھارا ہو گا خداوند بجز وہ

کرتا ہوں تم سمجھو نیکو سپرد اسکے سر بسر

بخشنده اماں ہو وہی پاسباں وہی ناصر وہی معین وہی مہرباں وہی

ہو گا خلیفہ بعد ہمارے یہاں وہی پس تلو چاہیے کرواے دوستان وہی

جس سے آئے طاعت تقویٰ میں کچھ خلل

راضی تمھارے کاموں سے ہو رب عزوجل

دینا زمام صبر نہ ہاتھوں سے تم کبھی امت میں انما نہیں رہتا کوئی نبی

امت کراگے موت نبی کو جو آگئی سمجھو کہ خوش نصیب وہ امت ہو واقعی

رہتا ہے زندہ امت مغضوب کا رسول

تا دیکھ لے تباہی امت وہ دل ملول

تسکین دیکھے یوں شہ دیں سید بشر مسجد سے پہنچے عائشہ صاوقہ کے گھر

اب ضعف شاہ پہنچا تھا حد کسال پہ مسجد تک آنے سکتے تھے شاہنشہ بشر

اب ہوتے تھے امام ابو بکر رضا پاکباز

پڑھتا تھا پیچھے آگے ہر اک بشر نماز

اس حال میں کہ تپ سوتھا اٹھنا بھی ناگوار وودفعہ مسجد آئے ہیں محبوب کردگار
منظور تھی تسلی اصحاب بے قرار ورنہ نہ آتے آپ اس عالم میں زہنہار

پہلے جو آئے تو ہوئے خود بیٹھ کر امام
پھر آئے تو پڑھی پس بو بکر نیک نام

پہنچی تھی چونکہ گوش شدہ میں یہ خبر انصار کو ہے یاں بہر حال سرب
بولے مہاجرین سے پس سید البشر رکھنا ہمیشہ انہی عنایات کی نظر

ہم تم سبھو نیچے انکے ہیں احسان بیکراں
و بچوئی انکی کرنا بہر طور ہر زمان

صبح دوشنبہ کو پورا جسروز انتقال باب مکانہ آکے جماعت کا دیکھا حال
موجود آئے جب نظر اصحاب خوشخصال شاداں ہوئے بہت ہی رسول قرہاں

بو بکر نے جو دیکھا کہ آتے ہیں آنجناب
چاہا تھا ہٹنا روکا پہ شہ نے انھیں تاب

بعد اسکے پھر حضور کا آنا نہیں ہوا جتنے رہے امام ابو بکر با صفا
عباس کے پسری روایت سے ہے کھلا حضرت نے کی ہر دو ہی صحابہ کی اقتدا

اک ہیں رفیق غار ابو بکر با وقتار
اور دوسرے ہیں عوف کو فرزند نامدار

جب تندرست تھے شہ دیں میدان نام بولے تھو لویں سامہ ہوا اسے مرو نیک نام
تولیکے فوج جلد ہو رہی بہت شام جا کر وہاں پہ باب کوخوں کا۔۔۔۔۔ انتقام

طیاری کر کے جب ہوئے وہ عازم جہاد
بیمار ہو گئے شہ دیں سید العباد

حالت یہ پیش آتے ہی بوجہ خوش سیر ٹھہرے باذن حضرت شاہنشاہ بشر
باقی مجاہدین کی تھی حکم پر نظر حاصل ہوا جو شاہ کو افاقہ کسی قدر

بہتے کو سب پہنچ گئے سوئے خیام گاہ
اتوار کا ارادہ تھا جاتے حکم شاہ

لیکن علالت شاہ میں شاہ انس جہاں اتوار آتے ہی بڑھی بید و بیکراں
یہ سنتے ہی جناب اسامہ اسی زمانہ آئے خیام گاہ سے بافوج غازیوں

دیکھا تو حالت شاہ عالم تھی پر منظر
پس رک گئے حضور کا یہ حال دیکھ کر

یوں کر رہی ہیں حضرت بی عائشہ بیاں آئی جو زور حالت سلطان دو جہاں
فرمایا مجھ سے آپ نے اس طرح اسزماں بلواؤ اپنے آخ و پیر کو ذرا ایساں
تا عہد لکھوں انکی خلافت کے واسطے
کافی ہو جو کہ میری نیابت کے واسطے

بعد اسکے پھر یہ بولے وہ شاہ نکو سیر بیکار اسکا لکھنا سمجھتا ہوں سیر
ہرگز نہ چاہے گا یہ خداداد بجز وہ میرا خلیفہ انکے سوا ہو کوئی بشر

موجود ہیں بفضل خدا جتنے مسلمین

وہ سب انھیں کو میرا بنائیں گے جائیں

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں حضرت عباس کے پاس سے
لاؤ دوات و خامۂ قرطاس زود تر تاکہ وہ نہیں جس سے لغزش کا پھر ہو ڈر

اس دم گلا پڑا تھا مرض کا تھا اشتداد

سمجھے نہ سب کہ کہتے ہیں کیا سید العباد

پس پڑ گیا صحابہ میں اک سخت تفرقا لانے کو کہہ رہے تھے کچھ اصحاب باصفا
کچھ روکتے تھے لوگوں کو اس وقت بر ملا ایذا نصیب مانوں شاہنشہ ہوا

کچھ لوگ بولے شہ کو ہے ایڑے سجیاب
تکلیف دو نہ کافی ہے اللہ کی کتاب

واقع ہوا جو تفرقہ آپس میں اس قدر بحث و مباحثہ سے لگا ہونے شور شر
پہنچے دوبارہ پوچھنے کو جو نہیں کچھ بشر گھبرا گئے تھے حضرت سلطان بجزوہ

فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ سب شتاب
اس شور غل سے ہوتی ہے تکلیف سجیاب

بعد اسکے مسلمین سو بولے مشہ جہاں انعام اور صلہ دو و فود آئیں جب یہاں
آئیدہ رہنے پائیں عرب میں نہ مشرکاں بھیجو اسامہ کو پس ساماں اسی زماں

یہ تین باتیں تھیں جنہیں لکھواتے آنجناب
آخر زبانی ہی کیا اصحاب سے خطاب

کہتے ہیں اسکو قصہ قرطاس اما میاں فاروق پر وہ کرتے ہیں یوں نکتہ چینیاں
بہر خلافت آپ کو لکھنا تھا اس زماں لیکن عمر غل ہوئے بے شبہ بیگماں

ان لوگوں کا خیال یہ بالکل خام ہے
ایسی ہی بدگمانی سراسر حرام ہے

مانا یہ لکھنے پائے نہ شاہنشہ ام ساماں کیا کسی نے نہ تحریر کا بہم
لیکن گرا سکو چاہتے آں منبع کرم باے میں سکے کہتے زبانی ہی بیش و کم

حق کو دبا نہ سکتے تھے شاہنشہ جہاں
فاروق کیا تھے روکتے گرسا انس جہاں

کہتے اگر برائے خلافت شہ انام لکھتے پہلے ہی پئے صدیق نیک نام
پر کچکے تھے اسکو محول بن خاص و عام کیوں کرتے اسکے لکھنے کا اس وقت اہتمام

ایسا خیال کرنا سراسر ہے افترا
فاروق کی یہ شان کو سمجھے نہیں ذرا

دین کیلئے پدر کا کیا جسے سدا جدا جاری کی حد شرع پسر پر بھی بر ملا
کپڑے پٹے پڑانے ہنستا تھا جو سدا کھانا تھا رکھی سوکھی امارت میں جو غذا

دنیا کو جسے دین کی خاطر کیا حرام
اسکے لئے یہ کہنا سراسر ہے اہتمام

آئی جو نذر رحلت شاہنشاہ بشر راہ خدا میں دیدیا سامان تھا جسد
جب ماسوائے اسلحہ آیا نہ کچھ نظر تقسیم مسلمین پہ ہوئے وہ بھی سرب

جبکی سحر کو زلیت سے حاصل ہوا فراغ
اس شب کو تیل بھی نہ تھا گھر میں پئے چراغ

ہنگام نزع شاہ جو آیا سرب تر پیک آیا مرگ کا سوئے شاہنشاہ بشر
بولا جناب والا سوا شاہ خوش سیر بعد سلام کہتا ہے خلاق بحر و بر

موت و حیات دو نوپہ دیتا ہوں اختیار
بہتر ہو جو پسند کریں آں نکو شعار

بولے یہ سنکے حضرت شاہنشاہ انام آنے دو جبریل کو اے پیک نیک نام
فرما چکے جو نہیں یہ رسول فلک مقام روح الامین نے آکے کیا شہ سویر کلام

آراستہ ہے جنت فرودس بہر شاہ
یہ فرودہ لایا ہوں میں فرستادہ اللہ

بولے یہ سنکے سیدوں شاہ بکسر و بر اسکے علاوہ اور سناؤ کوئی خبر
بولے یہ سنکے روح الامیں اسید بشر جنت حرام ہے امم و مرسلین پہ

امت کو لیکے جائیں نہ جب تک کہ آنجناب

ہرگز نہیں کھلے گا کسی پر بھی اسکا باب

یہ سنکے حرفزن ہو یوں شاہ انس جاں خوشخبری کوئی اور مجھے دو تم اسزماں
فرمایا کوثر آپ کو خلاق دو جہاں اپنے کرم سو دیتا ہوں آپ شادمان

یہ سنکے بولے حضرت شاہنشاہ بشر

جبریل کوئی اور سناؤ مجھے خبر

یہ سنکے بولے حضرت جبریل نیک نام مشتاق روح شاہ ہے خلاق ذوالکرام
یہ سنکے بولے حضرت شاہنشاہ نام ان باتوں سے مجھے نہیں ہوگا سررتام

امت کے واسطے ہے مرا قلب قرار

اسکے لئے ہو کیا کرم رب کردگار

یہ سنتے ہی خدا کی طرف سے ہوا خطاب فردہ سنا حبیب کو میرے تویہ کتاب
اک سال قبل مرگ سے تائب ہو جو جناب مغفور ہوگا ہوگا نہ اس پر کوئی عذاب

یہ سنکے بولے آپ یہ مدت ہے بیشتر

کب موت آئیگی مجھے کس کو یہ خبر

یہ سنکے حکم آیا جو چھ ماہ پیشتر توبہ کر گیا ہوگا وہ بخشش سے بہرہ ور
بولے یہ سنکے حضرت شاہنشاہ بشر مرنے کی اتنے پہلے بھی ہوتی نہیں خبر

یہ بھی بہت مدید زمانہ ہے اے انبی

ہشیار اتنے پہلے بھی ہوگا نہ آدمی

یہ سنکے حکم آیا جو اک روز پیشتر تائب ہو وہ بھی ہوگا جہنم سے بچنے
 بولے یہ سنکے سید دیں شاہ جبر و بر رہتا ہوا تے پہلے بھی انسان بے خبر

مکن ہے قبل توبہ ہی کر جائے انتقال
 اگر روز قبل - مرگ کا آئے نہ کچھ خیال

یہ سنکے حکم آیا جو ہنگام مرگ بھی توبہ کرے گا ہوگا جہنم سے وہ بری
 یہ سنکے شاد ہو گئے سلطان ابطحی فرمایا نکلی اب مرے دل سے وہ بکلی

رہتا تھا جسکی وجہ سے ہر لحظہ بقرار
 جسکا خیال رکھتا تھا ہر وقت سوگوار

بعد اسکے جبریل سے بولے شہ جہاں اسے بھائی میرے بعد بھی آؤ گے تم یہاں
 بولے یہ سنکے حضرت جبریل اسزماں دس بار بعد آپ کے آؤں گا بیگیاں

شاہوں سے عدل لینے میں آؤنگا پیشتر
 بعد اسکے میں دعاؤں سے لیجاؤں گا اثر

پھر اسکے بعد آؤنگا جسوقت میں یہاں لیجاؤنگا یتیم کی الفت شہ جہاں
 بعد اسکے سوئے دہر میں آؤنگا جسزماں لیجاؤنگا میں صابروں سے صبر بیگیاں

بعد اسکے پھر یہاں سے میں لیجاؤنگا جیا
 پھر بہر برکت آؤں گا اے شاہ دوسرا

پھر آؤنگا جہا نہیں ہے حب علم میں بعد اسکے بہر جو میں آؤنگا بالیقین
 بعد اسکے بہر حب خد اوند عالمیں آؤنگا اس جہا نہیں اے شاہ مرلیں

آخر میں لینے آؤنگا قسدا نکا غسل
 آنیکے میرے شاہ ہدا نہیں یہی محل

بولے یہ سنکے پیک اجل سوشہ جہاں امت مری زبسکہ ہے کمزور و ناتواں
سختی جو اسپہ کرنی ہو ہنگام قبض جہاں وہ سب تمام کر دو مری جانپہ اسرماں

بولایہ سنکے شہ سے وہ پیک ذی لائق

نرمی سے قبض روح کرونگا میں بالذام

ہرگز کسی کو ہوگی نہ تکلیف قبض جہاں بے فک و مطمئن رہیں سلطان انس جہاں
بولے یہ سنکے خسرو میں شاہ دو جہاں وعدہ گرا سکا کرتے ہو تم مجھ سے اسرماں

امت کا میرے دل سے ہوا دور سبالم

اب قبض جہاں کرو مجھے ہوگا نہ کوئی غم

کرنے لگا جو قبض وہ روح شہ انام جاری ہوا زبان شہ دیں پہ یہ کلام
پڑھتے رہو نماز بدل سا رکھ خاص عام لوندی غلام پر کرو اکرام بالذام

اللہ ری شان رحمت سلطان دیں پناہ

اسم بھی خیر خواہی امت پہ بھی نگاہ

ہر طرح اپنے رحم و کرم کی دکھا کر شاں بارہ ربیع اولیٰ کو آخر شہ جہاں
روز و شب نہ چاشت کا تھا وقت جسرماں دنیا سے چلے سولے گلزار بیخزاں

اس وقت کی جو حالت پر غم کروں رقم

خود رفتہ سامعین ہوں سنکر وہ حال غم

اصحاب اہل بیت کا اگر غم کروں بیاں خوں روئیں سامعین بھی سن کر وہ داستاں
ششدر تھا کوئی کوئی تھا سکتے تیرا سزاں فرط الم سے کوئی ہوا دشت کو رواں

فاروق بد جو اس تھے غم سے کچھ بقدر

آمانہ تھا یقین وفات شہ بشر

کہتے تھے جو کہ گا کیا شہ نے انتقال
خبر سے سر اڑا ڈنگا میں اسکا بالماں

کیس کیسکو میں تباہوں ہر اک غم سے تھا نڈھال
ہوش حواس سب گئے تھے ماٹل بختلاں

صدیق اور حضرت عباس خوش ساس
ان دنوں صاحبان کو قائم تھے بس حواس

جب ہو گیا تھا شہ کو افاقہ کسی قدر
بعد حصول اذن شہنشاہ مجرور

سبح کو جو ہر دینے سے واقع قریب تر
تشریف لگئے تھے ابو بکر خوش سیر

پہنچی جو نہیں وہاں خبر رحلت حضور
دوڑے معاہدے کی جانب وہ ذی شعور

آتے ہی سوئے حجرہ عالی ہو کر واں
چادر اٹھا کے چومی جبین شہ جہاں

بعد اسکے روکے بولے وہ اور سید زماں
موت حیات سب میں ہیں پاک آپ بیگماں

جو موت آئی والی تھی آئی جناب پر
مرگ و گرنہ بھیجے گا خلاق جس رو بہ

یہ کہہ کے باہر آئے جو صدیق خوش سیر
بعد اسکے بولے لوگوں سے وہ صاحب بصر

وہ جان لیں کہ اپنے فرمایا انتقال
جیسے ہوا ہے اور نبیوں کا انتقال

رب کریم کے ہیں پرستار جو بشر
دیتا ہوں ان سمجھو نگو میں مل مر کی خبر

قیوم وحی انکا ہے معبود سیر
قرآن میں کہہ رہا ہو وہ ان سے پکار کر

مثل اور انبیاء کے محمد بھی ہیں نبی
مثل انکے موت انکو بھی آجا گی بھی

دنیا سے یہ کرینگے کسی دن جب انتقال
یا کشتہ ہونگے وقتِ جدل یہ نکو مال
صبح بو ہوگا اس گھڑی کیا تم سب جو نکاحاں
کیا دین کو ہمارے پس پشت دو گڑواں

ایسا کیا تو ہوگا تمہیں لوگوں کو زیاں

مجھ کو ضرر نہیں کوئی پہنچے گا اسنرماں

خطبہ سنایہ مجمع اصحاب نے جو نہیں
آیا یقین سب کو ہوئے فوت شاہدیں
اس امر کا جو آگیا اصحاب کو لہتیں
چڑھے کوشہ کے آئے ملائک مقربین

فرمایا دے تسلی تمہیں رب عزوجل

نمائے فاتیہ کا جو دیکتا ہے بدل

پھر آیا سوئے خانہ شاہنشاہ انام
اک شخص برگزیدہ نکو بخت نیک نام
تلقین صبر کر گیا جب وہ بحسن تام
بو بکر اور علی نے کیا سب یوں کلام

پچاستے ہو انکو اے اصحاب نکتہ داں

یہ خضر تھے جو آئے تھے چڑھے کو اسنرماں

بعد اسکے پہنچی کانیں لوگوں کے یہ خبر
انصار مجتمع ہیں بنی ساعدہ کے گھر
سعد عبادہ ہونگے خلافت سے مستحضر
یہ سنکے بو عبیدہ حبراج اور عمر

پہنچے بہر ہی ابو بکر خوش نہاد

دیکھا تو جمع تھے وہاں انصار ذیواد

پہنچے وہاں جو نہیں یہ سب اصحاب نامور
بو بکر نیکو نے کی تقسیم یہ چڑھے اثر
انصار تل گئے جسے سنکر اس امر پہ
ہم تم جنیں گرد ہوں سو اپنے اک لک بشر

وہ دونوں ہوں امارت قومی سو بہر یاب

بولے یہ سنکے حضرت صدیقِ خوشنویاب

فرمائے ہیں حضرت شاہنشاہِ انام ہونگے قریشیوں ہی سے سردار اور امام
ہوگا یہ افتخار بھی اس قوم پر تمام پس تگو چاہیے کہ امارت کا لو نہ نام

خاموش اسپہ ہو گئے انصار ذی ہم
پشینگوئی سکنے نہ مارا کسی نے دم

یہ دیکھتے ہی بولے ابو بکر خوش سیر حاضر ہیں بو عبیدہ و فاروق نامور
انہیں سے منتخب کرے جسکو ہر اک بشر وہ شخص جانشینی شہ سے ہو بہرہ در
بولے یہ سکنے حضرت فاروق نیکو

حقدار اسکا کون ہے جب تم ہو روبرو

ہاتھ اپنا تم بڑھاؤ بہت جلد اب ادھر بیعت کروں تمھاری میں تاسب سو پیشتر
آخر جناب حضرت ابو بکر خوش سیر کہنے سے انکے ہو گئے راضی اس امر پر
بیعت کو اولاً بڑھے فاروق خوش نہاد

بعد اسکے سب نے ہاتھ بڑھائے بعد داد

فرمائے تھے حضرت سلطان انس جاں دین غسل بعد مرگ سب رباب خاندان
پس حسب حکم حضرت شاہنشاہ جہاں عباس اور علی نے دیا غسل اسزماں
صدیق بھی گئے تھے دم غسل شاہ دین

انصار کا بھی اک بشر اسوقت تھا معیں

پھر تین کپڑوں میں ہوئے مکھڑوں شہ بشر جب پاگئے کفن وہ رسول نیکو سیر
گھر والوں نے نماز پڑھی شہ کی پیشتر پھر عام مسلیں ہوئے آگے بہرہ در

مردوں کے بعد عورتیں آئیں پئے نماز

پھر بچوں پر کیا گیا وہ باب حجرہ باز

بی عائشہ کا حجرہ عالی تھا مختصراً اس میں زیادہ آدمیوں کا نہ تھا گذر
دس آدمی نماز کو جاتے تھے پیشتر بعد ان کے پھر نماز کو جاتے تھے دس بشر

اس طرح تا بعرصہ رہا اس کا سلسلا

بیتیں گھنٹے بعد ہوئے دفن مصطفیٰ

بی عائشہ کے حجرے میں مدفون ہو جناب بغلی بنی وہاں لحد برکت انتساب
حق نے زمیں پہ اسکی کیا لطف جیاب ڈوبا وہاں جو جا کے نبوت کا آفتاب

جنت سے کم نہیں ہے کسی طرح وہ زمیں

راحت ناناں جہاں ہیں شہنشاہ مرسلین

مدفون ہو چکے جو شہنشاہ دو جہاں بی فاطمہ نے پوچھا صحابہ سے اسزماں

ڈالائے خاک برجد شاہ انس و جاں کیونکر ہوا گوارا عزیز و کرو بیاں

بولے یہ سنکے ان سے سب صحاب شاہ دین

غالب ہے سب پہ مرضی خلاق عالمین

یہ سنکے بی بی فاطمہ زہرا انکو سیر پہنچیں سر مزار شہنشاہ بکرم و بر

پھر بولیں خاک تربت مدوح سو نگھ کر سو نگھی ہے جسے خاک مزار شہ بشر

اس شخص کا رہے گا معطر سدا مشام

نفرت کرے گا دوسری خوشبو سے وہ دم

پھر بولیں اسکے بعد وہ غم دیدہ پدر رحلت سے باپ کی پڑا غم مجھ پہ اسقدر

ہو جاتا دن بھی رات جو پڑ جاتا کچھ اثر تیرہ جہاں ہے میری نگاہوں میں سرسبر

اس سانچے کے بعد وہ روتی رہیں دم

چھ ماہ بعد پہنچیں حضور شہ انام

رحلت جو کر گئے شہ دین شاہ بجز وہ سہ روز بعد آیا سر قبر اک بشہ
 کی عرض میں ڈھایا ہو ظلم اپنی جان پر میرے شفیع ہو جئے اے شاہ خوش سیر
 آئی یہ سنکے مرقدِ عالی سے یہ صدا
 دوزخ سے کر دیا تجھے غفار نے رہا

فرما گئے ہیں حضرت سلطانِ اطمینی دیکھے گا بعد حج مری تربت کو جو کوئی
 گویا اسے حیات میں رویت مری ہوئی دیکھا ہے آکے زلیت میں جسے بچو کبھی

نادر جہیم اسپہ کرے گا خدا حرام
 جائیگا بعد مرگ جہاں کو وہ لا کلام

فرما گئے ہیں یہ بھی جناب شہ جہاں زائر ہاری قبر کے ہونگے جو مردماں
 ہونگے شفیع حشر میں ہم انکے بیگیاں جائینگے وہ ضرور سوئے گلشن جہاں

اندھری شانِ رحمت سلطانِ اطمینی
 امت کو آپ بھولے نہیں بعد مرگ بھی

بعثت کے بعد خسرو دین شاہ بجز وہ تیسویں برس گئے اس دار سے گذر
 اس عہد میں بھی اپنے جو تھا قلیس تر سارے عرب کو کر دیا ایماں سے بہرہ ور

بین تریں یہ معجزہ آسمنجاب ہے
 جسکا کوئی مثل نہ کوئی جواب ہے

اسوقت جب رسول ہوئے شاہِ انس جہاں ملو تھا کفر و شرک جہالت سولہ جہاں
 تبلیغ دین جو کرنے لگے آپ اس زمانہ اغیار کیا۔ عدو ہوئے سب ہل خانداں

اسوقت تھا اشاعت دین کا آسمنجاب
 ہے یہ بھی ایک معجزہ آں کو خطاب

زارین مبارک

حضرت کی شفیع

زارین مبارک
 حضرت شفیع

ذکر معجزات

وہ کائنات

قرآن بھی ہے جناب کا اعجاز بہترین جسکی مثال کرنے سے پیش مشرکیں
 اترا جو یہ کلام خداوند عالمیں حیرت میں آگے سبھی فصحاء کا طیں
 لکھ ہی دیا تھا عاص نے کوثر کو دیکھ کر
 ایسے کلام کا مکمل نہیں بشر
 پیشینگوئیاں ہوتی ہیں اسمیں جو بیاں پوری اترتی جاتی ہیں بے شبہ بیگیاں
 انسان کے کلام کی یہ منزلت کہاں صادق ہی آئے جو ہر اک موقع ہر ماں
 الحق ہے یہ کلام خداوند بگرد
 اسکی ہر ایک بات ہے اعجاز پڑ اثر
 محفوظ اسکی طرح نہیں ہے کوئی کلام فضل خدا سے لاکھوں ہیں حافظہ خاص نام
 معدوم ہو جہاں سے جو یہ برکت الیتام لائیں وجود میں اسے حفاظ نیک نام
 کیونکر نہ ہو کہ اسکا محافظ ہے وہ مجید
 جسکی نگاہ حفظ ہے اک قلعہ حدید
 انداز ہے بیان کا اسکے وہ پڑ اثر ہر حرف دلیں کرتا ہی جاتا ہوا پناگہ
 زور کلام کہتا ہے سب سے بچا کر کہ میں ہوں کلام حضرت خلاق بگرد
 ورنہ بشر میں اتنا نہیں ہے دم اور خم
 یکرنگ پر کلام کرے وہ بکر ب و غم
 دیکھی نہیں جہاں میں ایسی کوئی کتاب جو کر رہی ہو اہل زمانہ سے یوں خطاب
 مجھ میں ہر اک کمال ہے سجد و بحساب آجائیں مستفید ہوں عالم کو شیخ و شاب
 انسان کے کلام کی ہرگز نہیں شیاں
 اپنے کمال کو کرے اس طرح جو بیاں

خطاطی کے کمال ہیں دنیا میں جس قدر وہ سارے ختم ہو گئے ہیں اس کتاب

اعراب شد و مد سکوں گو ہیں بیشتر پرانے بھی شمار ہی لوگ بانٹ

نقطے جروف کلمے اور آیات بیات

واقف ہر ایک سیر سے ہیں صناعات

ڈالیں اگر خواص و معانی پہ ہم نظر ہر دو صفات سے ہیں پر آیات پر

لکھی گئی ہیں اسکی تفاسیر جس قدر بنی ہیں سب وہ کثرت معنی پہ سر

اس ایک معجزے میں ہزاروں ہیں معجزات

مخفی نہیں ہے اہل بصیرت سے کوئی بات

انگشت آنجناب کا ادنیٰ اتھا یہ اثر دو ٹوٹے کر دے مہ کامل کے چر

قرآن بیان کرتا ہے اسکو پچا رکر شاہد ہیں اسکے دہر کے ہر خطے

یہ بھی عظیم معجزہ آنجناب ہے

اسکا بھی کوئی مثل نہ کوئی جواب ہے

معراج بھی ہو آپ کے اعجاز میں شمار عظمت ہو اسکی اہل زمانہ پہ آشا

اس معجزے کا تذکرہ آیا ہے ایک بار اس واسطے سکوت میں کرتا ہوں اخذ

یہ بھی وہ معجزہ ہے کہ جس کا نہیں مثل

اس سولی ہو قربت خلاق بے عدیل

سایہ نہ رکھتا تھا قدموزوں و لاجواب یہ بھی ہو ایک معجزہ شاہ خوشخطا

ظن خدا تھے سرور دیں فخر شیخ و شباب سائے کا سایہ ہوتا نہیں ہو کہیں خبا

سایہ جو رکھتا قامت دجوںے شاہدیں

دور از ادب تھا پڑتا اگر بر سر زمین

سیر میں ایک روز جناب شہ بشر لیٹے ہوئے تھے زانوئے حیدر پر رکھی سر
تے میں آئی وحی خداوند بگرد بر پس ختم وحی تک رہی لیٹے وہ خوش سیر

ڈوبا جو مہر فوت نمازِ عسلی ہوئی
اس امر سے جناب کو اک بیکلی ہوئی

س واقعے سے حجب ہو واقف شہ ہوا چاہی خدا سے مہر کی رحمت اسی نماں
دوراً ہی مہر آیا سداوج آسماں پڑھ لی نماز علی نے معاً ہو کے شاداں
رحمت کبھی بھی خورنے نہیں کی ہے ڈوب کر

ہو یہ بھی ایک معجزہ شاہ بگرد بر

ہر فعل آجناب ہے اعجاز لا جواب پس معجزات کا نہیں ہو سکتا کچھ حساب
لکھوں جو معجزات کو میں کر کے انتخاب ہو جائے معجزات کی طیار اک کتاب

میں عبد خاکسار نہیں رکھتا یہ مجال
لکھوں جو معجزات رسولِ قمر جمال

لکھوں اگر میں مدحت سلطانِ مرسلین شے کا بھی بیان مرے امکا نہیں نہیں حسن صورت
یکتا تھے آپ صورت سیرت میں بالیقین ایسے حسین ہوتے جو وہ آفتاب دیں سیرت اک حضرت

محبوبیت کی واسطے ہوتا نہ انتخاب
محبوبِ ذوالجلال ہوتے کبھی جناب

تھیں یازوہ جناب کی ازواج بیگیاں یعنی خدیجہ ^۱ سوہ ^۲ و حفصہ ^۳ بکونشاں
سیونہ ^۴ ام سلمہ ^۵ صفیہ ^۶ ستودہ ^۷ شاں اور بنت جحش ^۸ و عائشہ ^۹ صادق البیاض
ام حبیبہ ^{۱۰} جویریہ ^{۱۱} زینب ^{۱۲} خوش اختتام
اللہ اپنے رحمتیں نازل کرے مدام

ازواجِ آنحضرت
کے نام

عبداللہ قاسم اور برائیم خوش سیر یہ تین تھے شہنشاہ دارین کے سپہ
 خاتم پیری کے تھے سلطان بجزوہ بر پس طفلی ہی میں جاں سگڑی تھی یہ سب گور
 زینب رقیہ فاطمہ کلثوم خوش صفات
 یہ چار تھیں شہنشاہ دارین کی بنات

پانچ دختران
 حضرت سے ہمار
 یہ پرانام ام کلثوم

دنیاسو لاولد ہوئیں فردوس کو رواں
 اک فاطمہ سونسل شہنشاہ دو جہاں
 حنین اور حضرت زینب نکو صفات
 جاری ہے انے نسل شہنشاہ کائنات

حضرت حنین
 جا زینب نسل
 حضرت جاری ہے

اب بھیکر درود بشاہنشاہ انام مسرور کارنامہ اسلام کر تمام
 مقبول تاہو پیش رسولی فلک مقام خواہاں ہیں لہو خکی توجہ کو خاص عام
 انکا اگر کرم ہوا بھی کام ہو ترا
 مقبول کارنامہ اسلام ہو ترا

یارب جناب سرور ذیشان کا واسطہ ازواج و آل فخر رسولان کا واسطہ
 اصحاب آں شہنشاہ دوراں کا واسطہ خاصان امت شاہ شاہاں کا واسطہ
 مسرور پر سدا نگہ لطف خاص ہو
 ہر وقت ہر زمان نظر اختصاص ہو
 ہوا کے والدین پہ بھی لطف کی نظر خلد برس میں دے انھیں جائے بزرگتر
 اجداد و امہات و اعزہ ہیں جب قدر اپنی رواے رحم میں کر سبکو مستتر
 مرد و نیکو بخشدے لطفیں شہہ حجاز
 زند و نپہ کر فلاح دو عالم کا باب باز

مشکحات
 شاہ کتاب

جو لوگ کارنامے میں اسکے ہوئے معین اجر جمیل دے انھیں اسے رب عالمیں
نخل امیدان کا ثمر لائے بہت سیریا دارین کی فلاح سے وہ سب ہوں فائزین

راہی ہوں جب جہان سے ہو خاتمہ بخیر

فردوس کی کریں پس رحلت مدام سیر

جو ناظرین نسخہ ہذا ہوں اسے اللہ لطف و کرم کی اپنے سدا اپنے رکھ گناہ
ہر اک بلا سے تری رحمت انہیں نپاہ توفیق امر خیر دے بخشائے گناہ

ہوں حسن خاتمہ سے وہ سب فائز المرام

فردوس دے انھیں بظیفیل شاہ انام

مستردانہ نوی

تصحیح

صفحہ ۵ بند چہارم مصرعہ پنجم یوں درست فرمائے مصرعہ :-
تم ان سے گر بزرگ ہو پوچھو مجھ سے ہم کلام

صفحہ ۵ بند پنجم مصرعہ چہارم یوں درست فرمائے مصرعہ :-
خواہش ہو سلطنت کی تو حاضر ہو تخت تاج

صفحہ ۱۹۴ بند پنجم مصرعہ اول یوں درست فرمائے مصرعہ
کائے کسی نے بہترین اشارے شجر

مصنف کا نامہ اسلام کی بزرگ منظوم اور چوبیس

اسلامی تصنیف

زیر طبع

تمام کتب کے حقوق محفوظ ہیں

یہ تاحی کتب مصنف کتاب بڑا سونے پر فرمایا

بہ لطفی

اس کتاب میں جناب آدم علیہ السلام کے مکمل حالات زندگی کو ایک دلکش پیرایہ کے ساتھ مسدس میں نظم کیا گیا ہے۔

قیمت ۲

اسلام

یہ نسخہ مسلمانوں کے عروج و زوال کی نہایت پرورد و نظم میں تصویر کھینچتا ہے۔

قیمت ۱

یتیم نوازی رسول یہ کتاب رسول کریم کی یتیم نوازی کا نقشہ ایک پرورد اور موثر مسدس میں پیش کرتی ہے۔

صبر و تحمل بقیہ۔ اس میں جناب فاطمہ کی مصائب کشی اور صبر کا بیان ایک نصیحت انگیز پیرایہ کے ساتھ مسدس میں کیا گیا ہے۔

تراشہ میسلا۔ یہ ایک ایسی دلکش اور جامع نظم ہے جسے ذکر میلاد خیر العباد کا لب لباب کہا جاسکتا ہے۔

تراشہ لغت۔ یہ لغت فخر کائنات کی چند بہترین غزلوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت ۱

اسلام کے چار چاند۔ نام ہی سے آپ سمجھ گئے ہونگے یہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب کا شاندار مجموعہ ہے۔ قیمت ۱

فاز و عظم کا انصاف۔ اس کتاب میں ابو شحمہ سپر جناب عمرؓ پر حد شرع جاری کی جانے کا واقعہ بالتفصیل نہایت پرورد و عبرت انگیز مسدس میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۲

اِنَّ مِنَ الشَّرِّ لِحِكْمَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ لِحُكْمًا

آئینہ حیات سید انام

31

موسوم بہ

کلام اللہ الام

مصنفہ

سید عنایت علی مسرور انہو نوی،

باہتمام سید اوسل حسین منجی

یوسف ایڈیٹر انوار پبلیشرز و نظری ادارہ الضویر ممبئی

قیمت پور و پندرہ روپے

بار اول ایک ہزار